ماہنامہ
جہدِ حق
پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
HRCP
Monthly JEHD-E-HAQ - July 2014 - Registered No. CPL-13
جلد نمبر 21......شما رہ نمبر07...جولائی2014......قیمت5روپے

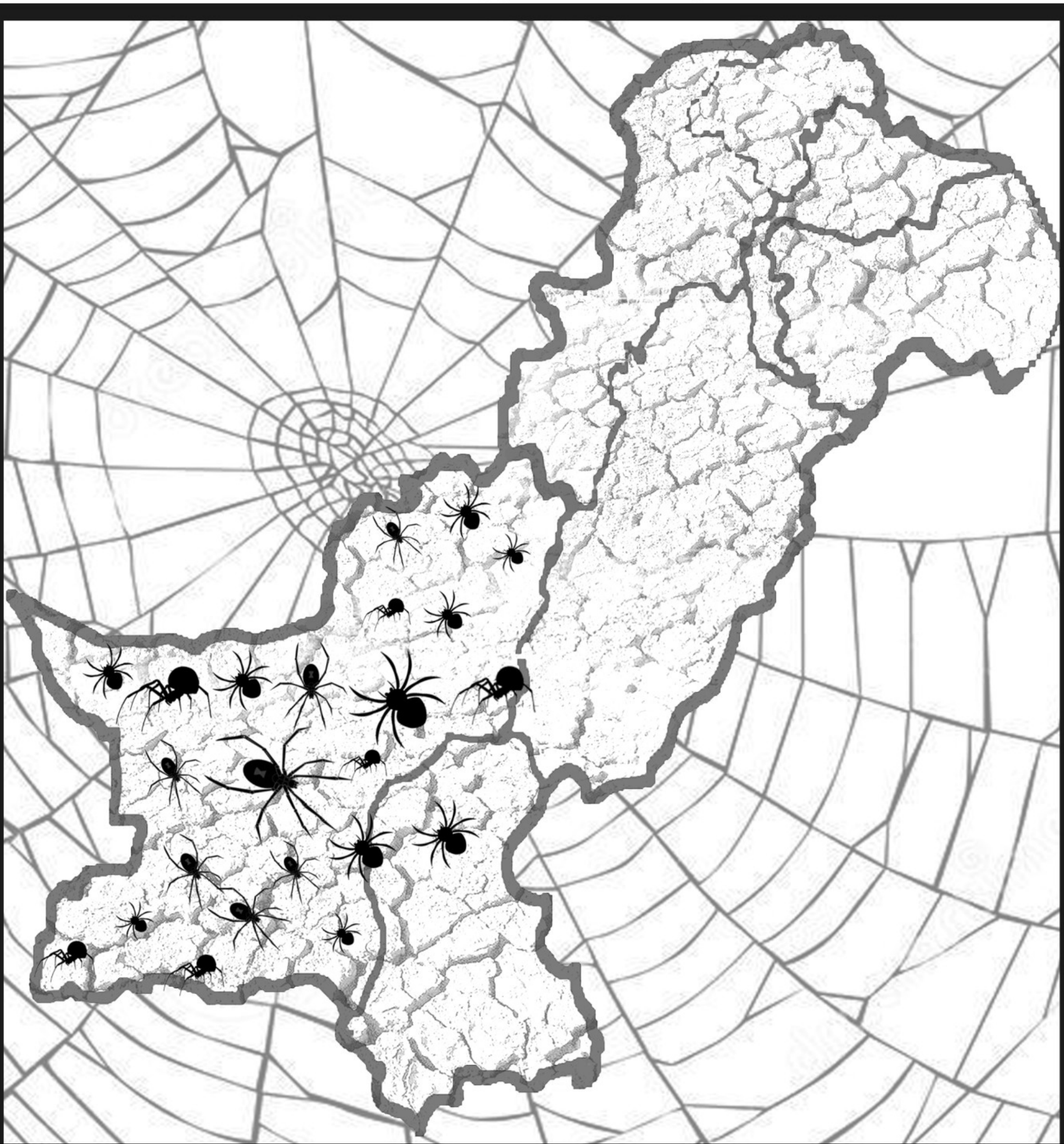

سندھ میں بلوچستان جیسی کاروائیاں

تشدد بند کرو

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

OMCT

26 جون — تشدد کے شکار افراد سے اظہار یکجہتی کا عالمی دن

26 جون 2014:

''اذیت رسانی کے خلاف عالمی دن''

ایچ آر سی پی نے ملک کے مختلف حصوں میں اذیت رسانی کے خاتمے کے لیے پُرامن احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کیا۔

فہرست

سب اچھا نہیں ہے 6

اندرونی دشمن 7

شعور ہم آہنگی کو جنم دیتا ہے 8

تشدد مخالف قانون وضع کرنے کا مطالبہ 9

مظلوم طبقات کی آواز کو راشد رحمان کی شہادت نے طاقت دی ہے 11

خواتین، بچوں، مذہبی اقلیتوں اور مزدوروں کے تحفظ پر زور 13

کتنے ایوب در بدر ہوں گے؟ 14

خودکشی کے واقعات 15

اقدام خودکشی کے واقعات 20

بے حسی کے خطرات 23

اقلیتیں 24

انتہاپسندی کی روک تھام کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں تربیتی ورکشاپس کا انعقاد 25

قانون نافذ کرنے والے ادارے 34

بچے 35

کاری، کاروکے شکار 37

جنسی تشدد کے واقعات 38

عورتیں 47

تعلیم 48

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط 50

سندھ میں قوم پرستوں کو نشانہ بنانے کا عمل قابل مذمت ہے

جئے سندھ متحدہ محاذ (جے ایس ایم ایم) کے کارکن منیر چولیانی کے اغواء اور بہیمانہ قتل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے کہا کہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع سندھ میں جاری پریشان کن رجحان کا تواتر ہے جہاں قوم پرست گروہوں اور سیاسی جماعتوں کے ساتھ وابستہ افراد کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔

اپنے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے کہا: ''جے ایس ایم ایم کے میڈیا کوآرڈینیٹر منیر چولانی کا قتل انتہائی قابل مذمت ہے۔منیر چولانی جو جسمانی لحاظ سے معذور تھے اور وہیل چیئر کے بغیر چلنے پھرنے سے قاصر تھے،انہیں اس وقت اغواء کیا گیا جب وہ 29 مئی کو اپنی بیوی اور بیٹی کے ہمراہ لاڑکانہ میں واقع اپنے گاؤں سے قصبہ سن،ضلع جام شورو جارہے تھے۔ایک سفید جیپ میں سوار مسلح افراد نے ان کی کار کا پیچھا کیا اور شاہراہ انڈس کے نزدیک انہیں روکا۔ان کی بیوی کا کہنا تھا کہ مسلح افراد نے سیاسی کارکن کو کار سے باہر گھسیٹا، انہیں بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ان کی نعش تین گھنٹے بعد سہون سے برآمد ہوئی۔عینی شاہدین کے مطابق چار افراد نے چولانی کو جیپ سے نکالا جن کے ہاتھ کمر کے پیچھے بندھے ہوئے تھے اور انہیں سر میں گولی ماردی۔

سندھ میں قوم پرست جماعتوں کے اراکین کے قتل کی شرح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔اس سے بھی پریشان کن امر یہ ہے کہ کسی بھی وقوعہ میں ملوث قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔جے ایم ایم نے چولانی کے قتل کا الزام ریاستی اہلکاروں پر عائد کیا ہے۔یہ انتہائی ضروری ہے کہ مذکورہ الزام کی مکمل تحقیقات ہو جو جماعت اور رشتہ داروں کو مطمئن کرسکے،ایک ایسا کام جو اب تک سندھ میں پیش آنے والے کسی بھی وقوعے میں نہیں کیا گیا۔

درحقیقت اپریل 2011ء میں سانگھڑ میں قتل ہونے والے تین سیاسی کارکنان میں منیر چولیانی کا بھتیجا بھی شامل تھا۔ بعدازاں ان کی نعشوں کو کار میں رکھ کر آگ لگادی گئی۔قاتل تاحال مفرور تھے۔ایچ آر سی پی کی ایک فیکٹ فائنڈنگ ٹیم نے اس واقعے کے دو ہفتے بعد معاملے کی معتبر اور جامع تحقیقات نہ کرنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا تھا۔گزشتہ تین برسوں کے دوران اس خدشے کو دور کرنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔

ایچ آر سی پی کو شبہ ہے کہ یہ ہلاکتیں سندھ میں بلوچستان جیسی افراتفری پھیلانے کی سازش ہے اور ان کوششوں کی پرزور مزاحمت کی جانی چاہیے۔ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ان سفاکانہ ہلاکتوں کے خاتمے کا پختہ عزم کیے بغیر یہ صورتحال تبدیل نہیں ہوگی۔ کمیشن وفاقی وصوبائی حکومتوں اور عدلیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ سندھ میں سیاسی کارکنوں کو منظم طریقے سے نشانہ بنائے جانے کا نوٹس لیا جائے اور قاتلوں کی بلا تاخیر شناخت اور انہیں سزا دینے کے لیے فوری طور پر عدالتی تحقیقات کا انعقاد کیا جائے تاکہ سزا سے استثنٰی کے احساس کا خاتمہ کیا جاسکے۔ ماضی کے تجربے کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایچ آر سی پی کو یہ تقاضہ بھی کرنا چاہئے کہ عوام کو ایسی تحقیقات کے نتائج سے باخبر رکھا جائے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔03جون2014]

پنجگور کے تعلیمی اداروں کی بندش کی مذمت

بلوچستان کے شہر پنجگور میں عسکریت پسندوں کی طرف سے سکولوں کو زبردستی بند کرانے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے اسے انتہاپسندی کی بدترین شکل قرار دیا اور کہا کہ یہ اقدام ملک کے لئے تباہ کن ہے۔

پیر کو کمیشن برائے انسانی حقوق کی طرف سے جاری کئے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس سے قبل 25 اپریل 2014ء کو تنظیم الاسلام الفرقان نامی ایک غیر معروف گروپ نے پنجگور کے پرائیویٹ سکولوں کے خلاف پمفلٹ تقسیم کئے جن میں کہا گیا کہ ان سکولوں میں مغربی طرز کی تعلیم دی جارہی ہے۔اس کے بعد نقاب پوش حملہ آوروں نے تین سکولوں کو تباہ کرڈالا۔ایک سکول وین کو آگ لگادی اور لڑکیوں کو تعلیم دینے سے روکنے کے لئے اساتذہ اور عملہ کے دوسرے ارکان پر تشدد کیا۔اس گروپ کے مطابق بچیوں کو تعلیم دینا اسلام میں حرام ہے۔ان واقعات سے کم از کم 35 پرائیویٹ سکولوں اور انگریزی زبان کے 30 مراکز کے خلاف اس گروپ کی طرف سے کئے جانے والے پرتشدد اقدامات کے باعث یہ ادارے بند کرنے پڑے جس کے باعث پچیس ہزار طلبہ پر تعلیمی اداروں کے دروازے بند ہوگئے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں انتہاپسندی میں ہونے والی بڑھوتری انتہائی قابل تشویش ہے۔عسکریت پسند

تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں ان کے اساتذہ اور پنجگور کے عوام کے لئے خطرہ بن چکے ہیں۔ پنجگور میں ہونے والے واقعات کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ اب یہ انتہا پسند پنجگور میں اپنی من مانی کرنے لگے ہیں اور اس کو روکنے والا کوئی نہیں۔ یہ خطرہ پنجگور تک محدود نہیں رہے گا بلکہ دوسرے علاقے بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔

پاکستان میں بچیوں کو سکولوں میں جانے سے روکنا نئی بات نہیں۔ اس کی بدترین مثال ملالہ یوسف زئی پر ہونے والا حملہ تھا اور اب یہ خطرہ ملک کے اُن علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے جو پہلے اس سے محفوظ تھے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ یونیسکو کے مطابق پاکستان میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کی عمر کے پچاس لاکھ بچے سکولوں میں نہیں جا رہے۔ اور ان میں 60 فیصد تعداد لڑکیوں کی ہے۔ پنجگور کا واقعہ بچوں کو تعلیم سے دور رکھنے کی تازہ ترین کوشش ہے۔ گزشتہ ماہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالمالک کی ان یقین دہانیوں کے باوجود کہ پنجگور کے نجی سکولوں کو دھمکیاں دینے والے عناصر کے خلاف سخت اقدام کیا جائے گا، کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا اور نتیجے کے طور پر خوف اور کشیدگی کے باعث پنجگور کے سکول بند رکھنے پڑ رہے ہیں۔

کمشن صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ وہ سکولوں کو ملنے والی ان دھمکیوں کا اس طرح سامنا کرے جس سے اس کے عزم کا واضح اظہار ہو کہ وہ طلباء وطالبات دونوں کو اور ان کے سکولوں کو مکمل تحفظ فراہم کرے گی اور سکولوں کو بند کرانے والے عناصر کے ساتھ سختی سے نمٹے گی۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 17 جون 2014]

لاہور میں پولیس بربریت کی مذمت

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے ڈاکٹر طاہر القادری کے سیکرٹریٹ کے باہر پولیس کی پُرتشدد کارروائی کی شدید مذمت کی۔ اس پُرتشدد کارروائی میں آٹھ افراد جاں بحق ہوئے اور کم از کم 90 لوگ زخمی ہوئے۔

ایک بیان میں کمیشن نے کہا کہ ''پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق منگل کے روز رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے جس میں ڈاکٹر طاہر القادری کے سیکرٹریٹ کے اطراف میں سڑک پر نصب رکاوٹیں ہٹانے کے لئے انتظامیہ کی مبینہ کوشش میں دو خواتین سمیت آٹھ افراد جاں بحق ہوئے''۔

''پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق متاثرہ خاندانوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور یہ تسلیم کرنے سے قاصر ہے کہ یہ اموات محض تجاوزات ہٹانے کی کوشش میں واقع ہوئیں۔ یہ رکاوٹیں کئی سال سے نصب تھیں اور بہت سے لوگوں کے نزدیک ڈاکٹر طاہر القادری کی پاکستان آمد کے موقع پر ان رکاوٹوں کو ہٹانے کے پس پردہ سیاسی محرکات تھے''۔

یہ پہلا واقعہ نہیں جس میں پولیس کی تربیت میں کمی اور ہجوم پر بلا اشتعال قابو پانے کی کمزوری آشکار ہوئی ہو اور شاید نہ ہی یہ آخری غلطی ہوگی۔ اس واقعہ نے سیاسی حکومت کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ مظاہروں پر قابو پانے کی نااہلی کو بھی آشکار کر دیا ہے۔ ایچ آر سی پی یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مسٹر قادری کی طرف سے کی جانے والی جارحیت کی نوعیت کیسی ہی کیوں نہ ہوتی، ضروری تھا کہ تشدد سے احتراز کیا جاتا۔

اس افسوسناک واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں، اور ان تحقیقات میں واقعہ کے ذمہ داروں کا تعین بلا خوف وخطر ہونا چاہیے اور سابقہ روایات کے برعکس تحقیقات کے نتائج کو منظر عام پر لایا جائے۔ جامع تحقیقات میں اس بات کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ سرکاری اہلکاروں کی طرف سے طاقت کا بے محابہ استعمال کیوں ہوا۔ تحقیقات کے دوران اس بات کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیئے کہ کیا سرکاری اہلکاروں کو مذہب کے حوالے سے یا کسی سیاسی منظرنامے کی صورت میں قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت دی جانی چاہیے۔

ایچ آر سی پی کا موقف ہے کہ اس المناک واقعے کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے اور نہ ہی لاشوں پر سیاست چمکائی جائے۔ میڈیا کو اس معاملے میں محتاط روّیہ اپنانا چاہیے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 18 جون 2014]

تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن پر عملدرآمد کیا جائے

تشدد کے شکار افراد کی حمایت میں منائے جانے والے عالمی دن کے موقع پر تشدد کے خلاف عالمی تنظیم او۔ ایم۔ سی۔ ٹی اور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ تشدد اور اس کی تمام دوسری شکلوں کے خاتمے کے عمل کے ساتھ اپنی وابستگی کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے تشدد اور دوسرے ظالمانہ، غیرانسانی سلوک یا سزاؤں کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کا موثر نفاذ کرے۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی چیئرپرسن زہرہ یوسف نے ایک بیان میں کہا کہ چار سال قبل پاکستان نے یونائیٹڈ نیشنز کنونشن اگینسٹ ٹارچر اینڈ ادر کرؤل، ان ہیومن یا ڈیگریڈنگ ٹریٹمنٹ یا پنشمنٹ (یواین سی اے ٹی) کی توثیق کر کے تشدد کو ختم کرنے کا عہد کیا تھا۔ تاہم آج بھی پاکستان میں تشدد انسانی حقوق کے سب سے بڑے مسئلے کے طور پر موجود ہے۔ ہمارا ملک آج بھی اپنے وعدوں پر پوری طرح عملدرآمد نہیں کر پایا۔ یواین سی اے ٹی کے نفاذ کے لیے سنجیدہ کوششیں نہیں کی گئیں۔

اسی طرح حکومت نے یواین سی اے ٹی کو اندرون ملک نافذ کرنے کے لیے ضروری قانون سازی بھی نہیں کی۔ اس کے برعکس پروٹیکشن آف پاکستان آرڈی ننس کو قومی اسمبلی سے منظور کروالیا گیا ہے جس کے تحت قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بے محابا اختیارات دیئے جائیں گے جن کے تحت کسی بھی فرد کو دہشت گردی کے شبہ میں بغیر وارنٹ کے گرفتار کیا جاسکے گا یا اسے گولی ماری جاسکے گی۔ تاہم یہ آرڈی ننس ابھی سینٹ میں زیر غور ہے۔ اس نئے قانون کی وجہ سے سکیورٹی کے نام پر تشدد میں اضافہ ہوگا۔

او ایم سی ٹی کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اس قسم کے قانون سے طاقت کے بے جا استعمال کو فروغ ملے گا۔ تشدد کے خلاف کنونشن کی توثیق نے حقیقی ثقافتی تبدیلی کے لئے بہت زیادہ توقعات پیدا کر دی تھیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم مل کر تشدد کے خلاف اصلاحات کے لیے ایجنڈا تیار کریں۔ تشدد سے متاثرہ افراد کی بہتری کے لیے اگرچہ یہ چھوٹا قدم ہوگا لیکن بہرحال اس اقدام سے بہتری کے امکانات ضرور پیدا ہوں گے۔

سیکرٹری جنرل سٹیروک نے مزید کہا کہ پاکستان پینل کوڈ میں تشدد کی جو تعریف کی گئی ہے، وہ یواین سی اے ٹی کی تعریف کے مطابق نہیں ہے۔ توثیق کے چار سال بعد اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت تشدد کو تعزیری جرم قرار دینے کے لیے سب سے پہلے تشدد کی تعریف کو اپنے پینل کوڈ میں شامل کرے۔ او ایم سی ٹی اور ایچ آر سی پی نے حکومت سے مزید کہا کہ وہ پینل کوڈ میں ترمیم کرنے کے لئے درج ذیل کو پینل کوڈ کا حصہ بنائے؛

(1) یہ ضمانت دیتا ہے کہ اعلیٰ افسر یا پبلک اتھارٹی کے حکم کو تشدد کرنے کا جواز نہیں بنایا جائے گا۔

(2) ایک موثر طریقہ کار تیار کیا جائے جس کے تحت فوری طور پر غیر جانبداری کے ساتھ تشدد کے کسی بھی الزام کی تحقیقات کی جائیں۔

(3) تشدد کے شکار افراد کی تلافی کا حق، اور

(4) تشدد کے ذریعے لی گئی شہادت کے استعمال پر پابندی۔

تشدد کے شکار افراد کے لئے مختص اس دن پر ایچ آر سی پی نے او ایم سی ٹی کے اشتراک سے لاہور اور ملک بھر میں ایچ آر سی پی کے مراکز پر ریلیوں کا اہتمام کیا ہے ان کا مقصد حکومت کو تشدد کے خاتمے اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون سے متعلق اس کے وعدے یاد دلانا ہے۔ دونوں تنظیمیں آئندہ تین برسوں کے دوران تشدد کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن پر عملدر آمد کرانے کے لیے دوسری جمہوری قوتوں کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گی۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 27 جون 2014]

بے گھر ہونے والے افراد کے لئے موثر انتظامات کا مطالبہ

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے افراد کو درپیش مشکلات اور مسائل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے مطالبہ کیا ہے۔ بے گھر ہونے والے افراد کی دیکھ بھال کے لئے موثر انتظامات کئے جائیں اور اس مقصد کے لئے حکام اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے درمیان بامقصد تعاون کو یقینی بنایا جائے۔

ایک بیان میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے شمالی وزیرستان کے بے گھر افراد کے لئے بنوں میں قائم کیمپ میں وزیراعظم کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ وزیراعظم کے دورے کے دوران دی جانے والی ہدایات ان بدنصیب لوگوں کو درپیش مشکلات میں کمی آئے گی۔ کمیشن برائے انسانی حقوق نے ان رپورٹوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا جن کے مطابق ان کیمپوں میں مقیم افراد ملنے والی ناکافی امداد سے مطمئن نہیں ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بے گھر افراد کی بڑی تعداد نے بنوں اور دوسرے شہروں میں ذاتی طور پر رہائش گاہیں حاصل کی ہیں۔ ان میں سے کافی لوگوں نے پشاور میں پناہ حاصل کی۔ اگر بے گھر خاندان مناسب سہولتیں میسر نہ ہونے اور دیکھ بھال کی فضا نا پیدا ہونے کے باعث سرکاری کیمپوں میں قیام کرنے سے گریز کرتے ہیں تو پھر ان خامیوں اور کمیوں پر فوری طور پر توجہ دی جائے۔ ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ ان کیمپوں میں بے گھر خاندانوں کی خواتین اور بچوں کو زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کے ساتھ خصوصی سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ خواتین اور بچے امداد حاصل کرنے کی خاطر مقررہ مقامات پر قطاروں میں گھنٹوں کھڑے رہیں، حکام کو چاہیے کہ وہ ان کے پاس جائیں اور ان کو اس طرح امداد مہیا کریں جس سے ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

کمیشن نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ چونکہ شمالی وزیرستان ایجنسی میں پولیو کے مریضوں کی تعداد میں اضافے پر پوری دنیا کو سخت تشویش ہے اس لیے بے گھر افراد کے معاملات سے متعلقہ تمام حکام کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بے گھر افراد کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جائیں گو۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے فوری طور پر معائنہ ٹیمیں قائم کی جائیں۔

کمیشن نے مزید کہا کہ اب جبکہ حکومت نے ملک بھر کی آبادی سے اپیل کی ہے کہ وہ بے کھر ہونے والے افراد کی امداد کے لئے آگے بڑھیں، یہ شکایات سامنے آرہی ہیں کہ سول سوسائٹی کی تنظیموں اور میڈیا کو کیمپوں تک رسائی نہیں دی جارہی۔ اس صورتحال کا فوری تدارک کیا جائے۔ اس قسم کی پابندیوں کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ میڈیا اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو اس بامقصد کام سے روکا جائے۔ کوشش یہ کی جانی چاہئے کہ حکومت اور سول سوسائٹی کے اشتراک سے ایک ایسا قابل عمل طریقہ کار وضع کیا جائے جو مکمل طور پر متاثرین کے لئے سودمند ہو۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 28 جون 2014]

29 جون اسلام آباد: ''جنسی ہراسیمگی کی روک تھام کے لیے قانون سازی اور اس کا نفاذ'' کے موضوع پر ایچ آر سی پی نے ایک مشاورتی نشست کا اہتمام کیا

سب اچھا نہیں ہے

طارق کھوسہ

شائستگی، رواداری، شفقت؛ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ پاکستان کے سیاسی نظام کی لغت سے غائب ہو چکے ہیں۔ اس کی بجائے ریاست کی حمایت یافتہ عدم تعلقی اور خوف کی داستان میں انتقام، تشدد، بہتان اور قتل جیسے الفاظ فروغ پا چکے ہیں۔ اگرچہ ادارے مقدس ہیں، تاہم اقتدار میں موجود لوگوں کو جوابدہ ہونا چاہیے اور مثبت تنقید کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔ یہ ہی جمہوریت کی روح ہے، ماسوائے اس کے کہ ہم بحیثیت ایک قوم محض ''قانونی تحفظ سے استفادہ کرنے اور قانون کے مطابق سلوک کئے جانے کے حق'' کی غیر مخلصانہ حمایت پر قناعت کریں جس کی آئین میں ضمانت دی گئی ہے۔

ملتان میں ایک نامی گرامی وکیل اور انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کا بہیمانہ قتل ایک ایسی قوم کے اجتماعی ضمیر کو جنجھوڑنے کے لیے کافی ہونا چاہئے جو کہ ایک ایسی انتہا پسندانہ سوچ کے مقابلے میں خود کو بے یارو مددگار محسوس کرتا ہے جو ان لوگوں کی آواز کو بڑی آسانی سے خاموش کر دیتے ہیں جو یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ تضحیک مذہب کے ملزمان کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔ ریاست واضح طور پر مذہبی جنونیوں کے وحشیانہ تشدد کے آگے بے بس ہو چکی ہے۔ پولیس عام طور پر تضحیک مذہب کے الزامات کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی انجام دہی میں ناکام رہتی ہے جو کہ اس کی اولین ذمہ داری ہے۔ ان کی پہلی ذمہ داری ملزم کو ہجوم کے ہاتھوں مرنے سے بچانا ہے۔ وہ مشتعل ہجوم کے دباؤ کے آگے ہار مان لیتے ہیں اور ہجوم کو پرسکون کرنے کے لیے ملزم کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیتے ہیں۔ اگرچہ پولیس کے لیے ملزم کو لوگوں کے انصاف سے بچانا اہم ہے تاہم ان کے لیے غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنانا اور اہم شواہد کے بغیر ملزم کو گرفتار کرنے میں جلد بازی سے گریز کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

تضحیک مذہب کے مقدمات ''مخصوص رپورٹ'' کے مقدمات ہوتے ہیں جن کی تفتیش پولیس سپرنٹنڈنٹ کے عہدے کے سینئر افسران کو کرنی چاہئے۔ ایس پیز کو دوسروں کے لیے مثال بنتے ہوئے پیشہ وارانہ مہارت، ایمانداری اور غیر جانبداری کے معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ان کا نیم عدالتی کردار بطور ایک تفتیش کنندہ ہر قسم کے فرقہ وارانہ، لسانی اور مذہبی احساسات سے بالاتر ہونا چاہئے۔ پولیس کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ آئین و قانون کا احترام ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ اس ناخوشگوار ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکامی ان کی نااہلی کو ظاہر کرتی ہے جس سے ریاست کی رٹ کمزور ہو جاتی ہے۔ اطاعت کی اس پالیسی سے استثنا کا مشاہدہ گزشتہ سال ملتان میں کیا گیا جب ایک وکیل نے عدالت کے حکم پر ایک میڈیا انٹرویو میں دیئے گئے بیان پر ایک سابق سفیر اور وفاقی وزیر کے خلاف تضحیک مذہب کا مقدمہ درج کرا دیا۔ مقامی پولیس جسے صوبے کی اعلی حکومتی شخصیات اور پولیس حکام کی حمایت حاصل تھی، نے تحقیقات کے مرحلے پر یہ ثابت کیا کہ

عدلیہ میں بھی چند ایسے افراد موجود ہیں جو انتہا پسندوں کے حامی تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے سچ کو جھوٹ سے الگ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ ملزم کی ضمانت منظور کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں بری کرتے ہیں

مقدمے کی کارروائی کا عمل مکمل نہیں کیا گیا تھا اور انہوں نے اسے ختم کرنے کی سفارش کی۔ تاہم گزشتہ برس ایک یونیورسٹی پروفیسر کی صورتحال مختلف تھی کیونکہ وہ کسی بڑے سرکاری عہدے پر فائز نہیں تھا۔ اس پر چند قدامت پسند طلباء اور حاسد ہم منصبوں نے تضحیک مذہب کا الزام عائد کیا تھا اور پولیس نے مبینہ جرم کا تعین کرنے کے لیے سارا بوجھ ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت سماعت پر ڈال دیا۔

عدلیہ میں بھی چند ایسے افراد موجود ہیں جو انتہا پسندوں کے حامی تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے سچ کو جھوٹ سے الگ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ ملزم کی ضمانت منظور کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں بری کرتے ہیں۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے جج اپنا بوجھ ہائی کورٹس پر ڈالنے کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ یہاں پر مقدمات ایک طویل عرصے تک زیر التواء رہتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ ماضی میں جن سینئر ججوں نے تضحیک مذہب کے ملزموں کو بری کرنے کی جرات کی انہیں قتل کر دیا گیا۔ آخر کار معاملات سپریم کورٹ میں چلے جاتے ہیں۔ تاہم ایسا شاذ و نادر ہی ہوا ہے کہ سپریم کورٹ نے ان ملزموں کو بری کیا جنہیں سماعت کی عدالتوں نے موت کی سزا سنائی۔ لیکن ایک سست اور بے ڈھنگ طریق عمل سے مدد کی توقع رکھنے والے ملزم کو ہمیشہ ماورائے عدالت سزا کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اس بات کا امکان موجود رہتا ہے کہ کوئی دوسرا قیدی یا جیل اہلکار اسے خود ہی 'سزا' دے دے۔ تضحیک مذہب کے ملزم کے آئینی حق کا تحفظ کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے والے راشد رحمان جیسے وکلاء کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ لیکن ایسے انتہا پسند وکلاء بھی موجود ہیں جو انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا دیگر وکلاء استغاثہ کے ان وکلاء کی مذمت کریں گے جنہوں نے مقدمے کی سماعت کے دوران راشد رحمان کو دھمکی دی تھی، آیا انہیں لائسنس جاری کرنے والے حکام کی جانب سے کوئی تعزیری انتظامی کارروائی کی جائے گی اور آیا اس مقدمے کی تفتیش کرنے والے افسران ان سے یا دیگر افراد سے پوچھ گچھ کرنے یا انہیں گرفتار کرنے کی جرات یا ارادہ رکھتے ہیں جو کہ عدالتی کارروائی کا حصہ تھے۔ صوبے کے چیف ایگزیکٹو کہاں ہیں؟ کیا مذہبی جنونیت کا یہ واقعہ انہیں غصہ نہیں دلاتا؟ وہ ان قاتلوں اور مذہبی جنونیوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتے جو ان کے سخت نظم و نسق کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ کیا یہ قیاس کرنا درست ہے کہ دائیں بازو کی سیاسی جماعتیں متشدد مذہبی انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتیں؟ کیا یہ بھی سچ نہیں کہ بائیں بازو کی سیاسی جماعتیں ان زخموں پر مرہم رکھ رہی ہیں جو ان کے دور حکومت میں دیئے گئے تھے؟ کیا حکومت اور اپوزیشن میں موجود سیاستدان ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے نہیں ہوں گے اور متشدد انتہا پسندی کا مقابلہ نہیں کریں گے؟ وہ ابھی سے دیوہیکل دہشت گرد عفریت کے سامنے بونے دکھائی دینے لگے ہیں۔

آخر میں ہماری مقدس گائیوں یعنی فوجی اسٹیبلشمنٹ اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے لیے ایک چھوٹی سی بات۔ کیا وہ اپنی سرپرستی میں تشکیل دیئے گئے متعصب گروہوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور کیا وہ قانون کے فریم ورک میں رہتے ہوئے کام کرنا سیکھ سکتے ہیں؟ کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں؟ ان کے پاس بہترین سپاہی موجود ہیں اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ عمدہ کمانڈروں کے طور پر ان کی قیادت کریں گے، کیونکہ ریاست کو جن چیلنجوں کا سامنا ہے وہ اسے غیر مستحکم کر سکتے ہیں۔ تمام اداروں کو وقار، شائستگی اور عقلمندی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ذاتی انا کے تصادم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہیں عسکریت پسندوں کے خلاف جنگ کو جیتنے کے لئے منظّم اور ادارتی جھگڑوں سے بالاتر ہونا ہوگا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ''ڈان'')

اندرونی دشمن

آئی۔اے۔رحمٰن

بلوچستان کے صوبائی اسمبلی کے رکن ہینڈری مسیح جنھیں گزشتہ ہفتہ گولی مار کر ہلاک کردیا گیا، ان کا قاتل بلوچ لیویز کا اہلکار غلام محی الدین ان قوتوں کا نمائندہ ہے جو ایک دوسرے سے خوفناک جنگ میں دست و گریباں ہیں اور اس کا جو نتیجہ برآمد ہوگا وہ مستقبل کے پاکستان کی تصویر ہوگا۔

آیئے پہلے ہم ان کرداروں کا جائزہ لیں؛

ہینڈری مسیح ایک سیکیولر جمہوریت پسند اور سرگرم کارکن تھے۔ مسلمانوں کے درمیان وہ ایک مسیحی تھے اور انہوں نے اپنی قسمت بلوچستان اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے وابستہ کرلی تھی، جس کا سیکیولر، قوم پرست کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، اور اس کے صف اول کے رہنما بن گئے۔

اپنے ملک کے عوام، خاص طور پر مسیحی برادری کی سماجی۔معاشی ترقی کے لئے ان کا جذبہ انھیں لاہور لے گیا اور وہ ایک سول سوسائٹی کی تنظیم (ساوتھ ایشیا پارٹنرشپ) سے جڑ گئے جہاں مختلف کمیونٹی کے گروپوں کو قیادت کی تربیت دی جاتی تھی۔

وطن واپس آنے کے بعد انھوں نے نیشنل پارٹی میں شمولیت اختیار کرلی نہ کہ کسی چھوٹی موٹی تنظیم سے اور اتنی مقبولیت حاصل کرلی کہ صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے۔

چنانچہ ہینڈری ان قوتوں کے ساتھ وابستہ ہوگئے جو پاکستان کو ایک سیکیولر، جمہوری ملک بنانا چاہتے تھے جس میں تمام شہریوں کو بلا لحاظ انکے اعتقادات یا رہائش کے نہ صرف مساوی حقوق حاصل ہوں بلکہ وہ انھیں حاصل کرنے کی جدوجہد میں بھی حصہ لیں۔

ان تمام لوگوں کے لئے جو عقل اور انسانی تاریخ سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں صرف یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر پاکستان ایک جدید، تہذیب یافتہ اور ذمہ دار ریاست بن سکتا ہے۔

اس کے برخلاف غلام محی الدین ہے جو ان لوگوں کی حمایت کرتا ہے جو سیکیولرازم، جمہوریت اور انسانی حقوق کو مسترد کرتے ہیں۔ وہ مذہبی اقلیتوں اور چھوٹے فرقوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اس سے زیادہ بے معنی مراعات دینا نہیں چاہتے جو دوسرے درجے کے شہریوں کو حاصل ہیں۔ یہ قوتیں ریاست اور عوام دونوں ہی کے خلاف تشدد کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کرنا اور اس کے بعد ساری آبادی پر ایک ظالمانہ حکومت مسلط کرنا چاہتی ہیں جو تنگ نظری پر مبنی ہو۔

ممکن ہے کہ جن لوگوں کو تحقیقات کی ذمہ داری سونپی جائے، جن کی کارکردگی پر ہمیں اعتماد نہ ہو اور وہ مذہبی/فرقہ واریت کے تعصب سے آزاد نہ ہوں اس جرم کو کسی چھوٹے موٹے جھگڑے یا خاص قبائلی ذہنیت کا نتیجہ قرار دیں۔ لیکن یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ ایک ایسے معاشرے میں جہاں عدم برداشت اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہو اور پاکستان اب ایسا ہی معاشرہ بن چکا ہے، عقائد کسی جھگڑے کی نوعیت کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، خاص طور پر جب ایک فریق کا تعلق کسی اقلیتی مذہب/فرقے سے ہو۔

یہ احساس کہ مخالف فریق کا تعلق محروم طبقے سے ہے، مجرم کو نڈر بنا دیتا ہے اور وہ اپنے فعل کے تعلق سے تمام قانونی اور اخلاقی پابندیوں کو مسترد کرسکتا ہے۔ مذہبی عدم برداشت طبقاتی یا نسلی تفریق کے مقابلے میں قتل کو بڑی حد تک جائز قرار دیتی ہے۔ اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ غلام محی الدین شعوری یا غیر شعوری طور پر یہ سمجھتا ہو کہ اس کے شکار کا قتل واجب ہے کیونکہ وہ کافر ہے۔

اس معاملے میں ہمیں دو پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے؛ پہلا مسئلہ بلوچ معاشرے کو فرقہ واریت کے سانچے میں ڈھالنے کا ہے۔ چند سال پہلے تک بلوچستان کو اسکی مذہبی برداشت، نسلی اور ثقافتی رنگارنگی کی وجہ سے احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ مذہبی۔سیاسی جماعتوں کا ایجنڈہ جمہوری/نیشنلسٹ جماعتوں سے کسی قدر مختلف ہوا کرتا تھا لیکن انتخابات میں انھیں سیٹیں بڑی حد تک ان کے تعلیمی اداروں کی بنیاد پر حاصل ہوتی تھیں۔

ضیاء الحق کے دور میں انھوں نے سیاست کے لئے مذہب کا بڑی حد تک ناجائز استعمال کیا اور مذہبی۔سیاسی تحریکیں شروع کیں، مثلاً، ذکریوں کے خلاف۔ تاہم، اب وہ کھلے عام ریاست کے خلاف عسکریت پسندوں کی حمایت کررہے ہیں۔

> ان تمام لوگوں کے لئے جو عقل اور انسانی تاریخ سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں صرف یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر پاکستان ایک جدید، تہذیب یافتہ اور ذمہ دار ریاست بن سکتا ہے۔

اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ، مذہبی اداروں کی بڑی تعداد جو غیر ملکی پیسے سے بلوچستان بھر میں، خاص طور پر مکران کے ساحل کے ساتھ ساتھ تعمیر کی گئی ہے نئی نسل کی سوچ کو بیحد متاثر کررہی ہے اور اب مذہبی رواداری کی جگہ خالص فرقہ واریت نے لے لی ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ پنجگور میں لڑکیوں کی تعلیم کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ غیر مسلم شہریوں کی جانب عدم برداشت میں اضافہ ہوا ہے اور خبریں آرہی ہیں کہ بلوچستان کے نوجوان پنجابی دہشت گرد تنظیموں سے تشدد کے ذریعے بھتہ خوری، اغوا اور مذہب کی جبری تبدیلی کے طریقے سیکھ رہے ہیں۔

بلوچستان میں مذہبیت کا یہ پھیلاؤ پورے ملک کے لئے برا شگون ہے۔ کوئٹہ میں شیعہ ہزارہ پر حملے، زائرین کے قافلوں پر حملے (کم از کم ان لوگوں پر جو اتنے غریب ہیں کہ وزیر داخلہ کے مشورہ کے مطابق ہوائی سفر نہیں کرسکتے) نیز بتدریج کم ہوتی ہوئی ہندو کمیونٹی پر حملوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ بلوچستان میں مذہبی کٹر پسندی کی لہر ریاست کے لئے قوم پرست سرکشی کے مقابلے میں زیادہ بڑا خطرہ ہے۔ اگر اسلام آباد وفاق کو بچانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ عدم برداشت کی جانب بلوچستان کی بڑھتی ہوئی لہر کو روکے۔

دوسرا مسئلہ پاکستانی معاشرے اور اداروں میں انتہا پسندوں کا بڑھتا ہوا عمل دخل ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ ملک بھر میں دہشت گردوں کے حامی پھیلے ہوئے ہیں جنھیں وہ اپنا 'اثاثہ' کہتے ہیں۔ جن لوگوں نے کراچی ایرپورٹ پر حملہ کیا تھا ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے دو دن ایسے گھروں میں گزارے تھے جو ان کے ہدف کے قریب تھے۔ ان کے مقامی دوستوں نے انھیں ایرپورٹ سیکیورٹی فورس کے یونیفارم، جوتے، کھانے پینے کی چیزیں اور ادویات وغیرہ حاصل کرنے میں مدد دی تھی۔

دہشت گردوں کے ہمدرد حکومت، سیاسی جماعتوں، بیوروکریسی حتیٰ کہ عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں میں بھی موجود ہیں۔

یہ حقیقت کہ دہشت گردوں نے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو بھی زہریلا کردیا ہے، خاص طور پر سنگین معاملہ ہے۔ ایسی مثالیں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں کہ پولیس والوں/گارڈز نے ان لوگوں کو ہلاک کردیا ہے جن کے بارے میں شبہ تھا کہ وہ مذہب کے خلاف جرم میں ملوث تھے۔ یہ اندر کا دشمن ہی ہے جو پاکستان کو دہشت گردوں سے کہیں زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

یہ معاملہ شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے بعد زیادہ سنگین ہوگیا ہے۔ دہشت گردوں کی وارننگ کے مقابلے میں حکومت کا جواب یہ ہوتا ہے کہ وہ 'ریڈ الرٹ' کا حکم دیتی ہے اور اہم مراکز پر غیر معمولی سیکیورٹی کے اقدامات کرتی ہے۔ ماضی میں اس طرح کے اقدامات اکثر ناکام ہوچکے ہیں اور امید نہیں کہ اب کامیاب ہونگے۔

حکومت کی سوچ میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ مذہبی عسکریت پسندوں کے خطرے کو محض امن وامان کا مسئلہ سمجھتی ہے۔ اپنے ظاہرہ۔مذہبی بیانات سے نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی حکمت عملی کے جواب میں بہت کم کچھ کیا گیا ہے۔ تکفیر کے نظریے کا جسکے تحت مذہبی علماء کسی کو بھی مرتد یا کافر قرار دے سکتے ہیں اور نتیجتاً کوئی بھی مسلمان انھیں ذبح کرسکتا ہے، تجزیہ نہیں کیا گیا۔

غیر مسلموں کو ہلاک کرنے کا جو لائسنس عسکریت پسندوں کو دیا گیا ہے اسے ختم کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مذہبی عمل کو انتہا پسندوں کے غلبہ سے چھٹکارا دلایا جائے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جبتک کہ ہماری حکمراں قیادت اپنے دلوں سے دہشت گردوں کے دوستوں کو نکال باہر نہ کرے۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ڈان)

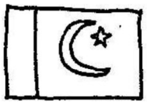

شعور ہم آہنگی کو جنم دیتا ہے

(دشاب انس)

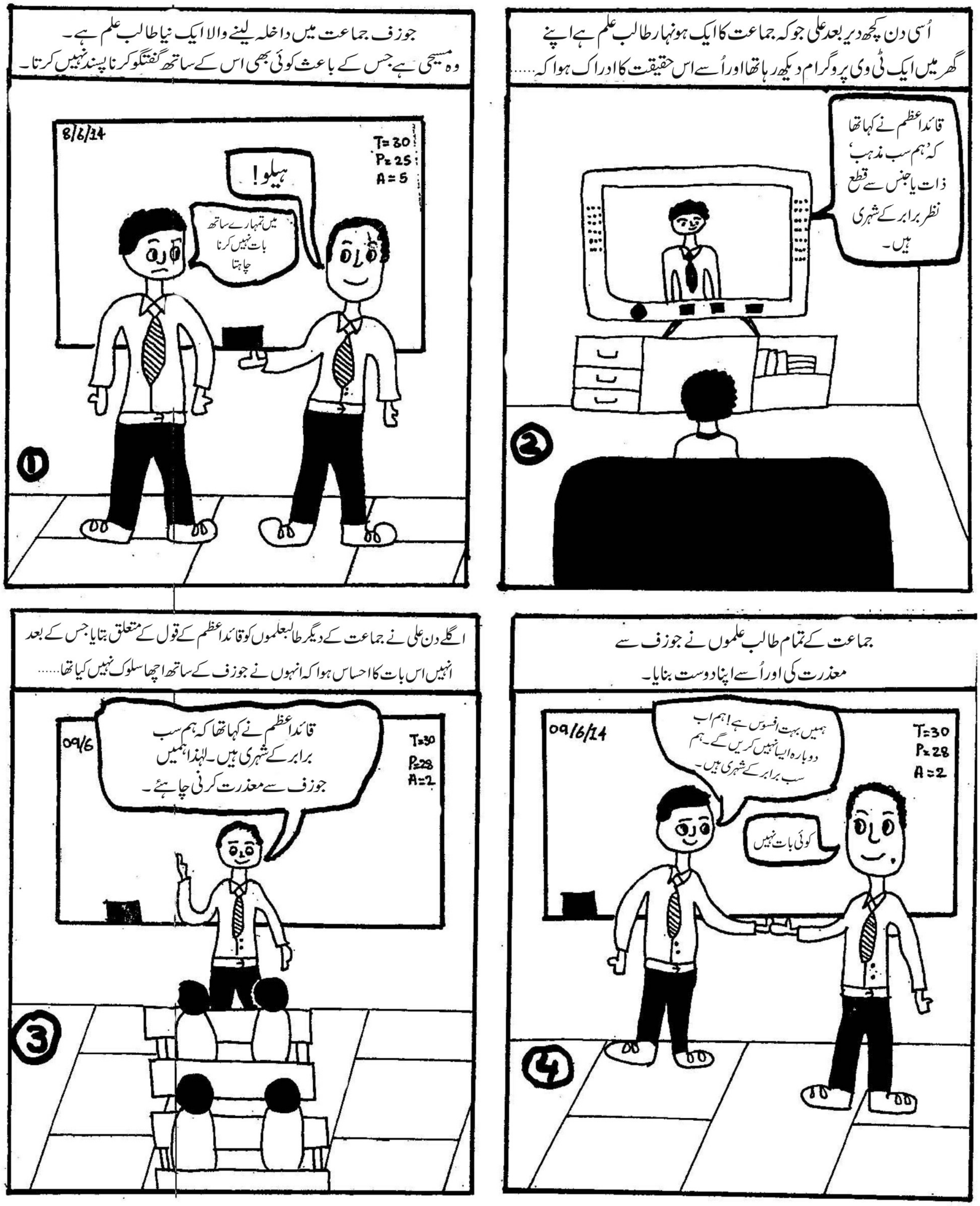

کراچی۔ کمیشن کے سندھ چیپٹر نے ورلڈ کومکس نیٹ ورک کے تعاون سے کومکس کے ذریعہ ہم آہنگی کے موضوع پر ایک مقابلہ کروایا جس میں شرکاء نے کومکس پیش کئے۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں کو اسناد بھی دی گئیں۔

تشدد مخالف قانون وضع کرنے کا مطالبہ

شازیہ حسن

بلوچ سٹوڈنٹ آرگنائزیشن (آزاد) کی وائس چیئر پرسن کریمہ بلوچ نے 26 جون کو ایک سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ ''بلوچستان کی موجودہ صورتحال ایسی ہے کہ اگر ہم کہیں ایک گڑھا کھودتے ہیں تو وہاں ہمیں ایک اجتماعی قبر ملتی ہے''۔

ان کا کہنا تھا کہ ''ان میں خواتین کی نعشیں بھی ہوتی ہیں اور ہر نعش تشدد کی ایک مختلف داستان سناتی ہے۔ ان میں سے چند کے چہروں کی جلد اتاری گئی تھی جیسا کہ طارق کریم کے ساتھ ہوا، یا پھر کچھ کے بازو غائب تھے، جیسا کہ رسول بخش مینگل کے ساتھ ہوا۔ دیگر افراد کے اندرونی اعضاء نکال لئے گئے تھے۔ ہمیں اپنے پیاروں کی نعشیں بھی ٹکڑوں کی صورت میں ملتی ہیں۔

تشدد کے خلاف قانون وضع کیا جائے'' کے موضوع پر اس سیمینار کا انعقاد کراچی پریس کلب (کے پی سی) نے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی)، ایشین ہیومن رائٹس کمیشن، ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، پاکستان فشر فوک فورم (پی ایف ایف) اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیبر ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (پائلر) کے تعاون سے کیا تھا۔ محترمہ بلوچ کا کہنا تھا کہ ''ہمارے چند لوگ جنہیں ایجنسیوں نے اغواء کیا تھا، ابھی تک بازیاب نہیں ہوئے اور ہم ان کی تلاش میں ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے ہیں''۔ ایچ آر سی پی کے اسد اقبال بٹ نے کہا کہ ایجنسیوں نے ہزاروں افراد کو اٹھایا اور جب تشدد کے باعث ان کی اموات واقع ہوگئیں تو ان کی نعشوں کو ویران علاقوں میں پھینک دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ''مجرموں کو سزا دینے کے لیے عدالتیں موجود ہیں، جن لوگوں پر عدالت میں مقدمہ چلنا چاہئے ہم انہیں اغواء کیوں کر رہے ہیں؟ ہمیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تربیت فراہم کرنی چاہیے کہ وہ لوگوں پر تشدد نہ کریں''۔ ایشین ہیومن رائٹس کمیشن سے تعلق رکھنے والے حسن اطہر کا کہنا تھا کہ وہ 2006ء سے اسمبلی میں تشدد مخالف بل پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ: ''دنیا کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں زیادہ تر جنوبی ایشیاء کے ان سات ممالک میں ہوتی ہیں جو برطانوی نوآبادیاں رہے ہیں۔ لیکن انڈیا بنگلہ دیش اور سری لنکا میں ان چیزوں کے خلاف بل موجود ہیں۔ پاکستان میں ہم اس حوالے سے 2006ء سے کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے اس معاملے پر 2012ء میں اب بل بھی تیار کیا تھا جو کہ ابھی تک پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا گیا''۔

پائلر کے رکن ذوالفقار شاہ نے کہا کہ بدقسمتی سے اس ملک میں ''جرم'' کو ختم کرنے کی بجائے ''جرائم میں ملوث افراد'' کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم اس بات پر توجہ نہیں دیتے کہ ان لوگوں کو، جنہیں ہم مجرم سمجھتے ہیں، تشدد کا نشانہ بنانے سے ہم ان کی عزت نفس کو مجروح کرتے ہیں۔ جس سے ان کی خود اعتمادی کو نقصان پہنچتا ہے۔

پی پی کے سینئر رہنما تاج حیدر نے کہا کہ حراست کے دوران کسی شخص پر تشدد کر کے اس سے اقبال جرم کروانے میں کون سے اچھی بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے اعتراف جرم کو بہر صورت عدالت میں مسترد کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس جرائم کی تفتیش کے لیے سائنسی علم موجود ہے۔ لیکن حال ہی میں جب ہمارے گھر چوری ہوئی اور چور 200 کے قریب فنگر پرنٹ چھوڑ گئے تو پولیس ہم سے یہ پوچھتی رہی کہ کیا ہمیں کسی شخص، جیسے کہ ملازمہ یا باورچی پر شک تھا، تاکہ وہ اس سے اقبال جرم کروانے کے لیے اس پر تشدد کرتے۔

یہ ایک غیر انسانی فعل ہے۔ لیکن اس سب کو روکنے کے لیے ایک تشدد مخالف قانون وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک پہلا قدم ہوگا''۔

ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے رکن حیدر عباس رضوی نے کہا کہ یکے بعد دیگرے اقتدار میں آنے والی حکومتوں نے تشدد کو آلے کے طور پر استعمال کیا، انہوں نے کہا کہ: ''خود مجھے کئی مرتبہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا جس کے باعث میرے اگلے دانت ٹوٹ گئے تھے، میری انگلیاں بھی ٹوٹ چکی ہیں''۔

انہوں نے مزید کہا کہ: ''میں اٹھارہویں ترمیم کے مصنفین میں سے ایک ہوں۔ ترمیم میں دفعہ 10 پر نظر ثانی کے دوران میں نے اپنے سینئر قانون دانوں سے التجا کی کہ وہ اسے اس طرح سے بنائیں کہ اس ملک کا آئین ''جرم ثابت ہونے تک ہر شخص بے گناہ ہے'' کے اصول کی پیروی کرے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس کی بجائے انہوں نے ''قواعد وضوابط کی عمل داری'' کو شامل کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ایم کیو ایم کو قومی اسمبلی اور سینٹ میں زیادہ نمائندگی تو حاصل نہیں تاہم اگر ہم آج بھی متحد ہو جائیں اور ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کے ساتھ مل کر تشدد مخالف بل کا مسودہ تیار کریں تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ہم اسے منظور کروانے کی ضمانت نہیں دے سکتے تو کم از کم ہم اسے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں پیش کرنے کی ضمانت تو دے ہی سکتے ہیں''۔

پی پی کے سینئر رہنما تاج حیدر نے کہا کہ حراست کے دوران کسی شخص پر تشدد کر کے اس سے اقبال جرم کروانے میں کون سے اچھی بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے اعتراف جرم کو بہر صورت عدالت میں مسترد کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس جرائم کی تفتیش کے لیے سائنسی علم موجود ہے۔ لیکن حال ہی میں جب ہمارے گھر چوری ہوئی اور چور 200 کے قریب فنگر پرنٹ چھوڑ گئے تو پولیس ہم سے یہ پوچھتی رہی کہ کیا ہمیں کسی شخص، جیسے کہ ملازمہ یا باورچی پر شک تھا، تاکہ وہ اس سے اقبال جرم کروانے کے لیے اس پر تشدد کرتے۔ وہ نادرا ڈیٹا بیس میں مجرموں کے فنگر پرنٹس کے ذریعے آسانی سے ان کا پتہ لگا سکتے تھے، جو کہ انہوں نے نہیں کیا کیونکہ وہ لوگوں پر تشدد کرنے پر انحصار کرتے ہیں۔ پی ایف ایف کے رکن سعید بلوچ نے ان ماہی گیروں کا مسئلہ اٹھایا جو کہ گرم پانیوں کی تلاش میں غلطی سے سمندری سرحد پار کر جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معصوم لوگوں کو ایک طویل عرصے تک زیر حراست رکھنا بذات خود ایک تشدد ہے۔ ہندوستانی حکومت سمجھتی ہے کہ اس کی سمندری حدود میں داخل ہونے والے پاکستانی ماہی گیر جاسوس ہیں، اسی طرح پاکستانی حکام کا بھی یہ خیال ہے کہ ان کی جیلوں میں موجود ہندوستانی ماہی گیر جاسوس ہیں۔ لیکن ابھی تک دونوں ممالک کے ایک بھی ماہی گیر پر جاسوسی کا الزام ثابت نہیں ہوا۔

دریں اثناء ایک معروف ماہر نفسیات پروفیسر ڈاکٹر ہارون احمد نے کہا کہ تشدد فرد کی خود پسندی کو ختم کرتے ہوئے اس کی شخصیت کو تباہ کر دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے باعث کسی شخص کو شدید ذہنی تناؤ یا بے خوابی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سیمینار میں کے پی سی کے صدر امتیاز خان فاران نے بھی خطاب کیا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

مسلسل دہشت گردی اور بے عملی کی انتہا

1۔ کیا پاکستان کے سیاسی حکمران اس ملک کو ایک جدید جمہوری اور معاشی اور سماجی ترقی کے راستے پر گامزن ملک بنانا چاہتے ہیں یا مذہبی بنیاد پرستی، فرقہ وارانہ تعصّبات اور جمہوریت سے انحراف کے رویوں تلے دبا ہوا ملک۔

2۔ کیا پاکستان میں آئین وقانون کی حکمرانی ہوگی جس کا مطلب ہے، ایک فعال پارلیمانی جمہوریت اور ایک ایسی فیڈریشن جہاں تمام فیڈرل اکائیوں (صوبوں) کو آئین کے مطابق حقوق حاصل ہوں......اور جہاں حقوق کے حصول کی جدوجہد، چاہے وہ انفرادی حقوق ہوں، یا چاہے اجتماعی اور قومیتی پر کوئی غیر جمہوری پابندی ہوگی۔

3۔ کیا پاکستانی عوام کو وہ سماجی اور معاشی انصاف حاصل ہوگا جس کا عندیہ آئین کی مختلف دفعات میں دیا گیا ہے اور جن سے جاگیرداری نظام کے خاتمے کو خاص اہمیت حاصل ہے (دفعہ 253 اور 3)

4۔ کیا ریاستی امور 'گڈ گورننس' یعنی اچھے انتظامی طور طریقوں سے طے ہوں گے۔ عوام کی پسماندگی، غربت اور بیروزگاری کے مسائل حل کئے جائیں گے یا ریاست ایک نجی ادارے کی طرح مخصوص مفادات کے تحفظ ہی کا کام کرے گی۔

5۔ کیا پاکستان کو دہشت گردوں اوران کے حواریوں سے نجات حاصل ہوگی اور مذہبی تعصّبات پر مبنی سیاست اور تعلیمی وتہذیبی طرز عمل کا خاتمہ ہوگا۔ (ماہنامہ عوامی جمہوریت کے اداریہ سے اقتباس)

مزدوروں کے حقوق کی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

حیدرآباد یکم مئی کو شکاگو کے مزدوروں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے حیدرآباد میں ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ یوم مئی کے روز حیدرآباد میں محنت کشوں کے لیے عام تعطیل کے باوجود سائٹ ودیگر علاقوں میں فیکٹریاں کھلی رہیں۔ بھٹہ مزدور اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والے بھی روزگار کی تلاش میں مصروف رہے۔ حیدرآباد میں مختلف مزدور، سیاسی، سماجی تنظیموں کی جانب سے ریلیاں نکالیں اور اجلاس منعقد کئے۔ شرکاء نے شکاگو کے مزدوروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مزدوروں کے حقوق سے کسی صورت دستبردار نہیں ہوں گے۔ یوم مئی کی مرکزی اور سب سے بڑی ریلی پاکستان ورکرز فیڈریشن کے زیراہتمام گاڑی کھاتہ لیبر ہال سے حیدرآباد پریس کلب تک نکالی گئی۔ اس موقع پر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی وصوبائی حکومت کی جانب سے کم ازکم تنخواہ دس ہزار روپے کی ادائیگی کو یقینی بنائے اور آئندہ بجٹ میں مزدوری کی تنخواہ کم ازکم بیس ہزار روپے مقرر کی جائے۔ آل سندھ ٹریڈ یونین، سندھ شوگرمل یونین ودیگر کی جانب سے ریلی نکالی گئی۔ پاکستان ورکرز فیڈریشن سندھ، پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کمپلیکس کی جانب سے پریس کلب تک ریلی نکالی گئی۔ شرکاء نے کہا کہ آج کا مزدور غریب اور کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور اس دور میں بھی مزدوروں کے ساتھ وہی ظلم وزیادتیاں ہو رہی ہیں جو 1886 سے قبل شکاگو سمیت دنیا بھر کے مزدوروں کے ساتھ روا رکھی جاتی تھیں۔ آج بھی محنت کش طبقہ ناانصافیوں، محرومیوں، مہنگائی اور دہشت گردی کی چکی میں پس رہا ہے۔ مسائل کے حل کے لیے تمام محنت کشوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ محنت کش کو عالمی لیبر قوانین کے مطابق سہولیات دی جائیں اور تنخواہ میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔

(لالہ عبدالحلیم)

رکن پارلیمان کے بیٹے کا قتل

ڈیرہ اسماعیل خان جمعیت علمائے اسلام- فاٹا کے سینیئر مولانا صالح شاہ کے بیٹے شمس الاسلام 19 جون کو صبح کے وقت وانا سے ٹانک جا رہے تھے کہ ڈیرہ اسماعیل خان ٹاؤن کے نزدیک نامعلوم مسلح افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق سینیٹر صالح شاہ کے بیٹے کو جنوبی وزیرستان روڈ پر نامعلوم مسلح افراد نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ کشیدگی زدہ علاقہ جنوبی وزیرستان کے بارڈر پر واقع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیش آیا۔ سینیٹر صالح وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات سے سینیٹر منتخب ہوئے تھے۔ وقوعے کا سبب معلوم نہیں ہو سکا۔ وانا جنوبی وزیرستان ایجنسی کا سب سے بڑا قصبہ ہے۔ یہ واضح رہے کہ جنوبی وزیرستان سیاسی انتظامیہ کے ماتحت ہے اور پولیس کے کنٹرول سے باہر ہے۔ سیاسی انتظامیہ نے اس رپورٹ کے ارسال ہونے تک اس واقعے کے بارے میں کوئی بیان جاری نہیں کیا تھا۔

(عامرہ حسین)

سیاسی رہنماؤں کا قتل

ڈیرہ اسماعیل خان ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ مغل کوٹ میں منصوبہ کے تحت کئے گئے قاتلانہ حملے میں ہستی خان ہلاک جبکہ جلات موسیٰ خیل زخمی ہو گئے۔ جلات موسیٰ خیل اور ہستی خان علاقہ کے نمایاں سیاسی رہنما ہیں۔

(پشاور چیپٹر آفس، ایچ آر سی پی)

گرفتار کر کے جبری غائب کر دیا

گوادر 29 اپریل کو صبح کے وقت ایف سی کی بھاری نفری نے پسنی کے محلے وارڈ نمبر 6 کا محاصرہ کیا اور تلاشی کے نام پر آپریشن شروع کر دیا۔ جس کے نتیجے میں 15 افراد کو زبردستی گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور تشدد بھی کیا گیا۔ مقامی ایم پی اے اور دیگر معتبرین کی کوششوں سے کچھ لوگوں کو رہائی ملی لیکن ابھی تک حبیب، ظریف، ظفر اور ارشد ایف سی کی تحویل میں ہیں۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ وہ غریب ماہی گیر ہیں۔ ان کا اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ گرفتار کئے گئے باقی افراد کو جلد رہا کیا جائے۔

(علی بلوچ)

فائرنگ سے ٹیکسی ڈرائیور جاں بحق

کوئٹہ 10 جون کو کوئٹہ کے علاقے پشتون آباد گلی نمبر 16 میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ٹیکسی ڈرائیور عبداللہ کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ پولیس نے لاش کو ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دیا قتل کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔

(ہزار خان)

تلخ کلامی پر دو افراد قتل

بنوں 2 جون کو بنوں کے علاقے جھنڈو خیل میں دو افراد نے تلخ کلامی کے بعد ایک دوسرے پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں دونوں افراد ہلاک ہو گئے۔ ڈی ایس پی ثناء اللہ مروت کا کہنا تھا کہ جھنڈو خیل کے رہائشی ملنگے اور یعقوب کے درمیان معمولی سی بات پر بحث ہوئی جس کے بعد دونوں نے ایک دوسرے پر فائرنگ کر دی۔ نعشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا گیا اور واقعے کی ایف آئی آر درج کر لی گئی۔

(ایچ آر سی پی، پشاور چیپٹر)

مظلوم طبقات کی آواز کو راشد رحمان کی شہادت نے طاقت دی ہے

خانیوال راشد رحمان ایک شخص کا نہیں بلکہ ایک مشن کا نام ہے جو راشد رحمان خان کی شہادت کے باوجود جاری رہے گا اور اگر راشد رحمان خان کو مارنے والے اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ راشد رحمٰن خان کی شہادت کے بعد بھٹہ مزدور، بچے، مذہبی اقلیتیں، مزدور، کسان، خواتین اور معاشرہ کے دیگر مظلوم طبقات کے حق میں آواز اٹھنا بند ہو جائے گی تو ایسے عناصر جان لیں کہ راشد رحمٰن نے جان دیکر بھی انہیں شکست دے دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے پریس کلب خانیوال میں راشد رحمٰن خان شہید کی یاد میں ہونے والے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مقررین جن میں پتن ترقیاتی تنظیم کے سربراہ سرور باری، محترمہ زہرہ سجاد زیدی، عالیہ بانو، اکرم خرم، عبداللطیف انور صدر پریس کلب خانیوال، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن خانیوال کے سابق صدر ملک طارق نوناری، سابق جنرل سیکرٹری سعید اختر چوہدری، ڈاکٹر قیصر جاوید، ڈاکٹر کرسٹوفر جان، رضا جعفری ایڈووکیٹ، سید فرخ رضا، ڈاکٹر دلاور اور عامر حسینی شامل تھے۔ انہوں نے راشد رحمٰن خان کی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ سرزمین ملتان نے آج تک ایسا سپوت جنم نہیں دیا جس نے راشد رحمٰن خان کی طرح جرأت، بہادری دلیری اور عزم کے ساتھ معاشرہ کے پسماندہ طبقات کے حقوق کی جنگ لڑی ہو۔ مقررین کا کہنا تھا کہ سوات میں ملالہ پر قاتلانہ حملہ، وزیرستان میں لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی، سلمان تاثیر، شہباز بھٹی اور راشد رحمان خان کا قتل ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں لیکن تاریخ کے پہیے کے برعکس جنگجو یاد رکھیں کہ انکی فنا اب زیادہ دیر کی بات نہیں ہے۔ اس موقع پر ایک متفقہ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ راشد رحمٰن خان نے اپنی زندگی میں ''ذمہ داراداروں کو لکھا تھا کہ اگر انکی جان کو کوئی نقصان پہنچا تو اسکے ذمہ دار ذوالفقار سندھو ایڈووکیٹ، سجاد چاون ایڈووکیٹ اور ایوب مغل ہوں گے۔ لہٰذا ان تینوں افراد کو راشد رحمٰن کے قتل کی ایف آئی آر میں شامل کر کے فوری گرفتار کیا جائے اور سجاد چاون کے برادرِ نسبتی وفاقی سیکرٹری قانون، جو مقدمہ کی درست تفتیش اور سجاد چاون کی گرفتاری میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے کو فوری طور پر قانون کی گرفت میں لایا جائے۔

(نامہ نگار)

بھتہ خوری کا تنازعہ، 6 افراد قتل

خیرپور اوڈھا، الرا اور انصاری برادریوں کے درمیان عرصہ دراز سے چلی آنے والی یونین کونسل کے 45 سالہ سابق ناظم اور انصاری برادری کی معزز شخصیت شجاع حسین انصاری کی جان لے لی۔ واقعات کے مطابق 3 مئی کو شجاع حسین انصاری اپنے دو ساتھیوں عبدالوحید الرو اور ایاز عباسی کے ساتھ گھر واپس آرہے تھے کہ راستے میں ان پر اوڈھا برادری کے لوگوں نے حملہ کر دیا۔ شجاع حسین انصاری موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے جبکہ ان کے دونوں ساتھی شدید زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو سول ہسپتال سکھر میں داخل کرادیا گیا۔ یاد رہے کہ ان برادریوں کے درمیان دشمنی کی وجہ بھتہ خوری تھی۔ اس واقعہ سے قبل انصاری الرابرادریوں کے مسلح افراد نے اوڈھا برادریوں کے چار افراد محمد عرس اوڈھو، فوجی جوان غلام مصطفیٰ اوڈھو، ولی محمد اوڈھو اور سجاد علی اوڈھو کو راستے سے اغواء کرنے کے بعد کلاشنکوف کے فائر مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور لاشیں سڑک پر پھینک دی گئی تھیں۔ اوڈھا برادری نے اطلاع ملنے پر نوجوان انعام اللہ الرو کو اغواء کر کے قتل کر دیا اور اس کی لاش الرو برادری کو دینے سے انکار کر دیا۔ بہر حال علاقے کے معززین کی مداخلت پر انعام اللہ کی لاش چار گھنٹے بعد سڑک پر پھینک دی گئی۔ جبکہ قتل ہونے والے چار افراد کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم تعلقہ ہسپتال پیر جو گوٹھ میں کروا کر لاشیں ورثاء کے حوالے کر دی گئی تھیں۔ ان برادریوں کے درمیان ہونے والی قتل وغارت گری کے باعث کئی خاندان علاقے سے نقل مکانی کر چکے ہیں۔ (شاکر جمالی)

غیرت کے نام پر چار افراد قتل

بونیر 2 جون کو ضلع بونیر کی وادی گوکند میں ایک ہی خاندان کے چار افراد کو مبینہ طور پر غیرت کے نام پر قتل کر دیا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حملہ آور مہار کے گھر میں داخل ہوئے اور اسے، اس کی بیوی بخت مینا، بیٹی گلناز اور بہو کو قتل کر دیا۔ حملہ آوروں نے انہیں قتل کرنے کے بعد نعشوں کو جلانے کے لیے گھر کو آگ لگادی۔ پولیس نے واقعے میں ملوث چار افراد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ بھی کیا۔ گرفتار کئے گئے افراد کی شناخت، ممتاز علی، آدم خان، روکھان اور عمر زید کے نام سے ہوئی۔ ایس ایچ او تھانہ ڈگر جاوید اسفر خان نے صحافیوں کو بتایا کہ مقتولین کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا۔ انہوں نے کہا چار مشتبہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

(ایچ آر سی پی، پشاور چیپٹر)

بارودی سرنگیں پھٹنے سے متعدد ہلاکتیں

باجوڑ ایجنسی مئی اور جون کے مہینوں میں باجوڑ ایجنسی کے مختلف مقامات پر انتہا پسندوں کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگیں پھٹنے کے متعدد واقعات پیش آئے جن کے نتیجے میں کئی افراد ہلاک ہوئے۔ 11 مئی کو سیکیورٹی فورسز اور باجوڑ لیویز کے اہلکار تحصیل ماموند کے کٹ کوٹ نامی علاقہ جو صدر مقام خار سے 22 کلومیٹر دور ہے میں معمول کے گشت پر تھے کہ اس دوران نامعلوم افراد کی جانب سے نصب کردہ ایک بارودی سرنگ پھٹ گئی اور ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں فرنٹیر کور کا ایک اہلکار زخمی ہوا۔ واقعہ کے بعد سیکیورٹی فورسز نے علاقہ میں سرچ آپریشن شروع کیا۔ سیکورٹی فورسز کے اہلکار آپریشن کر رہے تھے کہ اس دوران ایک اور زوردار دھماکہ ہوا جس کے باعث فرنٹیئر کور کا اہلکار محب اللہ جان بحق جبکہ دیگر تین اہلکار زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں ایف سی کا ایک جبکہ لیویز کے دو اہلکار شامل تھے۔ 23 مئی کو تحصیل ماموند کے علاقہ غاخے میں بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا جس کی زد میں آکر ایک مقامی شخص جان زیب جاں بحق جبکہ مطیع اللہ شدید زخمی ہوگیا جسے ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال خار میں منتقل کیا گیا۔ 24 مئی کو ماموند میں سیکیورٹی فورسز کا آپریشن جاری تھا کہ نامعلوم افراد کی جانب سے سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ پھٹ گئی جس کی زد میں آکر ایک سیکورٹی اہلکار زخمی ہوگیا جسے ایجنسی ہسپتال خار منتقل کیا گیا۔ 5 جون کو تحصیل ماموند کے علاقہ ختر میں بارودی سرنگ کا دھماکہ ہوا جس سے دو افراد زبیر سکنہ غاخے اور میر زمان شدید زخمی ہوگئے جنہیں مقامی افراد نے ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال خار منتقل کر دیا۔ بعد ازاں زبیر کو پشاور ہسپتال منتقل کیا جا رہا تھا کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاکر راستے میں ہی ہلاک ہوگیا۔ پولیٹیکل انتظامیہ نے وقوعے کی تصدیق کی اور کہا کہ جلد از جلد ملزمان کا سراغ لگا کر انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ 11 جون کو تحصیل ناواگی کے علاقوں موحہ اور کمانگرہ میں بارودی سرنگ پھٹنے سے دو سیکیورٹی اہلکار زخمی ہوئے۔

(شاہد حبیب)

مزدوروں کے حقوق تحفظ پر زور

ٹوبہ ٹیک سنگھ شدید مہنگائی کے دور میں بھٹہ مزدوروں کے سوشل سکیورٹی کارڈ کا اجراء نہ کرنا مزدوروں کا معاشی وسماجی قتل ہے۔ضلع میں 20000 سے 25000 بھٹہ مزدور کام کر رہے ہیں جن کو حکومت کی جانب سے مقرر کردہ مزدوری کی اجرت نہیں ملتی۔31 مئی کو ڈپٹی ڈائریکٹر سوسائٹی فار ہیومن ڈویلپمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔رافیعہ اشفاق، بھٹہ مزدور پروگرام انچارج سوسائٹی فار ہیومن ڈویلپمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کلیمنٹ کمپنی،مزدور رہنما ایوب انجم،وسیم یوسف،شمائلہ جاوید،شہباز مختار،شعب رندھاوا ایڈووکیٹ،سلیم مسیح اور یونس ذکی کا ڈسٹرکٹ پریس کلب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پریس کانفرنس سے خطاب۔مقررین نے پریس کانفرنس میں حکومت پنجاب سے سوال اٹھایا کہ اگر پٹرول پمپوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے سوشل سکیورٹی کارڈ بن سکتے ہیں تو پاکستان کی سب سے بڑی صنعت جسے بھٹہ فیکٹری کہتے ہیں پر کام کرنے والے مزدوروں کو اب تک سوشل سکیورٹی کارڈ کیوں نہیں مل سکے؟اس شدید مہنگائی کے دور میں بھٹہ مزدوروں کے سوشل سکیورٹی کارڈ کا اجراء نہ کرنا مزدوروں کا معاشی وسماجی قتل ہے،اب تک ضلع بھر میں صرف 30 بھٹہ مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کیا گیا ہے جب کہ پورے ضلع میں 20000 سے 25000 بھٹہ مزدور کام کر رہے ہیں۔پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ ضلع بھر کے تمام بھٹہ مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈ فراہم کئے جائیں،مزید برآں مقررین نے بتایا کہ ڈی او سی نے سوسائٹی فار ہیومن ڈویلپمنٹ اور مزدور نمائندوں کی موجودگی میں کئی دفعہ مالکان کو حکم دیا کہ آپ حکومت کے نوٹیفکیشن کے مطابق اجرت دیں لیکن بھٹہ مالکان نے مقامی انتظامیہ کا حکم ماننے سے بھی صاف انکار کر دیا۔اس سال نئے نوٹیفکیشن کے مطابق 740 روپے فی ہزار اینٹ مزدوروں کو اجرت دلوانے کے لیے ضلعی انتظامیہ خاص طور پر ایکشن لے اور اگر مالکان سوشل سکیورٹی کارڈ اور ریٹ دینے سے انکار کریں تو ان کے بھٹہ جات سیل کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے اور ان کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

(اعجاز اقبال)

گولیوں سے چھلنی لاش برآمد

کوئٹہ 9 جون کو تھانہ پشتون آباد کے عملے نے میٹھا چوک پشتون آباد سے نامعلوم شخص کی لاش برآمد کر لی جسے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقتول کو فائرنگ کر کے قتل کیا گیا۔مقتول کے جسم پر تشدد کا کوئی نشان نہیں ہے۔نعش کی شناخت عصمت اللہ سکنہ پشتون آباد کے نام سے ہوئی۔ مقتول ایک ماہ سے گھر سے غائب تھا، پولیس نے مزید کارروائی شروع کر دی۔

(ہزار خان)

زمینی تنازعے میں ایک شخص ہلاک،10 زخمی

پارا چنار 15 جون 2014ء کو لوئر کرم ایجنسی کے شہر صدہ میں دو خاندانوں کے زمین کے تنازعے پر کشیدگی کے بعد فائرنگ ہوئی جس میں ایک شخص اقبال خان جان بحق ہو گیا اور 10 افراد زخمی ہو گئے۔زخمیوں کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صدہ پہنچا دیا گیا جہاں طبی عملے اور سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث باقی زخمیوں کو فوری طور پر ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال پاراچنار پہنچا دیا گیا جہاں پر ان کا علاج جاری ہے۔زخمیوں کے لواحقین نے پاراچنار میں احتجاجی مظاہرہ کیا اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صدہ کو عملے اور دیگر سہولیات فراہمی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ صدہ ہسپتال میں ان کو کسی قسم کی طبی سہولت دستیاب نہیں۔زخمیوں کی اکثریت کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ تنازعے میں صلح صفائی کرنے آئے تھے۔پولیٹیکل انتظامیہ نے دونوں فریقوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے دونوں فریقوں سے تین تین افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔

(نامہ نگار)

مسافر گاڑی کو دھماکہ خیز مواد کا نشانہ بنایا گیا

پارا چنار سینٹرل کرم کے علاقے تبے تنگی سے سواریوں سے بھری ایک پک اپ خوماسے کے قریب شگنی توے میں بارودی سرنگ کا نشانہ بنی جس میں چار افراد موقع پر جانبحق ہو گئے جبکہ 12 زخمی جن میں تین زخمیوں نے بعد ازاں ہسپتال میں دم توڑ دیا۔سینٹرل کرم کے علاقے تبے تنگی سے ایک پک اپ سواریوں کو لیکر کرم ایجنسی کے شہر صدہ جارہی تھی کہ صبح سات بجے کے قریب خوماسے کے قریب شگنی توئے میں بارودی سرنگ کا نشانہ بنی جس میں چار افراد موقع پر جان بحق جبکہ ایک بچی اور خاتون سمیت 12 افراد زخمی ہو گئے۔دھماکہ اتنا شدید تھا کہ دور دور تک لوگوں نے اسکی آواز سنی اور آسمان میں گرد وغبار اٹھتا دکھائی دیا۔زخمیوں کو ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال پاراچنار پہنچا دیا گیا جہاں پر تین زخمی زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئے جبکہ ایک نے راستے میں دم توڑ دیا۔6 شدید زخمیوں کو پشاور منتقل کیا گیا۔جن میں تین کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔جان بحق شدہ گان کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک کا تعلق کوہاٹ سے تھا جو اپنے رشتہ داروں کے ہاں آیا تھا جبکہ دراب زائے سے تعلق رکھنے والے دو یتیم بھائی بھی شامل تھے جو انتہائی غریب خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔تاہم دھماکے کا شکار ہونے والی گاڑی کے ڈرائیور محفوظ رہے۔زخمیوں میں۔حکمت اللہ، ،نور جمعہ،زوجہ عجب نور، دختر فخر زمان،فخر زمان،صابر اور ساجد شامل ہیں۔جبکہ جان بحق ہونے والوں میں جانان،تاج محمد،ثناء اللہ،سید عمران،عابد رحمان, عبدالقیوم،سید انور،اور ابراہیم شامل ہیں۔پولیٹیکل انتظامیہ نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ایف سی آر کی حدود ذمہ داری سے متعلقہ دفعہ کے تحت متعدد افراد گرفتار کئے گئے اور شہر میں ان کو دکانوں کو سیل کر دیا گیا ہے۔

(محمد حسن)

اہل سنت والجماعت کا کارکن جاں بحق

کوئٹہ 12 جون اہلسنت والجماعت کی اپیل پر کارکنوں کے قتل کے خلاف کوئٹہ میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی۔اہلسنت والجماعت نے ہڑتال کی کال بولان کے علاقے مچھ میں پارٹی رہنما مفتی شکر اللہ معاویہ پر قاتلانہ حملے اور اس کے بھائی حافظ عبدالقدیر کے قتل میں ملوث ملزمان کی عدم گرفتاری کیخلاف دی تھی۔ ہڑتال کا جائزہ لینے کے دوران منان چوک پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے اہلسنت والجمات کے کارکنوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں خلیل احمد،ظہیر احمد اور شہزاد احمد شدید زخمی ہو گئے جنہیں فوری ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں خلیل احمد زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔واقعہ کے خلاف اہلسنت والجماعت کے رہنما اور کارکنوں نے سول ہسپتال کے سامنے احتجاج کر کے جناح روڈ پر ٹریفک معطل کر دی اور انتظامیہ کیخلاف نعرے بازی کی۔

(ہزار خان)

خواتین، بچوں، مذہبی اقلیتوں اور مزدوروں کے تحفظ پر زور

مردان پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے 12 جون 2014 کو ایگزیکٹو کلب مردان میں ضلعی سطح پر ایک آگہی نشست کا انعقاد کیا۔ جس کا مقصد شرکاء کو خواتین، بچوں، مذہبی اقلیتوں اور مزدوروں کے حقوق کے بارے میں آگاہی دینا تھی۔ رجسٹریشن کے بعد شرکاء نے اپنا تعارف کروایا، جن میں مختلف کمیونٹیوں، اور شناختوں کے لوگ شامل تھے۔ وکلاء، طلبہ، سیاسی کارکن، مزدور، سول سوسائٹی کے اراکین اور دیگر ہم خیال لوگ نشست میں شریک تھے۔ خواتین کی ایک کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

سول سوسائٹی میں خواتین، بچوں، مذہبی اقلیتوں اور مزدوروں کے حقوق کا شعور اجاگر کرنا اس آگہی نشست کا مقصد تھا۔

تقریب کا آغاز ایچ آر سی پی کے تعارف سے ہوا۔ جس کے بعد ایچ آر سی پی کے صوبائی کوآرڈی نیٹر شاہد اللہ جان نے کہا کہ اگر ہم ان تمام موضوعات پر الگ الگ بحث کریں تو ہر ایک کے لیے ایک پورا دن درکار ہے۔ لہٰذا ہم نے یہاں ایسے مقررین مدعو کیے ہیں جو ان موضوعات پر دسترس رکھتے ہیں اور اپنے لیکچرز کو بخوبی پیش کر سکتے ہیں۔ ہم شرکاء سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی کمیونٹی میں اس پیغام کو پھیلائیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے چاروں موضوعات پر مختصر تبادلہ خیال کیا۔ خواتین کے حقوق پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عورت کسی بھی معاشرے کا بنیادی ستون ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں گزشتہ کئی برسوں میں خواتین کے خلاف ایذا رسانی، صنفی امتیاز اور دہشت گردی کے واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 25 (1) کے مطابق ملک کے تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور یکساں قانونی تحفظ کے حقدار ہیں۔ اور آرٹیکل 25 (2) کے مطابق جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ جبکہ آرٹیکل 25 (3) یہ کہتا ہے کہ یہ شق حکومت کو کسی بھی حوالے سے منع نہیں کرتی کہ وہ عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے اقدامات کرے۔ شہری سے مراد مرد اور خواتین جبکہ مؤخر الذکر کے ساتھ کوئی صنفی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

ان تمام قوانین اور دساتیر کی موجودگی کے باوجود ہمارے معاشرے میں خواتین کے حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ عورت ابھی تک اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں حق وراثت سے محروم ہے۔ وہ اپنے بڑوں کے فیصلوں کے برعکس چلنے پر قتل ہوتی ہے اور گھریلو تشدد کا نشانہ بنتی ہے۔ ہمارے معاشرے نے عورت کی موجودگی یا اس کے حق اظہار اور حق فیصلہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ قائداعظم نے کہا تھا کہ کوئی قوم تب تک عظمت کی بلندی کو نہیں چھو سکتی جب تک اس کی عورت اس کے مرد کے ساتھ شانہ بشانہ نہ کھڑی ہو۔ ہم بری رسوم کا نشانہ بن چکے ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے کہ عورت کو قیدی بنا کر گھر کی چاردیواری میں بند کر دیا جائے۔ ہماری عورت جس ناگفتہ بہ حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے، اس سے کسی بھی عورت کو استثنا حاصل نہیں۔ بچوں کے حقوق پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ والدین کے بغیر رہنے والے اور یتیم بچے بہت زیادہ نظرانداز کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا تحفظ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ بچے گلیوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ گلیوں میں پروان چڑھنے والے بچوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ بچوں کے حقوق کے حوالے سے معلومات اور اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا کوئی نظام نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لیے کسی قسم کی قانون سازی نہیں ہو سکی، اور نہ ہی ان کے حالات میں بہتری آئی ہے۔ پاکستان میں پرائمری سطح کی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد انتہائی کم ہے۔ جس کی وجہ جسمانی سزائیں ہیں۔ بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی، چائلڈ لیبر، جنسی ہراسانی اور تعلیم سے محرومی، صحت، پیدائش کے اندراج میں غفلت، کم سنی کی شادی اور ان کے درست اعداد و شمار نہ رکھنے کی صورت میں ہو رہی ہے۔ بچوں کی فلاح کے لیے ہمیں ان کی تعلیم اور تحفظ کے لیے مزید بجٹ مختص کرنے کی ضرورت ہے۔ سی آر سی چارٹر اور بچوں کے تحفظ کے بین الاقوامی قوانین پر عملدرآمد کے لیے صوبائی کمیشن کو مزید اختیارات دینے کی ضرورت ہے۔ مذہبی اقلیتوں کے حقوق پر گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ معاشرے میں پر امن ماحول کا حصول اسی صورت میں ہی ممکن ہے جب سب افراد مساوی اور غیر امتیازی سلوک کے ساتھ باہم رہیں گے۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی دفعہ 2 کے مطابق اس منشور میں دیے گئے تمام انسانی حقوق، رنگ، نسل، جنس، قومیت، زبان، مذہب، سیاسی اور دیگر رائے رکھنے، معاشرتی بنیاد، جائیداد یا کسی اور حیثیت کے فرق کے بغیر تمام انسانوں کو حاصل ہیں۔ مزید برآں کسی سیاسی عملداری، بین الاقوامی حیثیت یا علاقہ جس سے یہ شخص رکھتا ہے، خواہ یہ آزاد غیر مختار یا کسی اور حکومت کے زیر اثر ہو، کے سوال کے بغیر یہ حقوق سب کو یکساں طور پر حاصل ہیں۔

ان تمام قوانین اور دساتیر کی موجودگی کے باوجود ہمارے معاشرے میں خواتین کے حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ عورت ابھی تک اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں حق وراثت سے محروم ہے۔ وہ اپنے بڑوں کے فیصلوں کے برعکس چلنے پر قتل ہوتی ہے اور گھریلو تشدد کا نشانہ بنتی ہے۔ ہمارے معاشرے نے عورت کی موجودگی یا اس کے حق اظہار اور حق فیصلہ کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ قائداعظم نے کہا تھا کہ کوئی قوم تب تک عظمت کی بلندی کو نہیں چھو سکتی جب تک اس کی عورت اس کے مرد کے ساتھ شانہ بشانہ نہ کھڑی ہو۔ ہم بری رسوم کا نشانہ بن چکے ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے کہ عورت کو قیدی بنا کر گھر کی چاردیواری میں بند کر دیا جائے۔ ہماری عورت جس ناگفتہ بہ حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہے، اس سے کسی بھی عورت کو استثنا حاصل نہیں۔ بچوں کے حقوق پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ والدین کے بغیر رہنے والے اور یتیم بچے بہت زیادہ نظرانداز کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا تحفظ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ بچے گلیوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ گلیوں میں پروان چڑھنے والے بچوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ بچوں کے حقوق کے حوالے سے معلومات اور اعداد و شمار اکٹھا کرنے کا کوئی نظام نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لیے کسی قسم کی قانون سازی نہیں ہو سکی، اور نہ ہی ان کے حالات میں بہتری آئی ہے۔

مزدوروں کے حقوق کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مزدور ہمارے معاشرے میں سب سے زیادہ نظرانداز کیا جانے والا طبقہ ہے۔ مزدور کے مسائل کو عموماً ذرائع ابلاغ میں بھی زیادہ اہمیت نہیں ملی۔ مزدور خود بھی غیر تعلیم یافتہ طبقہ ہونے کی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر پاتے، یا ان کی

خراب معاشی حالت کی وجہ سے بھی ان کے مسائل میں اضافہ ہورہا ہے۔ گزشتہ دہائی میں مزدوروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، جس کے متعلق درست اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں، اوراس کے بغیر مزدوروں کی خوشحالی ہمیشہ ایک مسئلہ بنی رہے گی۔ اسماعیل ہاشمی مینیجر ایڈووکیسی اینڈ گورننس نے کہا کہ ان چاروں طبقات کے حقوق کا مسئلہ اس وقت اہم ترین مسئلہ ہے۔ جس کے حل کے بغیر ہم ترقی یافتہ ملک کبھی نہیں بن سکتے۔ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے، اور امتیازی رویوں کی حوصلہ شکنی کیے بغیر ترقی کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں اور سوچیں کہ صرف خواتین کے بغیر ہماری روزمرہ کی زندگی کیسی ہوگی؟ عورت ہمارے معاشرے کا یکساں اوراہم ترین حصہ ہے۔ مرداورعورت دونوں ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہیں۔ اسی طرح اگر ہم اپنے دوستوں کی خوشی کا خیال رکھیں گے تو لامحالہ طور پر ہماری اپنی زندگی میں بھی خوشی آئے گی۔ اسی طرح خواتین کے ساتھ اچھا رویہ ہماری معاشرتی زندگی کی عمومی خوشگواری کا ضامن ہے کہ وہ ہماری معاشرتی زندگی کا اہم ترین حصہ ہیں۔ لہذا اس اہم ترین حصے کونظرانداز کر کے ہم کس طرح خوشی محسوس کر سکتے ہیں۔ بچوں کی بات کریں تو وہ ہمارا مستقبل ہیں۔ اگر ہماری قوم ان پڑھ، گنوار اور بیمار ہوگی تو ہم اپنے ملک کو کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ روشن مستقبل کے لیے پروان چڑھنے والی نسل کی تعلیم ازحد ضروری ہے۔ ہمیں والدین کوتشویش دلانی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ سول سوسائٹی اس مد میں درست مشاہدات اور اعداد وشمار کی بنیاد پر بچوں کے مسائل اوران کے حل کو اراکین پارلیمان کے سامنے پیش کرے، تو اس حوالے سے بہترین قانون سازی ہوسکتی ہے۔ ہمیں والدین کو یہ باور کرانا ہے کہ تعلیم قوم میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ ہمارے سامنے درپیش تمام موضوعات برابر اہمیت کے حامل ہیں۔ ہم اپنی مذہبی اقلیتوں کونظرانداز نہیں کرسکتے جو کہ ہمارے ملک کا بنیادی حصہ ہیں۔

مذہبی اقلیتوں کی اہمیت اس مثال سے واضح کی جاسکتی ہے کہ جیسے ایک مشین میں سے ایک پرزہ خراب ہو جائے تو ساری مشین خراب ہو جاتی ہے۔ اوراس کی کارکردگی رک جاتی ہے۔ ہم نے پاکستانی آئین میں بھی یہ لکھا تھا کہ پاکستان میں تمام مذہبی شناختوں کے افراد برابر کے شہری ہوں گے اور ہر شخص کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی ہوگی۔ ان موضوعات میں سے کسی ایک کو دوسرے پر مقدم نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ مزدوروں کے حقوق کا معاملہ بھی اتنا ہی اہم ہے جو کہ ہمارے معاشرے کا ایک اہم ستون ہیں۔ ہمارے کتنے کام ہیں جو مزدور کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ مزدوروں کے تعاون کے بغیر ہماری روزمرہ زندگی مفلوج ہوسکتی ہے۔ ایسے مسائل کا سدباب معاشرے کی برابری اوراس کے حقوق کی ضمانت میں مضمر ہے۔ میں ایک بار پھر یہ کہوں گا کہ سول سوسائٹی کواس حوالے سے بہتر رہنمائی اور مزدوروں کے مسائل اوران کے وسائل کے اعداد وشمار حاصل کرنے چاہئیں اوران اعداد وشمار کی بنیاد پر ان مسائل کے حل کو یقینی بنانا چاہیے۔ تقریب کے اہتمام پر شرکاء نے مذکورہ موضوعات کے متعلق اپنے مشاہدات اور سفارشات پیش کیں۔ جن میں انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ ان طبقات کے مسائل کے حل کے لیے انفرادی اوراجتماعی دونوں سطحوں پر کوششیں کی جانی چاہئیں۔ بعض شرکاء نے کہا کہ اگر ایسی نشستوں کا اہتمام کمیونٹی سطح پر کیا جائے تو ہمارے دوردراز کے علاقہ جات میں بھی شعور اور آگہی پیدا کی جاسکتی ہے۔ تمام شرکاء نے اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا کہ مذہبی اقلیتوں کا معاملہ خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔

(شاہداللہ جان)

کتنے ایوب دربدر ہوں گے؟

وقار مصطفیٰ

ایوب پیدا تو محمد ایوب ہوئے تھے مگر شہتوت کی چھڑی سے نہ پٹے ہوتے تو شاید آج دربدر نہ کہلاتے۔ پانچویں جماعت کے مانیٹر تھے استاد کے رویے پر احتجاج کیا، باز نہ آئے تو استاد کو سبق سکھانے کو عوامی غسل خانہ سے ان کے کپڑے اٹھالیے۔ صدر معلم سے استاد نے شکایت کی، ایوب کو ایسی مار پڑی کہ وہ دن ان کا سکول میں آخری دن ثابت ہوا۔ محنت مزدوری کرنے لگے۔ کبھی ریڑھی لگائی، کبھی بوٹ پالش کر لیے۔ والد نے پریس میں ملازم کروادیا۔ جب بھی صحافت کی آزادی کو خطرہ ہوا صحافیوں کے شانہ بشانہ سڑکوں پر نکلے۔ ایسے ہی احتجاج کے بعد ضیاء الحق کے دور میں 1978ء میں جیل میں ایسا تشدد ہوا کہ اثر آج تک نمایاں ہے۔ ذہن بھی زخم زخم ہے، روح بھی۔ جسم کا تو ذکر ہی کیا۔ تشدد کے خلاف عالمی دن، تشدد کا شکار ایسے ہی افراد سے یک جہتی کے لیے منایا جاتا ہے۔ کھیلتا کودتا بچپن سمٹے، شتابو میں مگن بچیوں پر گھرستی کی ذمہ داری آن پڑے، گھر آنگن جن کے دم سے بہاراں ہونا چاہیے خود خزاں رسیدہ ہوجائیں، حقوق کی نارسائی پر احتجاج کرنے والوں تک رسائی ممکن نہ رہے، جانکاری کے حق کے لیے لڑنے والوں کو جان کے لالے پڑ جائیں، خبر دینے والے خود خبر بن جائیں تو جانیے تشدد کارفرما ہے، جسمانی یا ذہنی۔ مگر اس کا کیا کیجئے کہ تشدد کو عمومی طور پر کچھ ایسی اہمیت نہیں دی جاتی۔ بچوں کو سکول یا مدرسہ میں داخل کرواتے وقت والدین یوں بے نیازی سے اساتذہ سے یہ کہہ کر چل دیتے ہیں کہ نہ پڑھے تو بے شک ہڈیاں توڑ دیں۔ اسی طرح گھریلو تشدد کو گھر کا مسئلہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ یوں بہیمانہ تشدد کی ایسی مثالیں سننے اور دیکھنے کو ملتی ہیں کہ اس معاشرہ کا حصہ ہونے پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ گھریلو تشدد میں مار پیٹ، زبردستی کی شادی، جسمانی اعضاء کاٹنا، خوراک کی عدم فراہمی، جنسی زیادتی اور بال مونڈ دینا جیسے جرائم شمار کئے جاتے ہیں۔ تشدد کی دیگر شکلوں میں ریاستی اور غیر ریاستی عناصر کا مشترکہ یا الگ الگ کسی فرد کو ایذ پہنچانا شامل ہے۔ پولیس کی حراست میں تشدد سے فرد اور ریاست کے سماجی معاہدہ کو شدید زک پہنچتی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ تشدد کے نتیجے میں جسمانی تکلیف تو کم مگر ذہنی کرب ایسا شدید کہ تشدد کے شکار فرد نے زندگی عذاب جان کر خودکشی میں عافیت جانی۔ ذہن کا قتل تو فرد کے قتل جیسا ہی ہے نا! انتظامی اقدامات یا قوانین اپنی جگہ، کیوں نہ معاشرہ ایسی سوچ اپنائے کہ تشدد کی توثیق نہ ہو، اسے انتہائی براعمل اور جرم جانا جائے۔ مثلاً اساتذہ میں یہ حساسیت بیدار کی جائے کہ غلطیوں پر بچوں کو روایتی طریقوں سے دی گئی ظالمانہ سزاؤں کے علاوہ بھی، ایسے انسانی طریقے ہیں کہ جن سے ان میں نظم وضبط پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح گھروں میں کئے جانے والے جسمانی تشدد سے نمٹا جائے۔ ریاستی عناصر کو تشدد سے پرہیز کی تعلیم دی جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ تشدد جمہوریت کی روش نہیں، آمریت کا چلن ہے۔ تشدد کا طویل مدتی نتیجہ عسکریت پسندی یا دہشت گردی سے بھی گھمبیر نکلتا ہے۔ پاکستان نے چار برس پہلے جون 2010ء میں اقوام متحدہ کے تشدد کے خلاف کنونشن کی توثیق کی مگر ابھی تک اس کے تحت مقامی طور پر ایسی کوئی قانون سازی نہیں کی گئی جسے تشدد کے خلاف موثر سمجھا جاسکے۔ پاکستان پینل کوڈ کی شق 332 کو تشدد مخالف قانون کے طور پر کافی جانا جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

اب تحفظ پاکستان آرڈیننس کی شکل میں ایک ایسا قانون لانے کی کوشش ہورہی ہے جس سے تشدد کے نئے راستے کھلنے کے خدشات شدید سے شدید تر ہوتے جارہے ہیں۔ یعنی نئے ایوب ''دربدر'' ہونے کو ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ)

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہدحق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق 20 مئی سے 24 جون تک کے دوران ملک بھر میں 212 افراد نے خودکشی کر لی۔ خودکشی کرنے والوں میں 77 خواتین شامل تھیں۔ 26 مئی سے 24 جون کے دوران 46 افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنھیں بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔ اقدام خودکشی کرنے والوں میں 19 خواتین شامل ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں 122 افراد نے گھریلو جھگڑوں ومسائل سے تنگ آکر اور 26 نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہو کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کے واقعات میں 122 نے زہر کھا/پی کر، 32 نے خود کو گولی مار کر اور 28 نے گلے میں پھندا ڈال کر جان دے دی۔ خودکشی اور اقدام خودکشی کے 258 واقعات میں سے صرف 17 واقعات کی ایف آئی آر درج ہوئی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
20 مئی	عذرا بی بی	خاتون	21 برس	-	-	-	پھندا ڈال کر	پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
20 مئی	حفیظاں بی بی	خاتون	-	-	-	-	خود کو گولی مار کر	38/14 ایل، کسووال	-	روزنامہ نئی بات
20 مئی	سلیم	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	خود کو گولی مار کر	گھمنڈ پور، بہاولپور	-	ایکسپریس ٹریبون
20 مئی	حافظ امتیاز	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 755 گ ب، سندیلیانوالی	-	روزنامہ جنگ
20 مئی	کاشف	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	رحمان پورہ، مریدکے	-	روزنامہ جنگ
20 مئی	ندیم	مرد	-	-	-	-	-	لودھراں	-	روزنامہ جنگ
20 مئی	-	خاتون	-	-	-	-	-	اوستہ محمد	-	روزنامہ جنگ
20 مئی	گل زری بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	علاقہ غالہ چرچوڑ، کاٹلنگ، مردان	درج	روزنامہ ایکسپریس
20 مئی	عرفان	مرد	24 برس	-	غیر شادی شدہ	-	زہر خورانی	محلّہ زرگراں، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ	درج	روزنامہ آج
21 مئی	حلیمہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	-	مالم جبہ، سوات	-	روزنامہ ڈان
21 مئی	میاں خیلہ	خاتون	-	-	-	ذہنی معذوری	دریا میں کود کر	مدین، سوات	-	روزنامہ ڈان
21 مئی	نعمان	مرد	-	-	-	ذہنی معذوری	خود کو آگ لگا کر	مظفر کالونی، اوکاڑہ	-	روزنامہ جنگ
21 مئی	صفیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	سراج، نورکوٹ	-	روزنامہ جنگ
21 مئی	عمران	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	امامیہ کالونی، فیروزوالا	-	روزنامہ جنگ
21 مئی	طارق	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	شرق پور	-	روزنامہ جنگ
21 مئی	م	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	دریا میں کود کر	بحری، سوات	درج	روزنامہ ایکسپریس
21 مئی	سلطان احمد	مرد	17 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	رتوڈیرو، لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
21 مئی	شازیہ بلوچ	خاتون	17 برس	-	-	-	زہر خورانی	جنگشاہی، ٹھٹھہ	-	روزنامہ کاوش
21 مئی	ارجن کولہی	مرد	30 برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	بجلی کے تار چھو کر	ٹنڈو محمد خان	-	روزنامہ کاوش
22 مئی	رخسانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	قائداعظم انڈسٹریل ایریا، لاہور	-	روزنامہ خبریں
22 مئی	آصف	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	بستی کندن لال، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
22 مئی	گلناز	خاتون	23 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	تھانہ منصور آباد، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
22 مئی	مبارک علی	مرد	-	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہو کر	خود کو گولی مار کر	2 بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
22 مئی	منور علی	مرد	17 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاجی کھاڑو	-	روزنامہ کاوش
22 مئی	گینو کولہی	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	ماتلی، ٹنڈو محمد خان	-	روزنامہ کاوش
23 مئی	شفیع محمد سہتو	مرد	58 برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	گوٹھ خان محمد سہتو، نوشہرو فیروز	-	روزنامہ کاوش
23 مئی	ریاض	مرد	30 برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈالکر	حالی روڈ، حیدرآباد	-	روزنامہ کاوش
24 مئی	منظور علی	مرد	12 برس	بچہ	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	میرپور بٹھورو، ٹھٹھہ	-	روزنامہ کاوش
24 مئی	علی حسن	مرد	18 برس	-	-	غربت سے دلبرداشتہ ہو کر	پھندا ڈال کر	پہاڑ پور، کوٹ سلطان	-	روزنامہ جنگ ملتان
25 مئی	طلحہ	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گاؤں ڈڈہرہ، تحصیل کبل، سوات	درج	روزنامہ ایکسپریس
27 مئی	مافیہ	خاتون	16 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	محلّہ رسولنگر، کامونکی	-	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27 مئی	ارشاد بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 203 ر ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27 مئی	مبشر	مرد	18 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	راؤ باغ، چنیوٹ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27 مئی	نبیل	مرد	22 برس	ـ	ـ	ـ	پھندا ڈال کر	سمبڑیال	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27 مئی	محفوظ علی	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	موضع مل باجوہ، نارووال	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27 مئی	ہمدان	مرد	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	رحیم یار خان	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27 مئی	اقرار حسین	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	زہرخورانی	موضع بھنگو، جھنگ	ـ	روزنامہ نئی بات
27 مئی	عظمیٰ	خاتون	13 برس	بچی	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	استقلال آباد، سرگودھا	ـ	روزنامہ نئی بات
27 مئی	لطیف	مرد	20 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شیرازی پارک، سرگودھا	ـ	روزنامہ نئی بات
27 مئی	قیصر اقبال	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	آدھی کوٹ	ـ	روزنامہ نئی بات
27 مئی	صباء	خاتون	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	مانگا منڈی	ـ	روزنامہ جنگ
27 مئی	محمد اقبال	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	67 جی بی، امین پور بنگلہ	ـ	روزنامہ جنگ
27 مئی	منظور احمد	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کٹھیالہ شیخاں	ـ	روزنامہ جنگ
27 مئی	محمد سعید	مرد	18 برس	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	زہرخورانی	چک نمبر 37 ر ب، ستیانہ	ـ	روزنامہ جنگ
27 مئی	م	خاتون	18 برس	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ رسول نگر، کاموکی	ـ	روزنامہ جنگ
28 مئی	محمد عمران	مرد	17 برس	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	برکی، لاہور	ـ	روزنامہ نیوز
28 مئی	ـ	خاتون	45 برس	ـ	شادی شدہ	ـ	پھندا ڈال کر	کہاوڑ کلاں، بھکر	ـ	روزنامہ نئی بات
28 مئی	صفدر کامران	مرد	27 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گلاب گڑھ، سمبڑیال	ـ	روزنامہ نئی بات
28 مئی	محمد آصف	مرد	15 برس	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	جوہر آباد	ـ	روزنامہ جنگ
29 مئی	طاہرہ بی بی	خاتون	20 برس	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	رچانہ	ـ	روزنامہ خبریں
30 مئی	ناصر	مرد	32 برس	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	شیر گڑھ، اوکاڑہ	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	محمد اکرم	مرد	24 برس	ـ	ـ	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	464 گ ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	محمد نواز	مرد	27 برس	ـ	ـ	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	216 ر ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	مدیحہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ قادر آباد، مانانوالہ	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	ـ	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	رشتہ کے تنازعہ پر	زہرخورانی	ملکوال	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	ثمینہ	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	گوجرانوالہ	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	راشد	مرد	25 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گجرات	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	اعجاز	مرد	45 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ہیڈ فقیریاں، گجرات	ـ	روزنامہ جنگ
30 مئی	ناہید کوثر	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 63/4 آر، پاکپتن	ـ	روزنامہ نئی بات
30 مئی	نادیہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 63/4 آر، پاکپتن	ـ	روزنامہ نئی بات
30 مئی	ثناء	خاتون	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	منگنی ٹوٹنے پر دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک 108/9 ایل، پاکپتن	ـ	روزنامہ نئی بات
30 مئی	امیر	مرد	12 برس	بچہ	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	ساہیوال	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	شاہد امین	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	افسر کے رویہ سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	گلشن راوی، لاہور	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	شبیر	مرد	18 برس	ـ	غیر شادی شدہ	محبت میں ناکامی	زہرخورانی	چک 92 گ ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	عابدہ پروین	خاتون	30 برس	ـ	شادی شدہ	ـ	ٹرین تلے کود کر	محلّہ بخش پارک، ٹوبہ ٹیک سنگھ	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	مشتاق	مرد	19 برس	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	محلّہ چندانوالہ، جھنگ	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	زبیر	مرد	20 برس	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کاموکی	ـ	روزنامہ نئی بات
31 مئی	حمیرا	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	508 گ ب، ماموں کانجن	ـ	روزنامہ جنگ
31 مئی	علی	مرد	22 برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	سمن آباد، جھنگ	ـ	روزنامہ جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
31مئی	چاند	مرد	18برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ خیرت پورہ، سمبڑیال	-	روزنامہ جنگ
31مئی	محمد زبیر	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	ٹرین تلے کودکر	مریدکے	-	روزنامہ جنگ
31مئی	اسحاق	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	ٹرین تلے کودکر	مریدکے	-	روزنامہ جنگ
31مئی	آمنہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	بیٹ چھین والا، ڈیرہ غازی خان	-	روزنامہ دنیا
31مئی	شریفاں بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	پیرمحل	-	روزنامہ جنگ
31مئی	سکینہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	148/9ایل، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
31مئی	احمد حیات	مرد	18برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	چک 568 گ ب، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
31مئی	محمد حنیف	مرد	80برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	رضاآباد	-	روزنامہ جنگ
31مئی	عطاءاللہ	مرد	16برس	-	غیرشادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	پھندا ڈال کر	سکول کورونہ عمرزئی، چارسدہ	درج	روزنامہ ایکسپریس
یکم جون	شاہ زیب	مرد	18برس	-	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	بمباں والا، شیخوپورہ	-	روزنامہ نئی بات
یکم جون	عتیق	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بشیر کالونی، سرگودھا	-	روزنامہ نئی بات
یکم جون	ظفر آرام	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	جوئے شاہ روڈ، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
یکم جون	محمد حنیف	مرد	20برس	-	غیرشادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	بورے والا	-	روزنامہ نوائے وقت
2جون	نعمان	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	گاؤں 44 جنوبی، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
2جون	ذیشان	مرد	23برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	سبزہ زار، لاہور	-	روزنامہ جنگ
2جون	محبوب	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	حیات آباد، بھلوال	-	روزنامہ جنگ
2جون	سعدیہ	خاتون	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	نہر میں کودکر	میاں چنوں	-	روزنامہ جنگ
2جون	زبیر	مرد	25برس	-	-	گھریلو جھگڑا	-	علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
2جون	قدرت اللہ	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ کلیانوالہ، کندیاں	-	روزنامہ جنگ
2جون	روبینہ	خاتون	30برس	-	شادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	گلشن شفیع، راولپنڈی	-	روزنامہ نیوز
2جون	احسن	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	سانده، لاہور	-	روزنامہ ایکسپریس
2جون	بلال	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مریدکے	-	روزنامہ ایکسپریس
2جون	عنایت اللہ	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	پوردل آباد، پارہوتی، مردان	درج	روزنامہ آج
2جون	ارشاد علی	مرد	17برس	-	غیرشادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکو گولی مارکر	گاؤں خویشگی، چارسدہ	درج	روزنامہ آج
3جون	مستی خان	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	گاؤں چکی والا، حافظ آباد	-	روزنامہ نئی بات
3جون	شہناز	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سرگودھا	-	روزنامہ نئی بات
3جون	محبوب	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	نورحیات کالونی، بھلوال	-	روزنامہ نئی بات
3جون	فہد	مرد	18برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 241 گ ب، گوجرہ	-	روزنامہ نئی بات
3جون	صباء	خاتون	19برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	تھانہ ستیانہ، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
3جون	ارشاد بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 520 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	روزنامہ نوائے وقت
4جون	-	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈھاکے، فیروزوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
4جون	ثمینہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 275 رب، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
4جون	احتشام	مرد	36برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جڑانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
4جون	ارم صدیق	خاتون	28برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	راناٹاؤن، سیالکوٹ	-	روزنامہ نوائے وقت
4جون	رضوانہ اکمل	خاتون	19برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 110 رب، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
4جون	اظہر اقبال	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	پھالیہ	-	روزنامہ جنگ
5جون	امین	مرد	21برس	-	غیرشادی شدہ	شادی میں تاخیر ہونے پر	زہرخورانی	ڈھڈی والا، جڑانوالہ	-	روزنامہ جنگ
5جون	عبدالغفار	مرد	22برس	-	-	-	پھندا ڈال کر	چک 44 بی، ساہوکا	-	روزنامہ نئی بات

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
5جون	غلام شبیر	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	ٹرین تلے کودکر	34/10 آر، خانیوال	ـ	روزنامہ نئی بات
6جون	جبار	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	مالی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شاہدرہ، لاہور	ـ	روزنامہنیوز
6جون	عائشہ	خاتون	19برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	وارث پورہ، فیصل آباد۔	ـ	روزنامہ نئی بات
6جون	سیف الرحمان	مرد	23برس	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک70 ج ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
6جون	حبیب الرحمان	مرد	27برس	ـ	ـ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	238 گ ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
7جون	محمد اشتیاق	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ لوہان خیل، کمرمشانی	ـ	روزنامہ جنگ
7جون	محمد رمضان	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گاؤں رسالور، امین پورسنگھ	ـ	روزنامہ جنگ
7جون	مصباح	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک نمبر1، امین پور بنگلہ	ـ	جنگ روزنامہ
8جون	رخسانہ	خاتون	ـ	ـ	ـ	انصاف نہ ملنے پر	زہرخزرانی	سرگودھا	ـ	روزنامہ نوائے وقت
8جون	محمد اکمل	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	سرائے سدھ	ـ	روزنامہ جنگ
8جون	رفیق	مرد	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گجرات	ـ	روزنامہ جنگ
8جون	امتیاز	مرد	18برس	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	زہرخورانی	گاؤں ترناب چینہ، چارسدہ	درج	روزنامہ ایکسپریس
9جون	رضیہ	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	70 ر ب، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
9جون	شہباز	مرد	20برس	ـ	غیرشادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	بکرمنڈی، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نئی بات
9جون	مہدی	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کودکر	جانوی چک، منڈی بہاؤالدین	ـ	روزنامہ نئی بات
9جون	ک	خاتونا	ـ	ـ	ـ	ـ	خودکو گولی مارکر	ڈیرہ لکانوالہ، کوٹ مومن	ـ	روزنامہ نئی بات
9جون	شفاء اللہ	مرد	ـ	ـ	ـ	ذہنی معذوری	خودکو آگ لگاکر	جنڈانوالہ	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	شہباز اسلم	مرد	ـ	ـ	ـ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	پھندا ڈال کر	لیاقت آباد، فیصل آباد	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	ذوالفقار	مرد	ـ	ـ	ـ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکو گولی مارکر	محلہ کالوپورہ، گجرات	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	زینت بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک111 ای بی، ساہیوال	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	محمد سلیم	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک111 ای بی، ساہیوال	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	ثمینہ	خاتون	22برس	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	گاؤں کھوجیانوالی، کنجاہ	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	رضا	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	بھوآنہ	ـ	روزنامہ جنگ
9جون	عاجرہ	خاتون	17برس	ـ	غیرشادی شدہ	ذہنی معذوری	دریا میں کودکر	گاؤں بحرین، سوات	درج	روزنامہ آج
9جون	م	خاتون	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	زہرخورانی	کوٹ کلے، تخت بھائی، مردان	درج	روزنامہ ایکسپریس
11جون	ـ	خاتون	18برس	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بہاولپور	ـ	ایکسپریس ٹریبون
11جون	رانی بی بی	حاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چنیوٹ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	رمشاء	خاتون	18برس	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک223، جڑانوالہ، فیصل آباد	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	کاشف	مرد	ـ	ـ	ـ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	جہاں، جڑانوالہ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	عاطف	مرد	ـ	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	نئی آبادگرڈ سٹیشن، ظفروال	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	اعجاز	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	محلہ اسلام کالونی، پاکپتن	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	شاہد	مرد	19برس	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	چک323 اسلام پورہ، ساہوکا	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	مہند خان	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	بھیرہ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	عصمت بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	محلہ پیر کالے شاہ، حافظ آباد	ـ	روزنامہ نوائے وقت
11جون	غلام علی	مرد	ـ	ـ	ـ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	راجن پور	ـ	روزنامہ جنگ
11جون	ر	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	زہرخورانی	کوٹ کلے، تخت بھائی، مردان	درج	روزنامہ ایکسپریس
11جون	میر مرتضی	مرد	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	ذہنی معذوری	خودکو آگ لگاکر	لاڑکانہ	ـ	لالہ عبدالحلیم
11جون	کامران علی	مرد	ـ	ـ	غیرشادی شدہ		خودکو گولی مارکر	مورو	ـ	لالہ عبدالحلیم
12جون	عامر ملک	مرد	20برس	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	زہرخورانی	گھوٹکی	ـ	لالہ عبدالحلیم
12جون	نذیراں	خاتون	ـ	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کودکر	27 جی ڈی، اوکاڑہ	ـ	روزنامہ نئی بات

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
12جون	-	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکو آگ لگا کر	بہاولپور	-	ایکسپریس ٹریبون
12جون	مریم	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	ملتان روڈ، لاہور	-	روزنامہ ڈیلی ٹائمز
13جون	-	مرد	22برس	-	-	-	-	یوسف آباد، بہاولپور	-	ایکسپریس ٹریبون
13جون	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	کہروڑلال، بہاولپور	-	ایکسپریس ٹریبون
14جون	عامر شفیق	مرد	22برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	مرضی پورہ، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
14جون	فرہاد علی	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	-	44ج ب، سمندری، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
14جون	صفیہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گجرپورہ، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
14جون	سعید	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 86ج ب، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
15جون	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکو گولی مار کر	کوٹ اسماعیل، چنیوٹ	-	روزنامہ نوائے وقت
15جون	سرفراز	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکو آگ لگا کر	گاؤں وریہ، ننکانہ	-	روزنامہ دنیا
16جون	وقاص	مرد	21برس	-	غیر شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	دستگیر کالونی، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
16جون	سلمان طارق	مرد	45برس	-	شادی شدہ	-	خودکو آگ لگا کر	مصطفی ٹاؤن، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
16جون	-	خاتون	15برس	-	غیر شادی شدہ	-	زہر خورانی	بنی شاہ، بھٹوال	-	روزنامہ نوائے وقت
16جون	سعید	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	دھاڑیوال، گوجرانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
16جون	ثریا بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	لطیف پورہ، قصور	-	روزنامہ نوائے وقت
16جون	ساجد	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	پنڈی بھٹیاں	-	روزنامہ نئی بات
16جون	آس محمد	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	رام پور، ستراہ، ڈسکہ	-	روزنامہ جنگ
16جون	محمد متین	مرد	19برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک بساؤ، سمبڑیال	-	روزنامہ جنگ
16جون	گلشن بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گاؤں پنیالہ، ڈی آئی خان	درج	روزنامہ ایکسپریس
17جون	اللہ دتہ	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	خانیوال	-	روزنامہ نئی بات
18جون	مدیحہ	خاتون	22برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 229ر ب، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون
19جون	فاروق	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	خودکو گولی مار کر	مردان	-	روزنامہ نوائے وقت
19جون	شازیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
19جون	شکیلہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کوٹ رادھا کشن	-	ایکسپریس ٹریبون
19جون	محمد اسلم	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	چکوئی، قصور	-	روزنامہ خبریں
19جون	نوید	مرد	20برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	تاج کالونی، فیصل آباد	-	روزنامہ خبریں
19جون	کاشف	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شیخوپورہ	-	روزنامہ نئی بات
19جون	رؤف	مرد	25برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
19جون	ذیشان	مرد	20برس	-	-	-	ٹرین تلے کود کر	گوجرہ	-	روزنامہ نئی بات
19جون	ریاض	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	بھاگٹانوالہ	-	روزنامہ نئی بات
19جون	حافظ سعید	مرد	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	کاموکی	-	روزنامہ نئی بات
19جون	ث	خاتون	17برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ڈسکہ	-	روزنامہ نئی بات
19جون	عدنان	مرد	15برس	-	غیر شادی شدہ	-	خودکو گولی مار کر	کوٹکے، دیربالا	درج	روزنامہ آج
19جون	نور حسن	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	چک 173، جھنگ	-	روزنامہ جنگ
20جون	کاشف	مرد	32برس	-	-	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	زہر خزرانی	فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	رافیعہ	خاتون	35برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	مرضی پورہ، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	صائمہ	خاتون	25برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 283ج ب، گوجرہ	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	پ	خاتون	18برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	پنڈی بھٹیاں	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	زینب	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	رینالہ خورد	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	عمران	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	شاہ پور، سرگودھا	-	روزنامہ نئی بات

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
20جون	ثمینہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کٹھہ سکھراں، خوشاب	-	روزنامہ نئی بات
20جون	سلیم	مرد	23برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	میاں چنوں	-	روزنامہ جنگ
20جون	عرفان	مرد	-	-	-	ذہنی معذوری	ٹرین تلے کود کر	میاں چنوں	-	روزنامہ جنگ
20جون	تحصیل شاہ	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	قصبہ نورشاہ، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
20جون	راشد	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ریلوے سٹیشن، ہڑپہ	-	روزنامہ جنگ
20جون	شاہد	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	گجرات	-	روزنامہ جنگ
20جون	واجد علی	مرد	-	-	شادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	بختیارآبادی پیپلز ملز، چارسدہ	درج	روزنامہ آج
21جون	منیراں بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	قصور	-	روزنامہ جنگ
21جون	عابدہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	پھندا ڈال کر	سادھوکے	-	روزنامہ نوائے وقت
22جون	عظمیٰ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ رضاآباد، سانگلہ ہل	-	جنگ
22جون	ر	خاتون	16برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	منڈی بہاؤالدین	-	جنگ
22جون	مسرت بی بی	خاتون	23برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	موضع کوٹ بہادر، شاہ جیونہ	درج	جنگ
22جون	عمران	مرد	22برس	-	-	-	زہرخورانی	لودھراں	-	جنگ
23جون	ارسلان	مرد	19برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک 443 گ ب، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹربیون
23جون	شاہد عمران	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گاؤں کولوتارڑ، حافظ آباد	-	نئی بات
23جون	محمد ممتاز	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جوہرآباد	-	نئی بات
23جون	ثمینہ	خاتون	30برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	مظفرگڑھ	-	خبریں
23جون	سونیا	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	بستی سراجیہ، خانیوال	-	خبریں
23جون	ارم بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک 197 مراد، حاصل پور	-	خبریں
23جون	عبدالرحمان	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	حاصل پور	-	خبریں
23جون	عمران	مرد	15برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	سیالکوٹ	-	نوائے وقت
23جون	لال	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	مظفرگڑھ	-	نوائے وقت
23جون	علی اختر	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شادیوال، گجرات	-	جنگ
24جون	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مدینہ کالونی، ساہیوال	-	ایکسپریس ٹربیون
24جون	فیصل منشاء	مرد	18برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	میاں پنڈ، فیصل آباد	-	نئی بات
24جون	الیاس	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک 188 رب، فیصل آباد	-	نئی بات

اقدام خودکشی

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27مئی	ذوالفقار	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بنی پور، پیراں، ننکانہ	-	روزنامہ دنیا
27مئی	خادم	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	مانگا منڈی	-	روزنامہ جنگ
29مئی	آصف علی شاہ	مرد	22برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سوبھوڈیرو، خیرپورمیرس، سندھ	-	روزنامہ کاوش
29مئی	آصف چانڈیو	مرد	35برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سندھ	-	روزنامہ کاوش
30مئی	افشاں	خاتون	-	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مغل پورہ، لاہور	-	روزنامہ خبریں
30مئی	شوکت	مرد	-	-	شادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	کاہنہ، لاہور	-	روزنامہ خبریں
30مئی	سکینہ	خاتون	-	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	چک 92/6 آر، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
30مئی	فوزیہ	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چک ورسیس، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
30مئی	ثریا	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ فریدنگر، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
31 مئی	محلہ اسحاق	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ننکانہ	-	روزنامہ دنیا
31 مئی	ہدایت اللہ	مرد	30برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خیرپورمیرس، سندھ	-	روزنامہ کاوش
یکم جون	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہرخورانی	-	درج	روزنامہ ایکسپریس
2جون	رضیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	موضع لنڈے شریف، کاموکی	-	روزنامہ خبریں
5جون	شکر بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کوئٹہ	درج	روزنامہ انتخاب
5جون	سانول پتافی	مرد	22برس	-	-	-	زہرخورانی	دادلغاری، گھوٹکی، سندھ	-	روزنامہ کوشش
7جون	یاسین پیرزادہ	مرد	35برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پیرزادہ محلہ نوشہروفیروز، سندھ	-	روزنامہ کوشش
7جون	ببلی	خاتون	32برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کلہوڑا اسٹیشن، نوشہروفیروز، سندھ	-	روزنامہ کوشش
9جون	صفیہ بی بی	خاتون	36برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	بلیڈ مارکر	چمن شاہ روڈ، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
9جون	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سیالکوٹ	-	روزنامہ جنگ
9جون	فداحسین	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک ڈواں، ننکانہ	-	روزنامہ جنگ
10جون	صفیہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لٹن روڈ، لاہور	-	روزنامہ نئی بات
10جون	رحمان	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لیاقت آباد، لاہور	-	روزنامہ نئی بات
13جون	نصرت بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	لوہارمحلہ، لاڑکانہ	-	روزنامہ کراچی ڈان
13جون	عرفان	مرد	-	-	-	مالی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شفیق آباد، لاہور	-	روزنامہ خبریں
15جون	پروین بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گجرپورہ، لاہور	-	روزنامہ جنگ
15جون	عدیل	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مصری شاہ، لاہور	-	روزنامہ جنگ
15جون	عمرانہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کاموکی	-	روزنامہ جنگ
15جون	نائلہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ٹبہ محمد نگر، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
15جون	عابد حسین	مرد	40برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
16جون	عمران	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکوآگ لگاکر	بھرپور، قصور	-	روزنامہ دنیا
16جون	علی	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	منان ٹاؤن، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
16جون	کنیز بی بی	خاتون	-	-	-	-	زہرخورانی	سدھار، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
16جون	ضیاءالرحمان	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	سمن آباد، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
17جون	فوزیہ	خاتون	-	-	-	-	خودکوآگ لگاکر	پنجاب اسمبلی، لاہور	-	روزنامہ خبریں
17جون	شازیہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شفیق آباد، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
17جون	زبیر	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	برکی، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
17جون	عمران شہزاد	مرد	-	-	شادی شدہ	-	خودکوآگ لگاکر	گوجرانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
18جون	عرفان	مرد	24برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 229رب، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون
18جون	افضل احمد	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیروزوالہ	-	روزنامہ جنگ
18جون	عمران شاہ	مرد	30برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	علی پورچٹھہ، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
20جون	خلیل	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	-	اسلام پورہ، جڑانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	فاروق	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	-	جمیل آباد، جڑانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
20جون	راشد	مرد	25برس	-	-	جناح ہسپتال، لاہور	-	-	-	روزنامہ نئی بات
20جون	صائمہ کلہوڑو	خاتون	25برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خیرپورمیرس، سندھ	-	روزنامہ کاوش
23جون	اعجاز کانڈھڑو	مرد	25برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	-	خیرپورمیرس، سندھ	-	روزنامہ کوشش
24جون	صائمہ بروہی	خاتون	16برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مدیجی، شکارپور، سندھ	-	روزنامہ کوشش

تین افراد کو قتل کر دیا

کوئٹہ 22 جون کو کوئٹہ کے علاقے کلی الماس میں رہائش پذیر نور محمد اس کی بیوی اور بچے کو قتل کر دیا گیا۔ ایس پی صدر سرکل محمود احمد نوتیزئی کے مطابق مقتولین سبی آئے تھے نور محمد نے پسند کی شادی کی تھی اور 20 روز قبل وہ نواں کلی الماس میں کرائے کے مکان میں ڈھائی سالہ بچے چھٹہ خان کیساتھ زندگی گزار رہا تھا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب نور محمد اس کی اہلیہ الفت بی بی اور کمسن چھٹا خان کو نامعلوم افراد نے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ نور محمد نے چار سال قبل پسند کی شادی کی تھی اور اس کا تعلق بولان کے علاقے حاجی شہر سے تھا۔ پولیس نے لاشیں ہسپتال منتقل کر کے ضروری کارروائی کے بعد میتیں آبائی علاقے حاجی شہر روانہ کر دیں۔ زرغون آباد پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دیں۔ مقتول نور محمد کے بھائی نے بتایا کہ میرے بھائی نے چار سال قبل شادی کی تھی اور وہ کچھ عرصہ سے روپوش تھے ان کا تین سالہ بیٹا بھی تھا وہ کچھ سال کراچی میں رہے ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ زرغون آباد میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ لڑکی کے بھائی نے اس کے بھائی، بھابھی اور بھتیجے کا گلا دبا کر قتل کر دیا۔

(ہزار خان)

ہر سال ہزاروں افراد پولیس تشدد کا شکار ہوتے ہیں

چنیوٹ تشدد کے خلاف عالمی دن کے حوالے سے 26 جون کو چنیوٹ میں اینٹی ٹارچر الائنس کے زیر اہتمام ایک ریلی نکالی گئی جو ڈی پی او اور ڈی سی او کے دفاتر سے ہوتی ہوئی پریس کلب پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت نیشن ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر اور چنیوٹ میں ایچ آر سی پی کے کوآرڈینیٹر سیف علی خان نے کی۔ سیف علی خان نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ہر سال ہزاروں افراد پولیس حراست کے دوران تشدد کا شکار ہوتے ہیں۔ ملک میں اس وقت تقریباً تیرہ سو تھانے ہیں جن میں سے اکثر تھانوں میں روزانہ کسی کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستان میں ہر روز ایک ہزار سے زیادہ افراد پولیس تشدد کا شکار ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثر کیس میڈیا میں رپورٹ نہیں ہوتے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تشدد کا شکار لوگ پولیس کے خلاف بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود اس وقت ملک میں تشدد کا شکار ہونے والے افراد کے حقوق کے تحفظ کا کوئی قانون موجود نہیں اور نہ ہی ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے مناسب سطح پر آواز اٹھائی جاتی ہے۔ اس موقع پر تشدد کا شکار ہونے والے افراد کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر شمعیں روشن کی گئیں۔ اس موقع پر اینٹی ٹارچر الائنس کے رہنماؤں بشارت حسین عاربی ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کا کام جرائم کی روک تھام ہے اور مجرموں کو قانون کے کٹہرے میں لانا ہے، نہ کہ خود سزائیں دینا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں پولیس ملزمان کے ساتھ نہایت غیر انسانی رویہ اختیار کرتی ہے جس کی قانون اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا ہمارا آئین شہریوں کے وقار کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ پولیس کی حراست میں افراد پر ٹارچر نہیں ہونا چاہیے۔ مگر ایسی کوئی شق موجود نہیں جو ٹارچر کو جرم قرار دیتے ہوئے پولیس کو ٹارچر کرنے سے سختی سے روکتی ہو اور ٹارچر کرنے والے سرکاری افسران کے لیے سزا تجویز کرتی ہو۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے ٹارچر اور غیر انسانی سزاؤں کے خلاف عالمی کنونشن UNCAT کے مطابق جامع قانون سازی کرے اور ٹارچر کو جرم قرار دیا جائے۔ ٹارچر سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے نفسیاتی اور قانونی مدد کے ساتھ ساتھ مالی معاوضہ بھی ادا کیا جائے۔ انہوں نے تحفظ پاکستان آرڈیننس پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق پر شب خون مارنے سے باز رہے۔ ریلی میں درجنوں افراد کے علاوہ بشارت حسین، عاربی ایڈووکیٹ، رانا عارف حسین، شیخ غلام محمد، محمد یار خان، مظہر عباس خان، ملک اکبر امیر ایڈووکیٹ، ولایت بی بی، اور زوبی مختار بھی موجود تھے۔

(سیف علی)

انسانی اسمگلروں کی حراست سے رہائی

28 مئی کو انسانی سمگلنگ کے گروہ کی قید سے دو مغوی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جن کے نام عبیداللہ اور ندیم ہیں۔ اور ان کی عمریں 18 سے 20 برس کے درمیان ہیں۔ رہائی پانے والے مغویان نے ایچ آر سی پی کے ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیٹر کو بتایا کہ دو ماہ قبل انہیں ایران میں ملازمت کا جھانسہ دے کر ان سے 25,000 روپے لے کر انہیں ایران بارڈر کے قریب چھوڑ دیا گیا۔ وہ ایران میں داخل ہو گئے، انہوں نے وہاں دو ماہ تک محنت مزدوری کی مگر بعد ازاں ایرانی حکام نے انہیں غیر قانونی طور پر ایران داخل ہونے کے الزام میں گرفتار کر کے پاک ایران بارڈر پر پاکستان واپس بھیج دیا۔ انسانی اسمگلنگ کے بین الصوبائی گروہ نے انہیں اپنی حراست میں لے کر نوشکی میں ایک مکان میں بند کر دیا۔ ان کے ساتھ چار اور نوجوان کمرے میں بند تھے۔ انسانی سمگلران کے رشتہ داروں سے ان کی رہائی کے بدلے میں دو لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کرتے رہے اور انہیں تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ آٹھ دن تک وہ مکان میں بند رہے۔ تاہم 28 مئی کو موقع پا کر وہ کمرے کے روشن دان سے فرار ہو گئے اور پولیس کے پاس پہنچے۔ ڈپٹی کمشنر نصیر احمد ناصر اور ڈی پی او نذر جان نے ان کی درخواست پر عملدرآمد کرتے ہوئے ملزموں کے خلاف قانونی کارروائی کی اور ان کی نشاندہی پر اس مکان پر چھاپہ مار کر انسانی اسمگلنگ کے گروہ کے تین افراد کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ ملزمان نے کمرے میں بند دیگر چار افراد کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا۔ مغویوں کا تعلق کراچی کی بنگالی برادری سے بتایا جاتا ہے۔ تفتان بارڈر کے راستے بڑے پیمانے پر پاکستان سے انسانی اسمگلنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ صوبہ پنجاب، سکردو اور دیگر مختلف علاقوں کے بے روزگار افراد کو یورپ اور دیگر ممالک میں ملازمت کا جھانسہ دے کر ان سے لاکھوں روپے بٹورے جاتے ہیں اور بعد ازاں انہیں ذلت آمیز طریقے سے پاک۔ ایران بارڈر پر لے جا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(نامہ نگار)

بی ایس او آزاد کے چیئرمین کی بازیابی کے لئے علامتی بھوک ہڑتال

تربت بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد کے مرکزی چیئرمین زاہد بلوچ کے اغوائیگی کے خلاف بی ایس او آزاد تمپ زون کے زیر اہتمام 10 جون سے تمپ میں علامتی بھوک ہڑتالی کیمپ لگایا گیا ہے جس میں بی ایس او آزاد کے خواتین اور مرد کارکنان بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیمپ میں سیاسی کارکنوں کے علاوہ ہر روز مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد اظہار یکجہتی کے طور پر شرکت کر رہے ہیں۔ کیمپ کے ترجمان نے ایچ آر سی پی، ایشین ہیومن رائٹس کمیشن، اقوام متحدہ سمیت انسانی حقوق کے اداروں سے چیئرمین زاہد بلوچ کی باحفاظت بازیابی ممکن بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

(اسداللہ بلوچ)

بے حسی کے خطرات

آئی۔اے۔رحمٰن

مصیبت زدہ شہریوں کی حالت زار سے اغماض برتنے کی روز افزوں شکایات میں کمی کرنے اور ان کے ازالے میں اگر حکومت ناکام ہو گئی تو اسے انتہائی تکلیف دہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کراچی ائیر پورٹ پر دہشت گردوں کے حملے نے پوری قوم کو چوبیس گھنٹے سے بھی زیادہ عرصے تک سولی پر لٹکائے رکھا۔ اگرچہ حملہ آوروں کے مارے جانے کے اعلان کے بعد فوج کے سپیشل یونٹوں، رینجرز اور ائیر پورٹ سکیورٹی فورس کو صحیح طور پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تاہم کولڈ سٹوریج میں پھنسے ہوئے لوگوں کی موت کے ناقابل برداشت نقصان نے ان تمام لوگوں کو بے حد ذہنی اذیت میں مبتلا رکھا جو ریسکیو آپریشن میں تاخیر کو بے بسی سے دیکھتے رہے۔ اس واقعہ کے ختم ہونے کے گھنٹوں بعد ایسے لگتا تھا کہ سندھ کے بظاہر بے اختیار وزیر اعلیٰ کے علاوہ صرف فوج تھی جو اپنے فرائض انجام دے رہی تھی۔ ہر چند منٹ بعد ٹی وی چینل اعلان کرتے رہے کہ آرمی چیف نے اس مسئلہ کا نوٹس لے لیا ہے۔

آفت کی ایسی گھڑیوں میں لوگ اپنے حکومتی سربراہ کو سر گرم دیکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں لوگ اس کے منہ سے حملے کا شکار ہونے والوں کو بچانے کے عزم اور حملے کے متاثرین کے لئے ہمدردی کے بول سننا چاہتے ہیں۔ دنیا بھر کی ذمہ دار حکومتوں کے سربراہ اس قسم کے چھوٹے یا بڑے حادثوں میں یہی کچھ کرتے ہیں۔ یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ وزیر اعظم کی ہر رہائش گاہ پر ٹی وی سٹوڈیو قائم کر دیئے جائیں تاکہ جب لوگ اسے سننا چاہیں تو وہ لوگوں سے مخاطب ہو سکے۔ شدید ہنگامی صورت حال میں اس کا لوگوں سے مخاطب نہ ہونا اس کی اپنی قوم سے بے التفاتی تصور کی جا سکتی ہے۔

جیو ٹی وی چینل کے تنازع میں حکومت کے رویہ نے حکومتی بے حسی کے خطرات کو آشکار کر دیا ہے۔ اگر کسی انٹیلی جنس ایجنسی کے ساتھ کچھ غلط کیا گیا تو کیا یہ اتنا بڑا جرم تھا جس کا ارتکاب صرف جیو کی انتظامیہ نے کیا تھا؟ پیمرا نے اس کو نشر ہونے سے کیوں نہ روکا؟ ایک غیر معمولی طویل عرصے تک پیمرا کے چیئرمین کی اسامی خالی رکھنے کا کون ذمہ دار تھا؟ کیا قائم مقام چیئرمین کی عجلت میں کی گئی تقرری کا مقصد محض اس بحران کو روکنا تھا؟ کیا یہ شخص ایمانداری کی شہرت رکھنے والا قابل ترین ماہر ہے جس کو میڈیا، کاروبار، انتظامی امور، مالیات، معاشیات اور قانونی امور پر مکمل عبور اور وسیع تجربہ حاصل ہے؟

قائم مقام چیئرمین کی تعیناتی کے چند گھنٹوں کے اندر پیمرا نے وزارت دفاع کی شکائت پر اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔ بظاہر شکایت کنندہ کو دائرے کے اندر رکھنے کی ضرورت پر توجہ نہیں دی گئی اور ہمیں وزیر دفاع شاکی نظر آئے جیسے انہیں بین الحکومتی مشاورت سے باہر رکھا گیا ہو۔ نتیجتاً معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا اور یہ میڈیا کے ایک ادارے کو ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے ختم کرنے کی بھونڈی مثال ہے۔

شہریوں کے معاملات پر حکومتی بے حسی کی لاتعداد مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ سالہا سال سے آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن سڑکوں پر سرگرداں ہے۔ ہو سکتا ہے ان کے مطالبات جائز نہ ہوں تاہم تا حال حکومت کی طرف سے ان

آفت کی ایسی گھڑیوں میں لوگ اپنے حکومتی سربراہ کو سرگرم دیکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں لوگ اس کے منہ سے حملے کا شکار ہونے والوں کو بچانے کے عزم اور حملے کے متاثرین کے لئے ہمدردی کے بول سننا چاہتے ہیں۔

کے ساتھ مذاکرات کے شواہد سامنے نہیں آئے۔ لیڈی ہیلتھ ورکروں کو لاٹھی چارج کا سامنا کئے بغیر حقوق نہیں ملے۔ اب اسلام آباد کی سڑکوں پر نرسیں اپنی شکایات کے ازالے کے لئے حکام کے دروازوں پر ٹھوکریں کھا رہی ہیں۔ موبائل کمپنیوں کی طرف سے فائبر آپٹک کی حفاظت کے لئے رکھے گئے نچلے درجے کے ملازمین نے عدالتوں اور حکومتی رہنماؤں سے پاس شکائتیں کی ہیں کہ انہیں سرکاری طور پر مقرر کی گئی کم سے کم اجرت سے بھی کم تنخواہیں دی جا رہی ہیں اور کہیں بھی ان کی کی شنوائی نہیں ہو رہی۔

حکام نے بلوچستان سٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد کے لیڈر کی جبری گمشدگی کے خلاف احتجاجاً بھوک ہڑتال کرنے والے بلوچ نوجوان سے کیا سلوک کیا صرف عبدالمالک بلوچ نے اسے بھوک ہڑتال ختم کرنے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ حکومت نے تو اسے بے رحمی سے کراچی پریس کلب کے باہر بے یارومددگار چھوڑ دیا تھا۔ کچھ سماجی کارکنوں نے اسے آمادہ کر کے ہسپتال داخل کرا دیا مگر ان کے پاس اس کو انصاف دلانے کے وسائل نہ تھے اور نہ ہی ان کے پاس ریاست کی بے حسی کے درد کا درماں تھا۔

حکومت کی بے حسی کے بعض واقعات تو ایسے مسائل کو جنم دے رہے ہیں۔ جن کو مدتوں تک حل نہیں کیا جا سکے گا۔ گزشتہ اتوار کو تافتان میں کم و بیش 24 زائرین کی شہادت کا واقعہ کراچی ائیر پورٹ پر ہونے والی دہشت گردی کے حملے کی بدولت پس منظر میں چلا گیا۔ یہاں بھی ریسکیو آپریشن کے لئے مطلوبہ ہیلی کاپٹر فوج ہی نے فراہم کئے۔ مگر لگتا ہے حکومت بار بار شیعہ زائرین کی شہادتوں کی عادی ہو چکی ہے اس لئے اس واقعہ پر حکومتی ردعمل میں ملال کا شائبہ تک نہیں ملتا۔

ایک ہارٹ سرجن امریکہ سے منفعت بخش پریکٹس چھوڑ کر وطن کی محبت میں پاکستان آتا ہے تاکہ خطرے میں گھری زندگیوں کو بچایا جا سکے۔ صرف اس کے عقیدے کی بنا پر اس کو سر عام قتل کر دیا گیا اور اس کا معصوم بیٹا اس ذہنی صدمے سے زندگی بھر نہیں نکل سکے گا۔ کسی حکومتی رہنما کو اس واقعہ کی مذمت کرنے کی بھی توفیق نہ ہوئی۔

ملتان میں سپریم کورٹ کے ایک وکیل کو پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے دوران گولیاں مار کر ڈھیر کر دیا جاتا ہے۔ اس کے مشتبہ قاتل وکلاء میں دھمکی آمیز پمفلٹ تقسیم کرتے ہیں کہ جس کسی نے قدامت پسندی کی طرف سے مطعون کئے گئے فرد کی وکالت کی اس کا بھی یہی حشر کیا جائے گا۔ حکومت میں دم نہیں کہ پولیس کو صحیح تفتیش کرنے کی ہدائت کر سکے اور مقتول کے رفقا اور معاونین کو ہراساں کرنے والوں کو روک سکے۔ توقع کے عین مطابق، ان معاملات پر عدلیہ از خود نوٹس لینے کی روادار نہیں۔

بے حسی کے ان واقعات کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ جب دہشت گردوں کی ذیلی تنظیموں کے ہاتھوں بلوچستان اور گلگت بلتستان میں شیعہ حضرات کے قتل کے واقعات کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا تو اس کا مطلب صاف ہے کہ انہیں ظلم اور بربریت جاری رکھنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ جب ریاست ڈاکٹروں اور وکلاء کی ہلاکتوں پر چشم پوشی اختیار کر لیتی ہے تو وہ مجرموں کو معصوم شہریوں کی جانوں کے ساتھ کھیلنے کی حوصلہ افزائی کر کے قاتلوں کے وقار کو چار چاند لگاتی ہے اور بالآخر اپنے اختیار کا وہ اخلاقی جواز کھو دیتی ہے جو تمام ریاستیں عوام کی اطاعت کی بناء پر حاصل کرتی ہیں۔

عوام ان حکمرانوں کو تو معاف کر دیتے ہیں جو وسائل کی کمی یا حکومتی کم ہمتی کے باعث عوام کے مسائل حل تو نہیں کرتی لیکن ان کے ساتھ ہمدردی ضروری کرتی ہے۔ مگر ان کے دکھوں اور ناحق اذیتوں پر بے حسی کا مظاہرہ کرنے والوں کو بھلا عوام کے لئے مشکل تر اور معاف کرنا مشکل ترین ہوتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ ڈان)

اقلیتیں

ہینڈری مسیح فائرنگ سے جاں بحق

کوئٹہ 14 جون کو نیشنل پارٹی کے رکن بلوچستان اسمبلی ہینڈری پرنواں کلی میں ان کے گھر کے باہر ان کے محافظ نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ زخمی ہو گئے۔ انہیں ایف سی ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ فائرنگ میں ان کا بھتیجا بھی زخمی ہو گیا۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق ہینڈری مسیح کو گردن میں گولی لگی تھی۔ فائرنگ کرنے والے محافظ کو علاقے کے لوگوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ واقعہ کے بعد نیشنل پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ مسیحی برادری کے اراکین بڑی تعداد میں ہسپتال پہنچ گئے۔ 15 جون کو ہینڈری مسیح کی آخری رسومات مستونگ میں ادا کی گئیں جس میں صوبائی وزراء اراکین اسمبلی، نیشنل پارٹی اور کارکنوں سمیت مسیحی برادری کے لوگوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں انہیں مقامی مسیحی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہینڈری مسیح کو گزشتہ روز کوئٹہ میں ان کے ذاتی محافظ نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا تھا، گرفتار ملزم آغا محی الدین کو آج صبح جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جنہوں نے اسے 6 روزہ ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کرنے کا حکم دیا، ملزم کے خلاف پولیس تھانہ زرغون آباد کوئٹہ میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

(ہزار خان)

مولا رام کے گھر پر پولیس کا دھاوا

یزمان تحصیل یزمان کے علاقے ہیڈ راجکان کے چک نمبر 18 ڈی این بی میں تھانہ راجکان کے اے ایس آئی اشفاق نے دیگر پولیس اہلکاروں کے ساتھ مل کر ممتاز اقلیتی شخصیت مولا رام کے گھر پر رات کو دھاوا بول دیا۔ اے ایس آئی نے الزام لگایا کہ مولا رام کے گھر میں شراب ہے۔ چھاپے کے دوران شراب برآمد نہ ہوئی۔ مولا رام کا کہنا ہے کہ اس نے اے ایس آئی کے مطالبے پر اسے رقم نہیں دی جس کے باعث اس کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ پولیس نے گھر میں موجود عورتوں اور بچوں پر تشدد کیا اور مولا رام کے بیٹے ٹیڈی رام کے خلاف گیارہ لیٹر شراب رکھنے کا مقدمہ درج کر لیا۔ تاہم ہیڈ راجکاں پولیس کے ایس ایچ او رانا قمر نے واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کالونی کی دیگر خواتین، جن میں ملوکی مائی، جمی ماہی، صغراں بی بی، اجمل رام اور سلطانی رام نے پولیس کے غیر قانونی اقدام کے خلاف شدید احتجاج کیا اور ڈی پی او سے واقعہ کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔

(خواجہ اسد اللہ)

مندروں پر ہونے والے حملوں میں ملوث اصل ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ

عمرکوٹ 5 جون کو ذہنی معذور بیلو کوہلی کو مندروں پر حملے اور ان کی بے حرمتی والے مقدمے میں کوٹ غلام محمد پولیس کی طرف سے جواب دار نامزد کرنے کے خلاف سامارو شہر میں ہندو برادری کے افراد نے پریم ماہلی، نولرامیگھواڑ اور دیگر کی رہنمائی میں پریس کلب سامارو کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر مظاہرین نے کہا کہ کوٹ غلام محمد پولیس نے مندروں پر ہونے والے حملوں کے وقوعے کے شفاف تحقیقات نہیں کیں۔ پولیس اصل ملزمان کو بچانے اور معاملے کو دبانے کے لیے ایک ذہنی معذور شخص بیلو کوہلی کو مقدمے میں پھنسانا چاہتی ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ مندروں پر ہونے والوں کی اعلی سطح کی تحقیقات کروائی جائے اور اصل ملزمان کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ واضح رہے کہ 4 جون کو بیلو کوہلی کو پولیس نے عدالت میں پیش کیا تھا۔ عدالت نے اسے آٹھ دنوں کے جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا۔ اس حوالے سے ایس ایس پی میر پور خاص ظفر اللہ دھاریجو نے اپنے دفتر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ گرفتار ملزم بیلو کوہلی نے اعتراف جرم کر لیا ہے۔

(اوکھومنروپ)

عقیدے کی بنا پر ایک اور احمدی قتل

شیخوپورہ خلیل احمد ابن فتح محمد سکنہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ کو 16 مئی کو پولیس حراست میں تھانہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کی حوالات کے اندر ایک مذہبی انتہا پسند نوجوان محمد سلیم نے پولیس اہلکاروں کی موجودگی میں پسٹل کے فائر کر کے قتل کر دیا۔ خلیل احمد صاحب و دیگر تین احمدی افراد کے خلاف تھانہ شرقپور شریف میں مذہبی جذبات مجروح کرنے کے بے بنیاد الزام کے تحت 13 مئی کو مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مقدمے کا پس منظر یہ ہے کہ مدعی مقدمہ سید ریاض حسین شاہ نے اپنی دکان میں احمدیہ مخالف اور اشتعال انگیز پمفلٹ چسپاں کر رکھے تھے۔ ان افراد کی طرف سے منع کرنے اور مذکورہ پمفلٹ اتارنے کے مطالبے پر ان کے مابین تلخ کلامی ہوئی جس کے رنج میں ریاض حسین نے ان کے خلاف توہین مذہب کا مقدمہ درج کروا دیا اور پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا تھا جہاں حوالات کے اندر یہ اندوہناک واقعہ پیش آیا۔ ملزم پولیس کی وردی میں ایک ملاقاتی کی حیثیت سے آیا اور خلیل صاحب کو نشانہ بنانے کے بعد حوالات کے اندر دیگر احمدیوں کو بھی نشانہ بنانے کی کوشش کی مگر خوش قسمتی سے گولی پستول میں پھنس جانے کی وجہ سے ان کی جان بچ گئی۔ وقوعہ کے بعد پولیس نے حملہ آور کو گرفتار کر لیا۔ مقتول کی عمر 61 برس تھی۔ کچھ عرصہ قبل محکمہ واپڈا سے ریٹائر ہوئے تھے۔ کسی سے کوئی ذاتی تنازعہ یا دشمنی نہ تھی۔ انہیں محض مذہبی تعصب کی بنا پر ایک بے بنیاد مقدمے میں ملوث کیا گیا اور ملوث کرنے والے عناصر نے ہی پولیس کی حراست میں حملہ کر کے قتل کر دیا۔ 1984 احمدیہ مخالف آرڈیننس کے اجراء کے بعد سے ان امتیازی قوانین کی وجہ سے ملک بھر میں تا حال 240 احمدیوں کو مذہبی منافرت کا نشانہ بنایا جا چکا ہے جبکہ سینکڑوں افراد جماعت احمدیہ قاتلانہ حملوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے ان مخالفانہ سرگرمیوں میں منظم انداز میں اضافہ ہوا ہے اور تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔ احمدیوں کو انتہائی اقدامات کا سامنا کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ان کے خلاف واجب القتل کے فتوے جاری کیے جا چکے ہیں۔ بائیکاٹ کی تحریک کے علاوہ مخالفانہ جلسے اور جلوس منعقد کیے جا رہے ہیں اور اشتعال انگیز مواد اور اشتہارات کے ذریعہ افراد جماعت احمدیہ کے قتل کو کار ثواب اور عظیم جہاد قرار دیا جا رہا ہے۔ قبل ازیں متعدد مرتبہ ان حساس نوعیت کے معاملات کی بابت مناسب لائحہ عمل کے لیے حکام کی توجہ دلائی جاتی رہی ہے مگر کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آیا اور عملی طور پر ان عناصر کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ حکومت کی خدمت میں ایک بار پھر خصوصی توجہ اور حصول انصاف کے لیے درخواست پیش ہے۔

(سلیم الدین)

انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں تربیتی ورکشاپس کا انعقاد

تنگی پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے 31 مئی تا یکم جون تک بمقام اجون سوشل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن تحصیل تنگی ضلع چارسدہ میں تکثیری اقدار کے فروغ کیلئے انسانی حقوق کی تعلیم کے حوالے سے دوروزہ ورکشاپ منعقد کی۔ اس کا مقصد زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں انتہاء پسندی کے بڑھتے ہوئے مضر اثرات کے بارے میں آگاہی دینا تھا۔شرکاء جنہوں نے اس ورکشاپ میں شرکت کی ان کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں سے تھا۔

31 مئی کو ورکشاپ کے پہلے دن HRCPاوراسی ورکشاپ کے مقاصد کا تعارف کیا گیا جوکہ شاہد اللہ جان صاحب نے کیا پھر ورکشاپ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اورشرکاء کا تعارف کیا گیا۔ورکشاپ کی روداد درج ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

انسانی حقوق کے فروغ ،حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کیلئے حکمت عملی کی تشکیل اورعوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار

ندیم عباس

مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد انسانی حقوق کے فروغ میں ملوث ہیں اور سبھی سیاسی اور معاشرتی نظام، حقوق انسانی کی فلاح کیلئے رائج کئے گئے ہیں۔انسانی حقوق کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن بنیادی انسانی حقوق کے تصور میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آتی رہی ہیں اور ہر دور میں کچھ نئے قوانین بنائے گئے۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور 10 دسمبر 1948 سے نافذ ہے جس کا مقصد عوام کوان کے حقوق دلوانا تھا لیکن ابھی تک اس منشور پر عمل درآمد نہیں ہوا۔صنفی، مذہبی، سیاسی اقلیتیں تاحال اپنے حقوق سے محروم ہیں۔لوگوں کا بنیادی حق زندہ رہنا ہے اس کے علاوہ اس منشور کے مطابق جس پر پاکستان نے بھی دستخط کر رکھے ہیں ،بچوں کو بنیادی تعلیم سے لے کر 16ویں جماعت تک مفت تعلیم دیے جانے کا اقرار کیا گیا لیکن معاشی مجبوریوں کا بہانہ بنا کر آج تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

انسانی حقوق جمہوریت میں پروان چڑھتے ہیں ،مگر بعض انتہا پسند گروہ جمہوریت کو مذہبی آمریت سے بدلنے میں مسلح یا غیر مسلح جدوجہد کر رہے ہیں۔ایسے میں معاشرتی تبدیلی اورانتہا پسندی کی روک تھام کے لئے سول سوسائٹی کا کردار بہت اہم ہے۔انہیں معاشرے کے اندر رہتے ہوئے ہرانسان کوانسانی حقوق کا درس دینا ہوگا اور مختلف ذرائع سے شدت پسندی کے خلاف شعور بیدار کرنا ہوگا۔چند صدیاں قبل یورپ میں بھی انسانی حقوق کی صورتحال بہتر نہیں تھی۔ سینکڑوں برس قبل برطانیہ میں بادشاہی نظام قائم تھا ،تمام ریاست بادشاہ کی ملکیت تھی، عام آدمی کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا تھا ، اورشہریت کے تصورات کی عدم موجودگی کے باعث عام لوگ بنیادی حقوق سے محروم تھے۔خردافروز تحریکوں اور صنعتی انقلاب کے بعد عام افراد سیاسی عمل اور اختیارات میں شریک کئے گئے۔

> پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں مذہب کی شدت پسند تشریح کی بنیاد پر مذہبی تفریق پر مبنی نظام نے جنم لیا جس نے پاکستان میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کو فروغ دیا اور جمہوریت کو نقصان پہنچایا۔

1789 میں فرانس میں بھی انسانی حقوق کیلئے تحریک چلی اور لوگوں کو بادشاہی نظام سے چھٹکارا ملا۔1776ء میں یہی تحریک امریکہ میں بھی چلی تھی، اورلوگوں نے اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کی تھی۔ برصغیر اور دیگر مقبوضات میں بھی انیسویں اور بیسویں صدی کے دوران سیاسی آزادی کی تحریکیں چلیں، جمہوری نظام ہائے حکومت وجود میں آئے، جیسے برصغیر میں 1885ء میں کانگریس اور 1906 میں مسلم لیگ وجود میں آئی۔سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں وجود میں آنے والی ریاستوں میں بیسویں صدلی بالخصوص دوسری جنگ عظیم کے بعد انسانی حقوق کے تحفظ اور فراہمی کو زیادہ اہم سیاسی اور سماجی مسئلہ سمجھا جانے لگا۔

انسانی حقوق کے قوانین پورے دنیا میں بنائے گئے ہیں لیکن ضرورت ان پر عمل درآمد کی ہے۔پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک میں انسانی حقوق کی ابتر صورت حال کے باعث صنفی، مذہبی اور سیاسی اقلیتوں کو حقوق کی یکساں فراہمی کے لئے سول سوسائٹی کا کردار بے حد اہم ہے۔پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں مذہب کی شدت پسند تشریح کی بنیاد پر مذہبی تفریق پر مبنی نظام نے جنم لیا جس نے پاکستان میں شدت پسندی اور انتہا پسندی کو فرغ دیا اور جمہوریت کو نقصان پہنچایا۔اس لیے مذہب کی غلط تشریح اورناجائز استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

ہمارے معاشرے میں روایتی انتہا پسندی کی مختلف شکلیں اوران کی روک تھام کی تدابیر

وصف گل لیکچرر

انتہاء پسندی بعض اوقات گھروں میں جنم لیتی ہے۔ جب ایک عورت یا بچے کو نظرانداز کرتے ہوئے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اوراسی طرح نفرت اور خلاء پیدا ہوتا ہے۔ اگرحقوق کی متوازن تقسیم کی جائے تو معاشرے میں کبھی بھی انتہاء پسندی جنم نہیں لے گی۔ ہمارے ملک میں انتہا پسندی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ انتہاء پسندی کی بہت سی شکلیں اورقسمیں ہیں، جن کا پاکستان کواپنے قیام کے زمانے سے ہی سامنا ہے۔

مذہبی انتہا پسندی کی تاریخ قدیم ہے۔عباسی دور میں ابوالعباس سفاح نے بڑی سفاکی سے لوگوں کا قتل عام کیا۔اگر ہم انتہا پسندی کی بنیاد پر غور کریں تو اس کی بہت سی مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی وجوہات ہیں۔57 اسلامی ممالک جمہوری نظام کے بنانے میں ناکام ہوئے۔ اگر ہم پاکستان میں انتہا پسندی کے آغاز کی بات کریں تو یہ 1940 کی قرارداد پاکستان سے ہی شروع ہوا جس میں مذہب کو سیاست کا حصہ بنایا گیا اس قرارداد سے قبل علامہ اقبال جیسے مفکرین نے مذہب اور سیاست کی یکجائی کے نظریہ کو فروغ دیا۔تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان میں لوگوں کے مذہبی جذبات کا سیاسی استحصال کیا گیا جس سے انتہا پسندی کو فروغ ملا۔انتہا پسندی کے خاتمہ کے لئے مذہب عقائد سے قطع نظر یکساں حقوق کی فراہمی یقینی بنانا ناگزیر ہے۔

انتہا پسندی کی اقسام

مذہبی انتہاء پسندی: اسلام ایک مکمل مذہب ہے جو کہ برابری پر یقین رکھتا ہے تاہم مذہب، فرقہ اور سیاست کے الجھاؤ سے مسائل نے جنم لیا ہے۔ مذہبی عقائد کو مسلط کرنے کے جزبہ نے انتہا پسندی کو جنم دیا ہے، عملی زندگی میں مذہب کی شمولیت کے لئے اس کی معتدل تشریحات کو اپنانا ہوگا۔

روایتی انتہاء پسندی: ثقافت اور رسم ورواج کی بنیاد پر

مردانہ برتری کا احساس عورتوں کو سماجی دھارے سے خارج کرنے کا باعث بنتا ہے۔

انسانی حقوق: انسانی حقوق کا تصور ایک قدیم تصور ہے حتیٰ کہ مذاہب اور انبیاء علیہ السلام بھی اس کی ترویج کرتے رہے ہیں۔ یہ ہر انسان کا بنیادی حق ہے کہ وہ آزادانہ زندگی بسر کر سکے، اپنی ضروریات معاشرے سے پورا کرے اور اپنے حق کیلئے آواز اٹھائے۔

مذہب کی من مانی تشریح، انتہاء پسندوں کا ہتھیار

محمد الیاس (لیکچرر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چارسدہ)

محمد الیاس کے مطابق ہر دور میں مذہب کی غلط تشریح ہوئی جس کی وجہ تعلیم کا نہ ہونا تھا۔ عیسائیت، اسلام اور یہودیت کو سیاسی اور ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنے سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں 1400ء امن اور مساوات کے پرچار کے لئے میں "بھگتی تحریک" چلی جس میں بدھ مت، ہندومت، اور اسلام کے اصول شامل کئے گئے تھے۔ اس تحریک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیخ مبارک نے اپنے دو بیٹوں فضل اور فیضی کے ساتھ مل کر بادشاہ اکبر کو کچھ غلط مشورے دیئے، جس سے شیخ مبارک اور اس کے بیٹوں کو کچھ فائدہ ملا لیکن معاشرہ بگاڑ کا شکار ہوا۔ اس کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے برصغیر کا رخ کیا اور چند بااثر افراد کو اپنے معاشی فائدے کیلئے استعمال کرنا شروع کیا۔

ترک خلافت کو بچانے کے لئے چلائے جانے والی تحریک خلافت سے برصغیر میں اسلام کا سیاسی استعمال شروع ہوا۔ سیاسی اور معاشی مفادات کے لئے قرآنی ایات کے استعمال سے مذہب کو استعمال کرنے کی روایت مزید پروان چڑھی۔ 1980 سے 1986ء تک کا افغان جنگ کا عرصہ پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی کے فروغ کا عرصہ کہا جاسکتا ہے کیونکہ افغانستان میں روسی جنگ اپنے عروج پر تھی اور لوگوں کو مذہب کے نام پر ابھار کر تربیت دے کر جنگ کیلئے بھیجا جاتا رہا جس سے بعدازاں ملک میں مذہبی بنیادوں پر جنگ کرنے والے گروہ بنائے گئے جو آج ریاست کے خلاف جنگ میں شریک ہیں۔ اگر ہم اپنے ضلع کی بات کریں تو یہاں بھی کچھ مذہبی گروہ مذہب کو اپنے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کیلئے تعلیمی اداروں کے نصاب میں انسانی حقوق کی شمولیت کی اہمیت

عشرت سرفراز

تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو کہ انسانی ترقی کیلئے طلباء کے ذہنوں میں کئی تجاویز ڈالتا ہے اور ایک دوسرے کی عزت اور فرائض کی تکمیل کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تعلیم ایک مضبوط قوم کی بنیاد رکھتی ہے جس سے معاشرے میں توازن اور اطمینان پیدا ہوتا ہے۔ موجودہ نظام تعلیم فرسودہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی ایسے قابل لوگوں ہیں جنہوں نے اس نظام تعلیم میں پڑھا اور آج وہ ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں۔

جس طرح ہم نے زندگی کے دوسرے شعبوں میں تبدیلی لائی اسی طرح تعلیمی نظام میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ انسانی حقوق کی تعلیم کو اگر نصاب کا حصہ بنالیا جائے تو ہر باشندہ بچپن سے ہی اپنے حقوق وفرائض سے باخبر ہوگا۔ اور معاشرہ بگاڑ سے بچے گا۔ اس سے نہ صرف اپنے حقوق کے بارے لوگوں کو اگاہی ملے گی بلکہ سوچ میں بھی مثبت تبدیلی آئے گی۔ انسانی حقوق کے قوانین پوری دنیا میں بنائے گئے ہیں مگر ان قوانین پر عملدرآمد کے لئے سول سوسائٹی کا بہت اہم کردار ہے۔

> جس طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں تبدیلی لائی گئی اسی طرح تعلیمی نظام میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ انسانی حقوق کی تعلیم کو اگر نصاب کا حصہ بنالیا جائے تو ہر باشندہ بچپن سے ہی اپنے حقوق و فرائض سے باخبر ہوگا۔ اور معاشرہ بگاڑ سے بچے گا۔ اس سے نہ صرف اپنے حقوق کے بارے لوگوں کو آگاہی ملے گی بلکہ سوچ میں بھی مثبت تبدیلی آئے گی۔ انسانی حقوق کے قوانین پوری دنیا میں بنائے گئے ہیں مگر ان قوانین پر عملدرآمد کے لئے سول سوسائٹی کا کردار بہت اہم ہے۔

لیکچر مذہبی انتہاء پسندی کے انسداد فروغ میں میڈیا کے کردار اور ذرائع ابلاغ سے منسلک لوگوں کی تربیت

ضیاء اللہ (لیکچرر عبدالولی خان یونیورسٹی)

دنیا کے ہر حصے میں ایک میڈیم ہوتا ہے جو ملک کی ترجمانی کرتا ہے۔ مختلف میڈیا سیکٹرز میں جیسا کہ ٹیلی وژن، ریڈیو، اخبار وغیرہ اور اس جیسے اور میڈیم لیکن سب سے اہم بات یہ کہ کیا وہ میڈیا صحیح ترجمانی کر رہا ہے؟ کیا وہ تصویر کے دورخ دکھا رہا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ لوگ صرف انہی دو سوالوں کے بارے میں سوچتے ہیں لیکن اس جیسے اور بہت سے سوالوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اس بات کا جواب پیچیدہ ہے کیونکہ انتہا پسندی کے اس دور میں کوئی بھی حقیقت جاننے کیلئے نہیں جاسکتا اور لوگ صرف اس پر یقین کرتے ہیں جو میڈیا کہتا ہے۔ لیکن اگر میڈیا اپنا کردار ایمانداری سے نبھائے تو کسی کی غلط رہنمائی نہیں ہوگی، اور انتہا پسندی کی روک تھام آسان ہو گی۔

انتہاء پسندی کی بہت سے شکلیں اور قسمیں ہیں ہم اسے ایک زمرے میں نہیں لے سکتے۔ مثلاً مذہبی انتہاء پسندی، سماجی انتہاء پسندی، ثقافتی انتہاء پسندی، سیاسی اور معاشی انتہاء پسندی؛ جن کے تدارک کے لئے ذرائع ابلاغ کا کردار بے حد اہم ہے، تاہم میڈیا میں لوگ ہمیشہ اپنی دلچسپی کی چیزیں تلاش کرتے ہیں جو تفریح کا باعث ہوں۔ حالات حاضرہ کے پروگرامز میں پیشہ ورانہ اخلاقیات کی عدم موجودگی کے باعث عوام مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیا میں کام کرنے والے لوگ اگر تربیت یافتہ ہوں یا ان کی تربیت کی جائے تو وہ کبھی بھی غلط چیز کو سامنے نہیں لائیں گے اور نہ ہی معاشرے یا لوگوں پر غلط چیز اثر انداز ہوگی۔

انتہا پسندی کے انسداد میں فنون لطیفہ کا کردار

فضل کرم (ریجنل کوآرڈینیٹر ایچ۔آر۔سی۔پی)

ان کے مطابق انتہاء پسندی بذات خود ایک چھوٹا سا لفظ ہے لیکن یہ اپنے اندر ایک تباہی لئے ہوئے ہے۔ انتہاء پسندی کی بہت ساری قسمیں ہیں جیسا کہ معاشرتی نفسیاتی، معاشی اور مذہبی۔ لیکن آج کل مذہبی انتہاء پسندی سب سے اہم مسئلہ ہے۔ انتہا پسندی کی مختلف صورتوں کا انحصار کسی بھی علاقہ کے حالات پر ہوتا ہے۔

پاکستان ایک آزاد ملک ہے لیکن یہاں کے رہنے والے ابھی تک متجسس ہے کہ کیا وہ آزاد ہیں یا ابھی تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں کیونکہ اگر کسی کی زندگی محفوظ نہیں تو وہ خود کو کیسے آزاد تصور کرے گا؟ یہ لفظ انتہاء پسندی بہت سادہ اور چھوٹا ہے۔ لیکن اس نے نفسیاتی اور جسمانی طور پر لوگوں کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ ہم بخوبی سمجھتے ہیں کہ اگر کسی جگہ پر جنگ ہے تو وہاں لوگوں کی زندگیاں محفوظ نہیں ہوں گی لیکن ایک ملک جہاں اسلام جیسا مکمل اور پرامن دین ہو جمہوریت ہو وہاں لوگوں کی زندگیاں محفوظ نہیں، ذہن یہ بات تسلیم ہی نہیں کرتا۔

انتہاء پسندی ہر طرح کی تباہی لاتی ہے اور اس تباہی کو مثبت سوچ اور اقدامات سے روکا جاسکتا ہے بشرطیکہ ہر شہری ملک کی سلامتی اور بقاء کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔ اس ضمن میں ہمارا میڈیا ایک انتہائی اہم کردار ادا کرسکتا ہے جو نہ صرف لوگوں کے رویوں میں مثبت تبدیلی لاسکتا ہے بلکہ انہیں صحیح راستہ بھی دکھا سکتا ہے۔ جرنلزم میں ایک کہاوت ہے کہ ایک تصویر ہزار الفاظ سے بہتر ہے۔ ہمارے ملک میں چونکہ تعلیم کی شرح کم ہے اسلئے ہر کوئی لکھی ہوئی چیز پڑھ اور سمجھ نہیں سکتا لیکن اگر وہی چیزیں ٹی وی پر دکھائی جاتی ہے تو ہر کوئی بخوبی

سمجھ سکتا ہے۔کسی زمانے میں اس طرح ہوتا تھا کہ مختلف موضوعات پر ڈرامے، ڈاکیومنٹری اور فلمیں بنائی جاتی تھی جو معاشرے پر اچھا اثر ڈالتی تھیں لیکن آج یہ رجحان بدل گیا ہے۔فنون لطیفہ کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بشرطیکہ کہ وہ لوگوں کی صحیح رہنمائی کیلئے استعمال ہو۔

ادب اور فنون لطیفہ معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں۔کوئی بھی چیز خلا میں نہیں بنتی بلکہ ہر فن پارہ معاشرتی حالات سے جڑا ہوتا ہے۔موسیقی، مصوری، رقص، کشیدہ کاری اور شاعری یہ سب انسان کی اندرونی خوشی اور اطمینان کا باعث ہیں۔پختون رباب، ہندی ستار، انگریزی وائلن انسانی روح کی خوراک ہیں، انسانی حقوق، انسانی ضروریات اور فنون لطیفہ یہ سب آپس میں جڑے ہوئے اور ایک دوسرے کیلئے لازم ہیں۔ترکی میں حضرت جلال الدین رومی کے مزار پر ناچ انتہائی دلفریب ہے اور وحدانیت کا منظر پیش کرتا ہے۔حضرت امیر خسرو نے برصغیر میں صوفیانہ موسیقی اور قوالی کو ایک نیا رنگ دیا۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی حقوق اور فنون لطیفہ میں بھی ایک ربط ہے۔ان کی منزل اور مقصد ایک ہے یعنی سکون اور اطمینان۔فنون لطیفہ، موسیقی اور شاعری انسانی تہذیب میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔مٹھاس، نرمی یہ سب ایک دیوار سی ہیں غیر انسانی عمل کے سامنے اور یہی فنون لطیفہ، موسیقی اور شاعری کا بنیادی مقصد ہے۔

انتہا پسندی کے انسداد میں فنون لطیفہ انتہائی اہم کردار ادا کر سکتا ہے کیونکہ فنون لطیفہ یا ایک فن کار کے پاس لوگوں کو سمجھانے اور دکھانے کیلئے بہت مواد ہوتا ہے اور یہی چیز لوگوں کے رویوں اور زندگی میں تبدیلی لاتی ہے۔ہمارا فنون لطیفہ اور ہمارے فن کار ہمارا بہت بڑا سرمایہ ہیں کیونکہ یہ تو لوگوں کے فلاح کیلئے کام کرتے ہیں۔

سامارو پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے 7-8 جون کو تکثیری اقدار کے فروغ اور انسانی حقوق کی تعلیم کے موضوع پر تحصیل کمیٹی سامارو، ضلع عمرکوٹ کے مقام پر 2 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں درج ذیل موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

موضوعات

(1) حقوق کے فروغ اور اس تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار

2) انتہا پسندی اور اس کے پھیلاؤ میں ریاست کا کردار

(3) جمہوریت، انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

4) کیا سیاست میں مذہب کا استعمال انتہا پسندی میں اضافہ کا سبب ہے؟

(5) طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

سہولت کاروں اور شرکاء میں مختلف شعبہ جات، مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے علاوہ ریجنل کوآرڈینیٹر جمیلہ منگی، ندیم عباس تحصیل کوآرڈینیٹر گرداری لال، شکیل قائم خانی، ڈاکٹر رسول بخش اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر اوکھول، شامل تھے۔

ادب اور فنون لطیفہ معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ کوئی بھی چیز خلا میں نہیں بنتی بلکہ ہر فن پارہ معاشرتی حالات سے جڑا ہوتا ہے۔موسیقی، مصوری، رقص، کشیدہ کاری اور شاعری یہ سب انسان کی اندرونی خوشی اور اطمینان کا باعث ہیں۔ پختون رباب، ہندی ستار، انگریزی وائلن انسانی روح کی خوراک ہیں، انسانی حقوق، انسانی ضروریات اور فنون لطیفہ یہ سب آپس میں جڑے ہوئے اور ایک دوسرے کیلئے لازم ہیں۔

ورکشاپ کے اغراض ومقاصد

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آر سی پی)

اس ورکشاپ میں شرکت کرنے پر ایچ آر سی پی آپ سب کا شکر گزار ہے۔اس ورکشاپ کا مقصد پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرنا ہے تا کہ ان مسائل کا ممکنہ حل تلاش کیا جا سکے۔اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ایچ آر سی پی نے پاکستان کے مختلف اضلاع میں اس مسئلے پر ورکشاپ منعقد کرانے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی انتہا پسندی اور اس کے اثرات سے بچا جا سکے جو ہماری انفرادی واجتماعی زندگی کے لیے مہلک ہے۔ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی نے انسانی حقوق کی پامالی اور مذہبی اختلافات میں اضافہ کر دیا ہے۔ہمیں اس وقت رواداری اور برداشت جیسے تصورات کو فروغ دے کر ایک روشن خیال معاشرے کی تشکیل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حقوق اور فروغ حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار

ندیم عباس

انسانی حقوق کی باقاعدہ کوششوں کا آغاز اقوام متحدہ کی تشکیل کے بعد ہوا۔انسانی حقوق کا چارٹر 10 دسمبر 1948ء کو منظور ہوا تھا جس پر 193 ممالک نے دستخط کر رکھے تھے۔ انسانی حقوق میں بنیادی ضروریات کے علاوہ عقیدے کی آزادی بھی شامل ہے۔انسانی حقوق کا آغاز تو انسانی معاشرے کے قیام کے ساتھ ہی ہو گیا تھا مگر اس کا عملی نفاذ انسانی حقوق کے کارکنوں، سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں کی محنت سے ہی ممکن ہے۔ہر مذہب میں عبادت کا طریقہ مختلف ہے لیکن انسانی حقوق کی بات ہر مذہب نے کی ہے۔برطانیہ میں 1215 میں انسانی حقوق کی جدوجہد کی تحریک چلی جس میں برطانوی حکومت نے کہا کہ وہ انسانی حقوق کا تحفظ کریں گے اور ان کے فروغ کے لئے کام کریں گے۔اس کے بعد عوام کے لئے قوانین وجود میں آئے جس میں بغیر کسی جرم ثابت ہونے کے سزا نہ دینا اور جائیداد رکھنے کا حق شامل تھا۔میگنا کارٹا میں عورتوں کے حقوق کی بھی بات کی گئی ہے میگنا کارٹا میں عورت کو یہ حق دیا گیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکے اور جائیداد کی خرید وفروخت کر سکے۔دوسری عالمی جنگ کے بعد اقوام متحدہ نے جنگوں کے دوران جانوں کے ضیاع سے بچنے اظہار رائے کے حق اور مذہبی آزادی کے لئے تحریک چلائی۔

انتہا پسندی اور اس کے پھیلاؤ میں ریاست کا کردار

شکیل قائم خانی

انتہا پسندی کے پھیلاؤ میں ریاستی کردار شروع سے ہی رہا ہے، اگر ہم اورنگزیب کی بات کریں تو اس نے بھارت کے زیادہ تر اہل تشیع کو کشمیر بدر کر دیا۔بابر نے بھی ہندوستان میں مغل سلطنت کی داغ بیل ڈالتے وقت ایک مسلمان حاکم سے جنگ لڑی۔جماعت اسلامی اور مذہبی سیاست کرنے والی جماعتیں پاکستان کے قیام کے صرف 30 برس کے اندر پاکستان کے نظریے کی تشریح پر اپنی اجارہ داری قائم کر چکی تھیں ممتاز مؤرخ کے۔کے۔عزیز کے الفاظ میں تاریخ کے اس قتل نے بنیاد پرستی اور مذہبی انتہا پسندانہ رویوں کے فروغ میں نمایاں حصہ ڈالا ہے۔1980 میں ضیاء الحق کے دور میں جب پاکستان میں مذہبی درسگاہوں کو امریکی اور سعودی حکومتوں نے امداد دی اور بدلے میں ان درسگاہوں نے اپنے طلباء کو جہادی نظریہ ذہن نشین کرا کر ان طلباء کو سوویت حملہ آوروں کے خلاف لڑنے کے لیے افغانستان بھیجا تو اس سے بھی ملک میں انتہا پسندی کو فروغ ملا۔

جمہوریت، انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آر سی پی)

جمہوریت ایک ایسا نظام ہے جس میں عام آدمی کو اپنی

زندگی کے فیصلے کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔اس نظامِ حکومت میں شہریوں کو بلواسطہ یا بلاواسطہ ذریعے سے سیاسی سماجی،معاشی اور ثقافتی سرگرمیوں میں شمولیت کی مکمل آزادی کی ضمانت ہوتی ہے۔جب ہم جمہوریت کی بات شروع کرتے ہیں تو سیاسی جماعتوں کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ جمہوریت اور سیاسی جماعتیں لازم و ملزوم ہیں۔جمہوریت کا آغاز تقریباً 350 سال قبل یورپ میں ہوا تھا اور سیاسی جماعتوں کی تاریخ 200 برس پرانی ہے۔ یورپ میں جب نشاط ثانیہ کی تحریک چلی تو اس میں عام آدمی کو علم تک رسائی ہوئی اور جمہوریت کا فروغ ہوا۔اس کے بعد اصلاح کلیسا تحریک چلی جس کے باعث مذہب اور ریاست کی علحدگی ہوئی اور چرچ کا مذہب پر سے تسلط ختم ہوا۔ان دو تحریکوں کے نتیجے میں یورپ میں صنعتی انقلاب آیا جس کی

> جمہوریت ایک ایسا نظام ہے جس میں عام آدمی کو اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔اس نظامِ حکومت میں شہریوں کو بلواسطہ یا بلاواسطہ سیاسی سماجی ،معاشی اور ثقافتی سرگرمیوں میں شمولیت کی مکمل آزادی کی ضمانت ملتی ہے۔

بدولت وہاں ایک صنعتی طبقہ وجود میں آیا۔لوگ معاشی لحاظ سے خوش حال ہوئے اور جمہوریت کو مستحکم ہونے کے مواقع ملے۔

انسانی حقوق

انسانی حقوق کی شروعات تب ہوئی جب عالمی جنگوں کے بعد اقوام متحدہ کا ادارہ وجود میں آیا جس نے 10دسمبر 1946 کو اپنی جنرل اسمبلی کے پہلے اجلاس میں منظور کی جانے والی قرارداد میں اعلان کیا کہ ہم باشندگانِ اقوام متحدہ اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ آنے والی نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے نجات دلائیں گے اور مساویانہ حقوق کے فروغ کے لئے کام کریں گے۔جس کے بعد 10 دسمبر 1948ء کو اپنی جنرل اسمبلی کی منظور شدہ قرارداد کے تحت انسانی حقوق سے متعلق جو علان کیا اسے انسانی حقوق کا عالمی منشور کہا جاتا ہے۔

جمہوریت اور انسانی حقوق

جمہوریت اور انسانی حقوق کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ایک جمہوری نظام کا تصور اس وقت تک ناممکن ہے جب تک وہ اپنے شہریوں کے شہری اور سیاسی حقوق کو یقینی نہ بنائے۔اگر کسی ملک میں جمہوریت کے معیار کا تعین کرنا ہو تو اس کا بنیادی پیمانہ اس ملک میں انسانی حقوق کے حالات ہیں۔اگر کسی ریاست میں حقیقی انسانی حقوق کا جائزہ درکار ہو تو اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ،اول آئینی اور قانونی دستاویز میں لوگوں کو کس قسم کے حقوق دستیاب ہیں۔دوئم،کیا لوگوں کے پاس ان حقوق سے مستفید ہونے کے مساوی مواقع موجود ہیں اور اگر حکومت سیاسی اور سماجی گروہوں یا افراد کی جانب سے حقوق کی پامالی ہو تو شہریوں اور ان گروہوں کے پاس عدالتی تلافی کے کون سے مواقع ہیں۔

انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

پاکستان ترقی پذیر ممالک میں شامل ہوتا ہے اور اس وقت اقتصادی مشکلات کا سامنا ہے کر رہا ہے۔اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے جس کا براہ راست اثر پاکستان کی اقتصادی ترقی پر پڑ رہا ہے۔دوسری وجہ غربت ، بیروزگاری اور مہنگائی ہے۔ملک کی ترقی کا دارومدار تین چیزوں پر ہوتا ہے (1) بیرونی سرمایہ کاری (2) صنعت (3) زراعت ہمارے یہاں ہاں صنعت ہے نہیں اور ہمارے ملک میں سیلاب اور خشک سالیوں کی وجہ سے ہماری زراعت تباہ ہو چکی ہے۔دہشت گری کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری ختم ہو چکی ہے اور کوئی بھی سرمایہ کار ملک میں پیسہ لگانے کو تیار نہیں۔

کیا سیاست میں مذہب کا استعمال انتہا پسندی میں اضافہ کا سبب ہے؟

ڈاکٹر رسول بخش

پاکستان کو اسلامی تشخص دینے کی کوششیں تو شروع ہی سے جاری تھیں مگر 1980 کی دہائی میں یہ کوششیں عروج پر پہنچ گئی۔ایوب خان کے 1962 کے آئین میں بنیادی حقوق کو تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔1973 کے آئین میں ریاست کو اسلامی نام دیا گیا۔سربراہ مملکت مسلمان ہونا اور ملک کے قانون کو اسلام کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کو کہا گیاا اور ایک نئی شق کے تحت اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دے دیا گیا۔شق نمبر 9 کے تحت وزیر اعظیم کے لیے لازم تھا کہ وہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہو۔دفعہ 22 کے تحت قادیانوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کی مخصوص نشستیں رکھی گئیں۔جمعہ کے دن کی چھٹی اور شراب پر پابندی لگائی گئی۔مذہبی انتہا پسندی پورے زور شور کے ساتھ اس وقت شروع ہوئی جو سوویت یونین کے خلاف جہاد افغانستان کے نام سے جاری ہوا۔اقتدار میں آنے کے بعد جنرل ضیاء نے نظام مصطفیٰ کا مقبول عام نعرہ اختیار کر لیا اور پاکستان میں شریعت نافذ کر دی۔یہ عملی طور پر سنی فقہ کا نفاذ تھا جس پر آبادی کی اکثریت کار بند تھی اور اس میں شیعہ آبادی کو نظر انداز کر دیا گیا۔2007 میں جنرل مشرف لال مسجد آپریشن ہوا جس کے باعث ملک میں مذہبی انتہا پسندی کو اور عروج ملا۔

طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

ضلع کوآرڈینیٹر اوکھول

تعلیم کیا ہے؟ تعلیم ایسا عمل ہے جو انسانی ذہن کو تبدیل

> سندھ میں سندھی ہندو اچھی خاصی تعداد میں رہتے ہیں لیکن ان کے بچوں کو سکولوں میں اُن کی مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی۔اکثر سکولوں میں ہندو بچے بھی مسلمان بچوں کے ساتھ اسلامیات پڑھتے ہیں۔کچھ سکولوں میں غیر مسلم بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ زیادہ تر سکولوں میں پڑھنے والے غیر مسلم بچوں کو صرف اسلامیات پڑھائی جاتی ہے۔

کر کے اس کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو نکھار دیتا ہے۔تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بچوں/افراد کو اس طرح سے تیار کرنا ہے کہ وہ کامیاب زندگی کی طرف اپنا سفر احسن طریقے سے پورا کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیم ان افراد کی جمہوری اصولوں کے تحت کردار سازی بھی کرتی ہے۔ان تمام مقاصد کو مدِنظر رکھ کر تعلیمی پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔اس سلسلے میں 27 نومبر 1947ء کو تعلیمی مسائل کا جائزہ لینے اور تعلیم کے فروغ کے لئے تجاویز مرتب کرنے کی غرض سے پہلی قومی تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی۔دوسری قومی تعلیمی کانفرنس کا انعقاد 1951 میں ہوا۔30 دسمبر 1958ء کو مرکزی سیکریٹری جناب ایس،ایم شریف کی سرکردگی میں قومی تعلیمی کمیشن قائم کیا گیا اور 26 اگست 1959ء کو اس کمیشن نے 350 صفحات پر رپورٹ پیش کی،اس میں بچوں میں اسلامی شعور پیدا کرنے کے لئے نصاب میں قرآن پاک کی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔4 مارچ 1969ء کو جنرل یحیٰ خان نے جب ملک کا اقتدار سنبھالا تو جناب ایئر مارشل نور خان کی صدارت میں ایک قومی تعلیمی کمیشن مقرر کیا گیا۔اسکولوں میں اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی اور اس کا باقاعدہ امتحان لینا ضروری قرار پایا۔

بھٹو کے دور میں وزیر تعلیم عبدالحفیظ پیرزادہ کی

زیرِ صدارت قومی تعلیمی کمیشن مقرر ہوا۔ اُس کمیشن نے دو ماہ کے اندر اندر حکومت کو ایک تعلیمی لائحہ عمل پیش کیا، چند روز غور وخوض کے بعد آخرکار مارچ 1972ء میں تعلیمی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا۔ یکم اکتوبر 1972ء میں تمام نجی انتظام کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں کو قومی ملکیت میں لیا گیا کیوں کہ یہ ادارے تجارتی بنیادوں پر چل رہے تھے اور تعلیم ایک کاروبار بن کر رہ گئی تھی۔

جنرل ضیاء کے دور میں 4 اکتوبر 1977 کو اسلام آباد میں ایک تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ 1979ء کی تعلیمی پالیسی میں اس بات کا اقرار کیا گیا کہ کوئی بھی تعلیمی پالیسی مکمل اور آخری نہیں ہوسکتی کیوں کہ تعلیم ایک مسلسل عمل ہے۔ اس پالیسی میں 9 مقاصد دیئے گئے جن میں سے پہلے چار اسلام اور پاکستان سے گہری اور دائمی وفاداری پر مشتمل تھے دیگر میں مسلم اُمت کا جزو ہونے کا احساس، پاکستان کے نظریہ، تاریخ اور ثقافت سے واقفیت اور قرآن وسنت پر مبنی اسلامی کردار اخلاق اور محرکات کو ذہن نشین کروانا اور پانچ ہزار مساجد میں لڑکوں کے لئے سکول قائم کرنے کا اعلان ہوا۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے تعلیمی نصاب میں ہنگامی بنیادوں پر جمہوری رویوں کو فروغ دینے کے لئے مثبت تبدیلیاں لائی جائیں۔ ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو کم/ختم کرنے کے لئے میڈیا اور ذرائع ابلاغ کا کردار نہایت اہم ہے۔ تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور مذہب کو سیاست سے الگ کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھانے ہونگے۔

ساتویں تعلیمی پالیسی 1998 سے 2010 تک بنائی گئی اور اس پالیسی کے مدنظر تعلیمی نصاب ترتیب دیا گیا۔ ہمارے ہاں جو نصاب تیار کیا جاتا ہے وہ وقت کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا نصاب میں افلاطون، مارکس، ارسطو، سقراط سمیت دیگر دانشوروں کے متعلق بھی مواد شامل کرنا چاہیے۔ کیونکہ فلسفے کی نہ کوئی قومیت ہوتی ہے اور نہ مذہب اور نہ اس کی کوئی حد مقرر ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا تعلیمی نصاب دنیا کے تعلیمی نصاب سے ہم آہنگی نہیں ہمارا نصاب قوم پرستی اور مذہبی جذبات سے بھرا پڑا ہے، جبکہ تعلیمی نصاب کا اصل مقصد جمہوریت پسند اور انسانی حقوق پر یقین رکھنے والے افراد پیدا کرنا ہے۔

سندھ میں سندھی ہندو اچھی خاصی تعداد میں رہتے ہیں لیکن ان کے بچوں کو سکولوں میں اُن کی مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اکثر سکولوں میں ہندو بچے بھی مسلمان بچوں کے ساتھ اسلامیات پڑھتے ہیں۔ کچھ سکولوں میں غیر مسلم بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ زیادہ تر سکولوں میں پڑھنے والے غیر مسلم بچوں کو صرف اسلامیات پڑھائی جاتی ہے۔ اگر اُن غیر مسلم بچوں سے پوچھو گے کہ تمہارے مذہب کا نام کیا ہے؟ تو وہ بچہ جواب دیگا اسلام۔ ہم سب کون ہیں؟ تو جواب ہوتا ہے مسلمان۔ اب آپ ہی بتائیے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہونا چاہیے؟

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے تعلیمی نصاب میں ہنگامی بنیادوں پر جمہوری رویوں کو فروغ دینے کے لئے مثبت تبدیلیاں لائی جائیں۔ ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو کم/ختم کرنے کے لئے میڈیا اور ذرائع ابلاغ کا کردار نہایت اہم ہے۔ تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور مذہب کو سیاست سے الگ کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھانے ہونگے۔

شرکاء کی رائے

ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء نے تربیتی ورکشاپ کو سراہا اور کہا کہ ان کی تحصیل میں ایسی ورکشاپ کی ضرورت تھی جس میں اُنہیں اپنے حقوق سے آگاہی ملی اور اپنے ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کے نقصانات کا پتا چلا۔ وہ اس پیغام کو ہم اپنی کمیونٹی، محلے تک ضرور پہنچائینگے۔

ایچ آر سی پی ٹیم کے دورانِ ورکشاپ مشاہدات:۔

دورانِ ورکشاپ ایچ آر سی پی نے مشاہدہ کیا کہ تحصیل سامارو میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی بہت ہے جن کے کچھ واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں جن میں، غندہ گردی اور وڈیرہ شاہی، امن و امان کا مسئلہ، مذہبی انتہا پسندی، سماجی انتہا پسندی بہت زیادہ نظر آئی۔ لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ گھمبیر ہے اور ان کے بیشتر سکول بند پڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں تعلیم اور آگہی کم ہے۔

ٹنڈو باگو پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے تکثیری اقدار کے فروغ کے لیے انسانی حقوق کی تعلیم کے موضوع پر 09 تا 10 جون 2014 کو ٹاؤن کمیٹی ہال ٹنڈو باگو، ضلع بدین میں دو روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ کے دوران انسانی حقوق کے فروغ کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کے کردار، طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت پر تربیتی سرگرمیاں منعقد کی گئیں۔ اس ورکشاپ میں، انتہا پسندی کے اثرات، وجوہ، مذہب کی من مانی انتہا پسند تشریح اور اس کے تدارک کے لئے فنون لطیفہ کے کردار جیسے موضوعات پر بھی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ سہولت کار ریجنل کوآرڈینیٹر جمیلہ منگی، ندیم عباس، تحصیل کوآرڈینیٹر آچار عظیم کھوسو، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر سلیم جروار، فیض اوڈیجو، عبدالغفار کھوسو، نقاش علوانی سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

ورکشاپ کے اغراض ومقاصد

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آر سی پی)

جمیلہ منگی نے کہا کہ ورکشاپ کا مقصد پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرنا تھا تا کہ ان مسائل کا ممکنہ حل تلاش کیا جاسکے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی پر شدت پسندی اور اس کے مہلک اثرات سے بچاؤ کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں گی۔ جمیلہ منگی کا کہنا تھا کہ اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی نے انسانی حقوق کی پامالی اور مذہبی اختلافات میں اضافہ کر دیا ہے جس سے نجات کے لئے اس وقت رواداری اور برداشت جیسے تصورات کو فروغ دینا چاہیے۔

انسانی حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار

فیض اوڈیجو

ان کا کہنا تھا کہ یہ وہی سرزمین ہے جہاں انسانی حقوق

کی بیخ کنی کی گئی تھی۔ پولیس کی تحویل میں مزدور رفیق کھوسو کو مارا گیا ٹنڈو باگو تحصیل میں نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں نے اسلام روایات کے برعکس بار ہا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا۔ کاروکاری اور بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ٹنڈو باگو شہر کے روڈ نمبر 1 اور وارڈ نمبر 3 میں بچوں سے جنسی زیادتی اور قتل کے واقعات رپورٹ کیئے گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں جہاں پولیس کے اعلیٰ اہلکار اور موجودہ اور صوبائی اسمبلی کے ممبران انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں ملوث ہوں ، وہاں سول سوسائٹی کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہو چکا ہے۔ سیاسی عدم برداشت کی وجہ سے ٹنڈو باگو میں سیاسی اثر و رسوخ کے حامل افراد اپنے مخالفین کے خلاف مقدمات قائم کر کے، مخالفین کو نوکریوں اور ترقیاتی منصوبوں میں سیاسی بنیادوں پر نظر انداز کر کے سیاسی انتقام کا نشانہ بناتے ہیں۔ سرکاری املاک پر قابض ہونے کا چلن عام ہے۔

علاقہ کے لوگوں خصوصاً ہندو برادری کو سماجی امتیاز کا سامنا ہے اور صاف پانی، روزگار، قانون تک رسائی، انصاف کی فراہمی، تعلیم اور صحت یکساں مواقع میسر نہیں ہیں۔ تشویش ناک امر انسانی حقوق سے متعلق بے خبری ہے۔

اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انسانی حقوق کو تحفظ دینے کے لیئے 30 شقوں پر مشتمل انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ 1948ء میں منظور کیا گیا۔ اعلامیے کے بعد بھی اس ضرورت کو محسوس کیا گیا کے انتہائی مظلوم طبقے خاص طور پر بچوں اور عورتوں کے تحفظ کے لیے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

1948ء کے اعلامیہ کے بعد عورتوں کو تحفظ دینے کے لئے سیڈا کے نام سے بیجنگ میں 1969ء میں منظور کیا گیا جس پر 100 ممالک کے دستخط ہیں اور 32 آرٹیکل ہیں۔ کے نام سے ڈکلیریشن پاس ہوا۔

چائلڈ رائٹس کنونشن 27 دسمبر 1991 کو منظور ہوا اس میں بچوں کے حقوق کو تحفظ دینے کے لیئے کل 52 آرٹیکل ہیں۔ اس اعلامیہ پر 193 ممالک کے دستخط ہیں۔

پاکستان کے 1973ء کے آئین کے تحت انسانی حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے اس کے آرٹیکل 12 کے ذریعے انسانی حقوق کے تحفظ کے لیئے قوانین موجود ہیں۔ اسی ضمن میں بین الاقوامی، ملکی اور اسلامی قوانین موجودہ ہیں جو انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے تھے لیکن بدقسمتی سے قوانین کی موجودگی کے باوجود انسانی حقوق کا تحفظ نہیں ہو رہا اور اس کی خلاف ورزیاں دن دیہاڑے جاری ہیں۔ سماجی کارکنان اور سماجی تبدیلی لانے والے افراد کو ان سارے قوانین کو پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ ان قوانین سے متعلق عوام میں شعور بیدار کیا جا سکے۔ خلاف ورزی کی صورت میں ان قوانین کے تحت متاثرہ افراد کو انصاف فراہم کرنے کی جدو جہد کا آغاز صرف ان قوانین اور ان کے اطلاق کے طریقہ کار سے واقفیت کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔

انسانی حقوق کی فراہمی اور اس سے متعلق شعور کی بیداری کے لئے سول سوسائٹی کے اراکین سب سے پہلے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیوں، ملکی قوانین اور مذہب میں دیئے گئے حقوق کا اچھی طرح مطالعہ کریں پھر انکی تشہیر اور عوام تک آگاہی کی مہم چلائیں۔ ایڈوکیسی اور لابنگ کریں، مقررہ عالمی دن منائیں، سیمینار، ورکشاپ، مباحثے، لیکچرز اور کتابچوں کی مدد سے عوام تک معلومات پہنچائیں؛ مسائل کی درجہ بندی کریں اور اپنے مددگاروں کی فہرست بنائیں۔ سب سے پہلے دیکھیں کہ کون کون سے لوگ کس قسم کے حقوق سے محروم ہیں۔

ان سے کون سی قوت اور ادارے حقوق چھیننے کے ذمہ دار ہیں۔

کس کس فورم پر انکے حقوق کے لیے جدوجہد کی جا سکتی ہے۔

میرے خیال میں آج کے دور میں سماجی ورکر، ذرائع ابلاغ، وکلاء، سیاسی جماعتیں، رہنما، ادارے اور عدلیہ اس سلسلے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے دیکھنا ہوگا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات میں کتنی صداقت، شفافت اور قانونی اعتبار سے اہمیت ہے پھر ان مسائل کے حل کے لئے حکمت عملی بنانی ہوگی، دوستوں کا دائرہ بڑھانا اور دشمنوں کی تعداد کم کرنا حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔

طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

ندیم عباس

تین چار سو سال قبل برصغیر پر مغل شہنشاہوں کی حکومت کے دوران برصغیر میں جدید تعلیمی نظام سرے سے موجود ہی نہ تھا۔ عمومی طور پر دنیا بھر میں جدید تعلیم کا تصور چند صدیوں پیشتر موجود نہ تھا۔ انقلاب فرانس، صنعتی انقلاب اور جمہوری اداروں کے قیام سے قبل تعلیم ریاست کے کنٹرول میں نہیں تھی بلکہ مذہبی ادارے یا گروہ تعلیمی اداروں کو مذہبی اقدار کی ترویج کے لئے اپنی تحویل میں رکھتے تھے۔ مغرب میں چرچ میں تعلیم دیتے تھے اور تعلیم کا مقصد مذہبی تعلیمات کی تبلیغ تھا۔

1789 میں جدید تعلیم کی شروعات فرانس میں انقلاب کے بعد ہوئی۔ فرانس نے مذہبی درس گاہوں پر کنٹرول حاصل کیا اور سرکاری اسکولز اور کالجز قائم کیئے۔ پاکستان 1947 میں ایک ترقی پسند ریاست کے خواب کے ساتھ آزاد ہوا۔ 11 اگست کی تقریر میں قائداعظم نے کہا تھا کہ ریاست کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم آزادی کے بعد بتدریج ریاست کی شناخت مذہب کی بنیاد پر تشکیل دی گئی۔ ہمارے نصاب میں اسلامی حوالے غیر ضروری طور پر ہر مضمون میں پڑھائے جاتے ہیں۔ پاکستان کی کثیر المذہبی شناخت کی جگہ طلبہ کو یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی نظریے کے مطابق بنا ہے۔ اس مذہبی قومیت کی بنیاد پر اقلیتوں کو قومی بیانیے سے خارج کر دیا گیا ہے اور جو ہیروز طلبہ کے سامنے پیش کیئے جا رہے ہیں وہ جنگجو شدت پسند ہیں۔ نصاب میں انسانی حقوق کے بارے میں مضامین کی شمولیت

> تاریخ کا ایک مختصر جائزہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ مذہب کے نام پر بہت قتل و غارت ہوئی ہے۔ کبھی اپنے مقاصد پورے کرنے کہ لئے، کبھی جائیداد پر قبضہ کرنے پر تو کبھی جہاد کے نام پر۔ محمود غزنوی سے لے کر نادر شاہ تک ہر کسی نے سیاسی اور معاشی استحصال کے لئے مذہب کو کسی نہ کسی صورت میں استعمال کیا ہے۔

سے صورت حال کو بدلا جا سکتا ہے۔

مذہب کی من مانی تشریح، انتہا پسندوں کا ہتھیار

سلیم جروار

تاریخ کا ایک مختصر جائزہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ مذہب کے نام پر بہت قتل و غارت ہوئی ہے۔ کبھی اپنے مقاصد پورے کرنے کہ لئے، کبھی جائیداد پر قبصہ کرنے پر تو کبھی جہاد کے نام پر۔ محمود غزنوی سے لے کر نادر شاہ تک ہر کسی نے سیاسی اور معاشی استحصال کے لئے مذہب کو کسی نہ کسی صورت میں استعمال کیا ہے۔ جب نادر شاہ کی تصویر کشی اسلام کے سپاہی کے طور پر کی جاتی ہے تو کوئی اس بات کا ذکر پسند نہیں کرتا کہ اس کے حکم پر دلی میں تین دن قتل و غارت کا بازار گرم رہا کیوں کہ مقامی لوگوں نے اس کے ایک سپاہی کو مار ڈالا تھا۔ محمود غزنوی نے سوم ناتھ پر اس لیے دھاوا بولا تھا کہ یہاں ہندوستان میں سونے کا سب سے بڑا خزانہ جمع تھا۔ پاکستان میں بنیاد پرستی کو جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے حق میں متحرک کرنے کے علاوہ اُسے فرقہ پرستانہ رنگ بھی دیا گیا، جس کے اثرات ہمارے معاشرے کے فطری انحطاط کی

صورت میں سامنے آئے ہیں۔ ہمارے ملک میں احمدیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور بتدریج دیگر فرقوں کو مشرک اور کافر کہہ کر انہیں قومی دھارے سے خارج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر ہم اپنے علاقے کی بات کریں تو یہاں پر بھی مذہب کے نام پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ تحصیل پنگریجوں میں بھورو بھیل کا واقعہ ہمارے سامنے ہے، جس کو قبر سے گھسیٹتے ہوئے نکالا گیا۔ اس واقعہ کے ذمہ داران کا علم ہونے کے باوجود معاشرتی جبر کے باعث ان کے خلاف کاروائی کرنا ممکن نہیں۔ ہمارے یہاں تمام مذہبی گروہ دوسرے مذہبی گروہ کے ساتھ لڑنے اور اپنی سوچ مسلط کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں مل کر غور فکر کرنا چاہیے کہ ہمارے مذہب کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے، کون کون سے عناصر ہیں جو مذہب کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

انتہا پسندی کے عوامل، اثرات اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی ذمہ داریاں

عبدالغفار کھوسو

انتہا پسندی کی تعریف یہ ہے کہ ہم ہر معاملہ میں متوازن رائے یا طرز عمل اختیار کرنے کی بجائے انتہائی سطح پر چلے جاتے ہیں۔ جہاں بیچ والے راستے پر مفاہمت کا کوئی امکان نہ ہے، مثال کے طور والدین بچوں کو کہیں کی آپ کو اپنی مرضی سے مسکرانے کا اختیار نہیں ہے، یا پھر یہ کہیں کہ ہماری مرضی کے مطابق کے کسی مضمون میں داخلہ لیں۔ یا پھر حکمران یہ کہیں کہ ہم جو حکم جاری کریں وہ ہر حالت میں پورا ہو، یہ بھی انتہا پسندی ہے۔ سیاست کی زبان میں عام طور انتہا پسندی کے لئے انگریزی میں ایک لفظ استعمال ہو رہا ہے Fundamentalism, Reaction,Radicalism وغیرہ۔

انتہا پسندی کی مختلف صورتیں

مذہبی اور فرقہ وارانہ انتہا پسندی

قبائلی رسم ورواج، رتبے اور سوچ کی انتہا پسندی

خواتین کی حیثیت، کردار اور حقوق سے متعلق مردانہ سوچ کی انتہا پسندی

مذہبی اور فرقہ وارانہ انتہا پسندی اس وقت عروج پر ہے جو تشدد اور دہشتگردی کی صورت میں معاشرے پر خطرناک اثرات مرتب کر رہی ہے۔ اس قسم کی انتہا پسندی ہمارے معاشرے میں 1947ء کے بعد سے پروان چڑھ رہی ہے۔

انتہا پسندی کے عوامل

مذہب کی سیاست میں آنا:۔ ایک طرف قائداعظم کی 11 اگست 1947 کی تقریر کو نظرانداز کیا گیا، دوسری طرف آمریت خاص طور پر ضیاء الحق نے مذہب کے نام کو سیاست میں استعمال کیا۔

قوموں کو خود مختیاری کا حق نہ ملنا:۔ 1940 کی قرارداد کو نظرانداز کرنا

> اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ ایچ آر سی پی نے مختلف اضلاع کے بعد اب تحصیل کی سطح پر بھی ورکشاپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انتہا پسندی کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثرات سے بچا جا سکے جو ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کے لیے مہلک ہے۔

تاریخی حقائق کو مسخ کرنا:۔ سرکاری میڈیا اور نصاب تعلیم کے ذریعے تاریخی حقائق کو مسخ کیا گیا، ہماری نسلوں کو سکھایا گیا ہے کہ دوسرے مذہبی گروہ نفرت کے لائق یا کم مرتبے والے ہیں۔

ترقی کا نہ ہونا:۔ جنگی جنون، ہتھیاروں کی دوڑ اور طبقاتی اور قومی استحصال کے سبب غریب اور امیر کے بیچ بڑھتا ہوا فرق۔

سرکاری یا غیر سرکاری میڈیا مختلف طریقوں سے براہ راست یا بالواسطہ انتہا پسند رویوں اور شدت پسندی کو بڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔

اثرات

انتہا پسندی کی اس صورتحال اور دہشتگرد کاروائیوں کے سبب ہمارے معاشرے پر بہت منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں:

1۔ انسانی حقوق جن میں سب سے زیادہ اہم جان (زندگی) کا حق ہے جو بڑے پیمانے پر متاثر ہوا ہے۔

2۔ معیشت بری طرح متاثر ہوئی ہے ترقی رک گئی ہے، بیرونی سرمایہ کاری رک گئی ہے اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

3۔ اقلیتیں غیر محفوظ ہیں۔

4۔ اظہار رائے کا حق متاثر ہوا ہے، انسانی حقوق کے کارکن اور آزادی رائے کے علمبردار غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔

انتہا پسندی کے انسداد میں ادب اور فنون لطیفہ کا کردار

نقاش علوانی

فنون لطیفہ انتہا پسندی کے خاتمے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، پہلے لوگ خانہ بدوش زندگی گزارتے تھے، لوگوں میں کوئی شعور نہیں تھا۔ پھر معاشرتی ارتقاء کے بعد معاشرت اور ریاست نے جنم لیا، طاقت اور اختیار کا نظام وضع کیا گیا۔

تہذیبی ارتقاء اور تمدنی ترقی کے نتیجے میں انسان کو اظہار کے لطیف ذرائع نے انسان ہونے کے بنیادی اوصاف سے متعارف کرایا۔ اب ہم آتے ہیں فنون لطیفہ کی طرف یہ ہیں کیا؟

اس کے معنی ہے کاریگری، ہوشیاری ہنر، مزہ اور نزاکت۔ مصوری، موسیقی، شاعری اور رقص ہیں۔ انسانی ذہن فنون لطیفہ کا اثر بہت جلد قبول کر لیتا ہے۔ مصور، موسیقار اور رقاص رنگ، آواز اور جسم کی حرکت سے انسانی ذہنی کو متاثر کرتے ہیں۔ ماضی میں غلام فرید، حضرت بلھے شاہ اور سچل سر مست جیسے بزرگوں کے کلام نے رواداری معاشرے کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا گیا تھا۔ ہندو، مسلم اور سکھ مذاہب کے ماننے والوں میں ان کی مقبولیت کی ایک بڑی وجہ ان کے کلام کا گایا جانا اور اس پر رقص کرنا تھا۔ یہی سبب تھا جو اسلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ لوگ صوفیوں کے سبق سے مسلمان ہوتے تھے۔ صوفیوں کی محبت اور انسانیت کا پیغام عام ہوگا تو دنیا دہشتگردی اور انتہا پسندی سے نجات پائے گی، اور محبت اور انسانیت کی عظمت کا نمونہ بن جائیگی۔

دوڑ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے تکثیری اقدار کے فروغ کے لیے انسانی حقوق کی تعلیم کے موضوع کے حوالے سے 14 تا 15 جون 2014 کو گرلز پرائمری سکول دوڑ، ضلع نواب شاہ میں 2 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں درج ذیل موضوعات پر تربیت ہوئی۔

(1) حقوق کے فروغ، حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار،

(2) انتہا پسندی کے انسداد میں ادب اور فنون لطیفہ کا کردار

(3) طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت،

(4) جمہوریت اور انسانی حقوق، انسانی حقوق اور معاشی

ترقی کے مابین تعلق

(5) مذہب کی من مانی تشریح، انتہا پسندوں کا ہتھیار

سہولت کار ریجنل کوآرڈینیٹر جمیلہ منگی، ندیم عباس تحصیل کوآرڈینیٹر مہر محمد، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آصف البشر، فیض اوڈیجو، عبدالغفار کھوسو، عبدالقادر چانڈیو شامل تھے۔

جمیلہ منگی ریجنل کوآرڈینیٹر (ایچ آرسی پی)

اس ورکشاپ میں شرکت کرنے پر ایچ آر سی پی آپ سب کا شکر گزار ہے۔اس ورکشاپ کا مقصد پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرنا ہے تاکہ ان مسائل کا ممکنہ حل تلاش کیا جاسکے۔اس وقت پاکستان کو درپیش سب سے سنگین مسئلہ انتہا پسندی ہے جو دیمک کی طرح ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ایچ آر سی پی نے مختلف اضلاع کے بعد اب تحصیل کی سطح پر بھی ورکشاپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ انتہا پسندوں کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اس کے اثرات سے بچا جاسکے جو ہماری انفرادی واجتماعی زندگی کے لیے مہلک ہے۔

> برصغیر میں ادب اورفنون کو اہمیت آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے حاصل ہے۔ برصغیر میں ترقی کے کئی مراحل ادب اور فنون کی بنیاد پر طے پائے۔یقینی طور پر فنون لطیفہ ایک ایسی جہد کا نام ہے جس سے انسان کے اندر مثبت رویہ جات پیدا کئے جاسکتے ہیں۔کسی بھی معاشرے کے مسائل کی عکاسی وہاں کا ماحول اور مزاج ازخود کردیتا ہے، جہاں جیسا ماحول ہوتا ہے ہمارے ذہنوں میں ویسے ہی سماجی رویے جنم لیتے ہیں اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہمیں فنون لطیفہ کے کسی بھی انداز کو منتخب کرنے کے لئے پہلے اپنے گردوپیش کے حالات کا جائزہ لے لینا چاہیے۔

حقوق کے فروغ، حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی کی تشکیل اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار

عبدالغنی رند

انسانی حقوق درحقیقت وہی سوچ اور اصول بقائے باہمی ہے جو صدیوں سے موجود ہے لیکن یہ انسانی حقوق کا ہی اعجاز ہے کہ دنیا میں پہلی مرتبہ مختلف قوموں، مذہبوں اور ثقافتوں کے لوگ کثیر تعداد میں ان پر اتفاق کرتے ہیں۔اس تاریخی کامیابی کا تعلق اقوام متحدہ کے قیام سے بھی ہے۔اس لئے انسانی حقوق کی ترویج اقوام متحدہ کے تین بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ انسانی حقوق کے جدید تصورات میں ان تمام امتیازات کو ختم کیا گیا ہے جو پہلے کسی نہ کسی شکل میں موجود تھے اسی لئے انسانی حقوق کے نفاذ اور قبولیت میں وسعت پائی جاتی ہے جو انہیں کسی بھی مذہبی رواج یا ملکی قانون سے ممتاز کرتی ہے۔ایک تو اس میں ریاستوں کا روایتی کردار ہے۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حقوق تسلیم نہیں کئے جاتے کروائے جاتے ہیں۔انسانی حقوق کی تنظیمیں رضا کار تنظیموں کی تیسری قسم ہے جس کے طریقہ کار اور مقاصد میں حقوق کے احترام کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اس میں انسانی وقار اور حقوق کے پامال ہونے کی وجوہات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی نشاندہی کرنا بھی انسانی حقوق کے فروغ میں شمار کیا جاتا ہے۔

انتہا پسندی کے انسداد میں ادب اور فنون لطیفہ کا کردار

آصف البشر

برصغیر میں ادب اور فنون کو اہمیت آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے حاصل ہے۔ برصغیر میں ترقی کے کئی مراحل ادب اور فنون کی بنیادی پر طے پائے۔یقینی طور پر فنون لطیفہ ایک ایسی جہد کا نام ہے جس سے انسان کے اندر خوشگواریت کو بحال کیا جاسکتا ہے۔کسی بھی معاشرے کے مسائل کی عکاسی وہاں کا ماحول اور مزاج ازخود کردیتا ہے، جہاں جیسا ماحول ہوتا ہے ہمارے ذہنوں میں ویسے ہی سماجی رویے جنم لیتے ہیں اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہمیں فنون لطیفہ کے کسی بھی انداز کو منتخب کرنے کے لئے پہلے اپنے گردوپیش کے حالات کا جائزہ لے لینا چاہیے۔پاکستان میں پائی جانے والے شدت پسندی کے رجحان نے جہاں ہمیں انتہا پسندی م کا ماحول مہیا کیا ہے وہیں ہمیں اس سے بیزاریت اور نقصانات سے بھی دوچار کیا ہے۔انتہا پسندی کی تمام اقسام یکساں طور پر معاشرہ پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اس کے اثرات سماجی رویوں پر نہایت برے ہوتے ہیں۔انتہا پسندی کے منفی اثرات کی وجہ سے کئی ایسے مسائل جنم لیتے ہیں جن کا براہ راست اثر ہماری زندگی پر پڑتا ہے۔جس کی روک تھام کے لئے پیش رفت نہ کی جائے تو یقینی طور پر وہ انسانی حقوق اور وقار کے لئے بھی کافی نقصان دہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ان سارے حالات کے پیش نظر ہمیں اپنی سرگرمیوں کو ذرا مختلف کرنے کی ضرورت ہے ہمیں اپنے گردوپیش کے ماحول کی مناسبت سے ادب اور فنون لطیفہ کا سہارا لینا ہوگا تاکہ اس کے ذریعے ہم مثبت رویوں کا اظہار کرسکیں۔

ہمارے ذہنوں میں شدت پسندی کا رجحان تب پیدا ہوتا ہے جب ہم کسی مایوسی یا احساس محرومی کا شکار بنتے ہیں اور اس وجہ سے ہمارے اندر عدم برداشت کی فضا قائم ہوتی ہے جو براہ راست ہمارے اخلاقیات کو نچوڑ کر رکھ دیتی ہے اور ہم ایسی حالت میں ہر وہ قدم اٹھانے پر مجبور ہوجاتے ہیں جس کا ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا لیکن بعد میں اس کا پچھتاوا ضرور ہوتا ہے۔ایسے میں ہمیں ضرورت ہے کہ ہم کسی ایسی سرگرمی میں مشغول ہوجائیں جس سے ہمارے اندر برداشت کی کیفیت کو تقویت مل سکے۔اکثر ہمارے بزرگوں کی جانب سے ہمیں یہ تلقین کی جاتی ہے کہ جب غصہ آئے تو اپنی جگہ تبدیل کرلیا کرو اس سے غصے میں ٹھراؤ آجاتا ہے۔حقیقت میں یہ تجربہ کامیاب رہا ہے اس طرح کی کئی تاکیدیں ہیں جن کی بدولت ہم اپنی شدت پسندی کو کم کرسکتے ہیں۔لیکن جہاں سماجی ماحول ہی انتہا پسند ہو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں ادب اور فنون کا اہتمام ہو، تفریحی سرگرمیاں ہوں، روایتی رجحان کو تبدیل کرنے کے منفرد مواقع ہوں۔ہم جب یہ محسوس کریں کہ ہم کسی خاص قسم کے نظریات پر شدت پسندی کا شکار ہورہے ہیں تو ہم ایک تجربہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ کریں کہ کوئی اچھی سے شاعری کی کتاب سے استفادہ حاصل کرلیں، کوئی گیت یا نغمہ سن لیں، یا گن گنالیں۔کوئی غزل یا شعر کہنے کی کوشش کریں۔یا کسی ایسی محفل کا حصہ بن جائیں جہاں ہمیں اس طرح کی سرگرمیاں میسر آئیں۔

طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

محمد رفیق خانزادہ

تعلیم کی افادیت اور اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے تعلیم کسی قوم کی تعمیر وترقی اور عروج وکمال کے حصول کا ذریعہ ہے۔اس پر قوم کی فکری اور شعوری بیداری کا انحصار ہوتا ہے۔جب کسی قوم میں تعلیمی فقدان عروج پر پہنچ جاتا ہے تو وہ قوم تباہ وبرباد ہوجاتی ہے، پاکستان کے نظام تعلیم اس قابل نہیں ہے کہ مذکورہ مقاصد کے حصول میں مددگار اور معاون ثابت ہوسکے۔ہمارے نظام تعلیم کے تحت طلباء طالبات کو صرف امتحانات کی تیاری اور ڈگری کے حصول کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔اس نظام تعلیم کو ان کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔اگر ہمارے ملک کے ارباب اختیار، ماہرین تعلیم، رہنماء اور معلموں نے اس جانب توجہ دی ہوتی تو ہماری درسگاہیں دہشتگردی، ذہنی پستی

اور اخلاقی انحطاط کے اڈے نہ بنتیں۔نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کو لازمی مضمون کے طور پر لیا جانا چاہیے۔جس سے طالب علموں میں انسانی حقوق سے متعلق ایسی آگاہی حاصل ہو جو آگے چل کہ ان کے جمہوری طرز فکر میں ایک واضح تبدیلی پیدا کر سکیں اور اس کی بدولت ہمیں قائدانہ صلاحیتوں کے حامل افراد میسر آسکیں۔

کسی بھی ملک یا معاشرے میں جب تک بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی نہ بنایا جائے اس وقت تک اس معاشرے میں امن و استحکام ممکن نہیں۔ معاشی ترقی اور جمہوریت کیلئے امن کا قیام اور ترقیاتی عمل میں عوام کی شمولیت لازم و ملزم ہیں۔

جمہوریت، انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

جمیلہ منگی

آج ہم جس موضوع پر بات کریں گے اس سے پہلے ہم ان تین باتوں (جمہوریت، انسانی حقوق، معاشی ترقی) کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تاکہ ہم اس موضوع پر بہتر انداز میں بحث کر سکیں۔جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں افراد خود ہی اپنے حکمران ہوتے ہیں یعنی وہ اپنے نمائندے منتخب کر لیتے ہیں جو ان پر حکومت کریں۔

جمہوریت اور انسانی حقوق

جمہوریت اور انسانی حقوق کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔یہ ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ جمہوریت ایک ایسا طرز حکومت ہے جس میں بنیادی حقوق کی ضمانت دی جاتی ہے۔اگر کسی ملک میں جمہوریت کے معیار کا تعین کرنا ہو تو اس کا بنیادی پیمانہ اس ملک میں انسانی حقوق کے حالات ہیں اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ حقوق لوگوں کو حقیقی معنوں میں میسر ہیں تو ان کے لئے ان پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔اول آئینی اور قانونی دستاویز میں لوگوں کو کس قسم کے حقوق دستیاب ہیں دوئم کیا لوگوں کے پاس ان حقوق کے مستفید ہونے کے مساوی مواقع موجود ہیں نیز اگر حکومت سیاسی اور سماجی گروہوں یا افراد کی جانب سے حقوق کی پامالی ہو تو شہریوں اور ان گروہوں کے پاس عدالتی تلافی کا مساوی موقع دستیاب ہے یا نہیں۔

انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

کسی بھی ملک یا معاشرے میں جب تک بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی نہ بنایا جائے اس وقت تک اس معاشرے میں امن و استحکام ممکن نہیں۔ معاشی ترقی اور جمہوریت کیلئے امن کا قیام اور ترقیاتی عمل میں عوام کی شمولیت لازم و ملزم ہیں۔معاشی ترقی کا تعلق براہ راست انسانی وسائل، معاشی و قدرتی وسائل کی ترقی سے ہے۔اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے جس کا براہ راست اثر پاکستان کی اقتصادی ترقی پر پڑ رہا ہے۔دوسری وجہ غربت اور بیروزگاری ہے۔ہماری نوجوان نسل کے پاس تکنیکی ہنر اور مہارت کی کمی ہے جس سے ہم اپنی نوجوان نسل سے صحیح معنوں میں مستفید نہیں ہو پا رہے۔ہمارا تیسرا مسئلہ مہنگائی ہے جب مہنگائی بڑھتی ہے تو لوگ کئی مسائل سے دو چار ہوتے ملک کی ترقی تین چیزوں پر ہوتی (1) بیرونی سرمایہ کاری (2) صنعت (3) زراعت

ہمارے یہاں ہاں صنعت ہے نہیں اور ہمارے ملک سیلاب اور خشک سالیوں کی وجہ سے زراعت تباہ ہوکر رہ گئی ہے۔بیرونی سرمایہ کاری نہ ہونے کے برابر ہے ملک کے حالات اسقدر خراب ہیں کہ کوئی سرمایہ کار اپنا پیسہ یہاں نہیں لگانا چاہتا تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟

کیا سیاست میں مذہب کی شمولیت انتہا پسندی کا سبب ہے؟

عبدالقادر چانڈیو

کسی معاشرے میں مذہب اور سیاست کے درمیاں تعلق کی نمایاں اہمیت ہے، بالخصوص پاکستان جیسے معاشرے میں جہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔اپنے داخلی اور خارجی مسائل کے حل کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھیں۔ہمارے یہاں مذہب اور سیاست کے تعلق کے حوالے سے اکثر بحث کی جاتی ہے جبکہ ہمارے نزدیک معاملہ مذہب اور سیاست کے تعلق کا نہیں، بلکہ اس بات کو سمجھنے کا ہے کہ اسلام کا ہماری زندگی سے کیا تعلق ہے؟مذہب اسلام اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کے لیے پروردگار عالم کا عطا کردہ ہدایت نامہ ہے۔میں بحثیت ایک طالب علم یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں مذہب کے نام پر سیاست کو غلط انداز میں پیش کیا جاتا ہے اور اس کا استعمال بھی نہایت نامناسب انداز میں کیا جاتا ہے جس سے انتہا پسندی سے تقویت ملتی ہے۔پاکستان کو مسلم ریاست تصور کرنے والے مذہبی ٹھیکیداروں نے قائداعظم کی اس تقریر کا متن بھلا دیا ہے جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ اس ملک میں رہنے والے تمام انسان پاکستانی ہیں اور وہ مذہبی طور پر آزاد ہیں۔یہ بات قابل فکر ہے کہ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا کر پیش کرنے والے اپنے ہی وطن میں مذہبی جنونیت کا شکار بنے ہوئے ہیں۔یہ ہماری بدقسمتی کہہ لیں یا منفرد حکمت عملی ہمارے ملک میں سب سے زیادہ مذہبی جنونیت کے پیروکاروں کی وجہ سے مسائل میں حد درجہ اضافہ ہوا ہے۔جنرل ضیاءالحق کی سوچ نے پاکستان میں ملاؤں کو پروان چڑھایا اور دین کے ٹھیکیداروں نے قرآن وسنت کی ترغیب اور اصلاح و احوال کے بجائے ملک کے نظام حکومت میں اسلامائزیشن کے کلچر کے قیام پر زور دیا جس کے نتیجے میں ملائیت مسجد اور مدرسوں سے نکل کر ایوانوں میں پہنچ گئی جس نے پاکستان کے آئین، انسانی حقوق کے منشور اور نظام حکومت کے فکری معاملات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔اس میں بڑی حد تک ہم عوام کا قصور بھی ہے کیونکہ ہم دین اور مذہب کے معاملے میں اکثر لکیر کے فقیر بن

کسی معاشرے میں مذہب اور سیاست کے درمیاں تعلق کی نمایاں اہمیت ہے، بالخصوص پاکستان جیسے معاشرے میں جہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔اپنے داخلی اور خارجی مسائل کے حل کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم مذہب اور سیاست کو الگ الگ رکھیں۔ہمارے یہاں مذہب اور سیاست کے تعلق کے حوالے سے اکثر بحث کی جاتی ہے جبکہ ہمارے نزدیک معاملہ مذہب اور سیاست کے تعلق کا نہیں، بلکہ اس بات کو سمجھنے کا ہے کہ اسلام کا ہماری زندگی سے کیا تعلق ہے؟

جاتے ہیں۔اگر ہم صرف ان مذہبی ٹھیکیداروں کی زندگی کا ایک جائزہ لیں تو ہم واضح طور پر محسوس کریں گے کہ مسجد اور مدرسوں کے بجائے ان کی اپنی ذاتی زندگی میں کیسے تبدیلیاں آئیں۔ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ سیاسی عمل میں مذہبیت کے رجحانات سے نہ صرف ملک کا سیاسی عمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار بنتا ہے بلکہ مذاہب کے اصولوں سے بھی ہم دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔کیا ہم نے کبھی اپنا احتساب کیا ہے کہ ہم اسلام کی روح سے کسی دوسرے مذاہب سے وابستہ افراد کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں؟ بدقسمتی سے ہم ان کے ساتھ کھانا پینا تو دور کی بات، کسی قسم کا لین دین کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں نے عوام کو مذہب کے قریب کیا اور نہ ہی سیاست کا اصولی پیروکار بنایا۔اس ساری صورتحال میں سیاست کا اصولی فلسفہ ہی تبدیل ہو کر رہ گیا کو جو کسی طور بھی ہمارے حق میں بہتر ثابت نہیں ہوا۔اس لئے اب ہمیں ان تمام تر رجحانات سے دور رہنے کی کوشش کرنا ہوگی اور ان عناصر سے بچنے کی کوشش کرنا ہوگی جو سیاسی عمل کو مذہب کا نام دے کر ہمارے لئے مزید مسائل برپا کرتے ہیں۔

قانون نافذ کرنے والے ادارے

ایف ڈبلیو او کیمپ پر حملہ

تربت تربت گوادر شاہراہ پر کام کرنے والی تعمیراتی کمپنی ایف ڈبلیو او کے کیمپ پر 22 جون کی شام کو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے حملہ کردیا۔ مقامی لیویز ذرائع کے مطابق دوطرفہ فائرنگ کے نتیجے میں ایف ڈبلیو او کا ایک اہلکار زخمی ہوگیا جبکہ جوابی فائرنگ سے ایک موٹر سائیکل سوار جاں بحق ہوگیا واقعہ کے بعد تربت گوادر شاہراہ پر سفر کرنے والے مسافروں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ عوام نے اعلی حکام سے علاقے میں امن وامان بحال رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔

(اسداللہ بلوچ)

نامعلوم افراد اور فورسز کے درمیان جھڑپ

تربت 13 جون 2014 کو ملنے والی اطلاعات مطابق کے مطابق تربت کے علاقے ناصر آباد میں نامعلوم مسلح افراد اور فورسز کے درمیان جھڑپ ہوئی دونوں طرف سے فائرنگ کا تبادلہ کیا گیا بعدازاں فورسز نے علاقے سے مبینہ طور پر دینار نامی ایک شخص کو گرفتار کرلیا۔

(نامہ نگار)

''15 ہزار دے کر میں نے پولیس سے جان چھڑائی''

زمیندارہ کالونی نور پور تھانہ صدر زمیندارہ کالونی نور پور کے اے ایس آئی ایک محنت کش شہری رانا محمد انور کو گرفتار کر کے تھانے لے گیا، اس پر تشدد کیا اور پھر پندرہ ہزار روپے لے کر اسے چھوڑ دیا۔ واقعات کے مطابق زمیندارہ کالونی نور پر کا رہائشی محمد انور اپنے بھائی کو کھانا دینے چک نمبر 3 فواڑہ جا رہا تھا کہ راستے میں تھانہ صدر کے اے ایس آئی قاسم اور دیگر پولیس اہلکاروں نے اسے روک لیا اور گاڑی میں بٹھا کر تھانے لے گئے جہاں اس پر تشدد کیا گیا۔ محمد انور کی جیب میں پندرہ ہزار روپے تھے جو پولیس کو دے کر اس نے اپنی جان چھڑوائی۔ محمد انور نے بتایا کہ اے ایس آئی کے ساتھ اس کی دیرینہ رنجش تھی جو اس واقعہ کی وجہ بنی۔ محمد انور کی درخواست پر علاقہ مجسٹریٹ نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو محمد انور کا طبی معائنہ کرنے کا حکم دیا۔ علاوہ ازیں محمد انور نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں رٹ بھی دائر کردی ہے۔

(خواجہ اسداللہ)

پولیس اہلکاروں پر حملہ

شکار پور نامعلوم افراد نے جاڑا واہ کے قریب قومی شاہراہ پر ڈکھن سے شکار پور جانے والی پولیس اہلکاروں کی پارٹی پر حملہ کردیا جس سے کانسٹیبل واحد بخش بوہڑ موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ وقوعہ کے روز صبح پانچ بجے تحصیل گڑھی یاسین کے تھانے ڈکھن کے ایس ایچ او زاہد ابڑو پولیس اہلکاروں کے ساتھ ڈکھن سے شکار پور جا رہے تھے کہ راستے میں ان پر مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کردی۔ حملے میں ایس ایچ او زاہد ابڑو معمولی زخمی ہوئے۔ جاں بحق ہونے والے پولیس اہلکار واحد بخش بوہڑ کا پوسٹ مارٹم سول ہسپتال شکار پور سے کروانے کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی گئی۔ جسے بعد میں واحد بخش کے آبائی گاؤں پیر چنڈام میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اے ایس پی سٹی کامران نواز کی قیادت میں پولیس کھوجی کتوں کی مدد سے گاؤں شیر محمد بروہی پہنچ گئے۔ پولیس نے گھر گھر تلاشی لی اور دو خواتین سمیت نو افراد کو گرفتار کرلیا۔ اور آٹھ مکانوں کو نذر آتش کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجرموں کا ہدف ایس ایچ او زاہد ابڑو تھے جنہوں نے چند روز قبل بروہی برادری سے تعلق رکھنے والے کچھ ڈاکو گرفتار کئے تھے۔ ان پر فائرنگ گرفتاریوں کا انتقام لینے کے لئے کی گئی تھی۔ خان محمد بروہی سمیت آٹھ افراد کے خلاف دفعہ 302 کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

(نامہ نگار)

بے قصور افراد کی گرفتاری کی مذمت

پارا چنار پارا چنار میں پریس کانفرنس سے خطاب میں شلوزان علیشاری سے تعلق رکھنے والے عمائدین اور قبائلیوں نے جن میں سید رضا حسین، سید احمد علیشاہ، سید عالم شاہ، جمیر خان، رحیم شاہ اور سید گلاب حسین نے کہا کہ کہا 19 جون کی رات کو نامعلوم افراد نے لیوی چیک پوسٹ پر حملہ کیا تھا جس میں دو لیوی اہلکار زخمی ہوگئے تھے۔ انتظامیہ نجد و ذمہ داری کے تحت ان کے علاقے سے تعلق رکھنے والے 17 قبائلیوں کو گرفتار کیا تھا جنھوں نے جیل میں بھوک ہڑتال شروع کردی ہے۔ اُن کی گرفتاری کے خلاف شلوزان کے مختلف قبائل نے احتجاجاً جیل بھرو تحریک کا اغاز کیا ہے اور اب تک 200 افراد نے اس گرفتاری کے خلاف رضا کارانہ خود کو گرفتاری کی لئے پیش کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہ ہوئے اور ان کے ساتھ انصاف نہ کیا گیا۔ تو وہ پورے قبائل بچوں سمیت گرفتاری کے لیے پیش ہوں گے۔ ان کے مطابق وہ دہشت گردی کے خلاف ہیں اور دہشت گردی کے

سیکیورٹی فورسز پر حملہ

باجوڑ ایجنسی 13 جون کو تحصیل سلارزئی کے علاقہ چرگوڑی میں سیکیورٹی فورسز کی گاڑی کو ایک ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا۔ دھماکہ کے زد میں آکر ایک سیکیورٹی اہلکار زخمی ہوگیا جسے ہیڈکوارٹر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیٹیکل انتظامیہ نے وقوعے کا مقدمہ درج کرلیا تھا مگر اس رپورٹ کے ارسال ہونے تک ملزمان کا سراغ نہیں لگایا جاسکا تھا۔

(شاہد حبیب)

سیکیورٹی فورسز نے ہلاک کردیا

تربت 14 جون 2014 کی صبح قمبر ولد بشیر بیدار ساکن کونش قلات، واجو رسول بخش ولد منصور ساکن کونش قلات اور خلیل ولد اقبال لنگ ساکن تمپ کسی کام کے سلسلے میں ناصر آباد گئے، تو وہاں پر اچانک ایف سی اہلکاروں نے ان پر فائرنگ کی، جس سے قمبر شدید زخمی ہوئے، جنہیں واجو رسول بخش اور خلیل اقبال ساتھ لے کر علاج معالجے کے لئے کراچی روانہ ہوئے۔ راستے میں گوادر زیرو پوائنٹ پر ایف سی اہلکاروں نے انہیں روک لیا۔ مگر قمبر کی نازک حالت دیکھ کر چھوڑ دیا۔ جس سے وہ دوبارہ کراچی روانہ ہوئے۔ لیکن کراچی پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں قمبر کا انتقال ہوگیا۔ بشیر بیدار صاحب کراچی میں تھے۔ جب انہیں اطلاع دی گئی، تو انہوں نے بیٹے کی لاش کراچی لے جانے کی ہدایت کردی۔ چنانچہ آخری رسوم کے لئے انہیں کراچی لے جایا گیا۔

(نامہ نگار)

بچے

فائرنگ سے بچہ جاں بحق

کوئٹہ 16 جون کو کوئٹہ میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقے غوث آباد سے پولیس کے عملے نے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد کر لی جسے شناخت کے لیے سول ہسپتال منتقل کردیا گیا جس کی شناخت اس کی اہلیہ بی بی عائشہ نے عبدالرزاق کے نام سے کرلی، جسے ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردیا گیا قتل کی وجہ معلوم نہ ہوسکی۔

10 سے 12 سال کی عمر کے 22 فیصد بچے جبری مشقت کرتے ہیں

میرپور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے کارکن عابد حسین عابدی نے بچوں سے جبری مشقت کے حوالے سے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ آزاد کشمیر میں بچوں سے جبری مشقت کے واقعات کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہورہا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق صرف بھمبر میں محنت مشقت کرنے والے افراد میں 22 فیصد وہ بچے شامل ہیں جن کی عمریں دس سے بارہ سال کے درمیان ہیں۔محنت کشوں میں 35 فیصد وہ بچے بھی شامل ہیں جو غربت اور مہنگائی کے ہاتھوں تنگ آ کر اس سے بھی چھوٹی عمر میں محنت مزدوری شروع کردیتے ہیں۔ بارہ برس تک کی عمر کے بچوں میں بارہ فیصد بچے نشہ آور ادویات اور شراب کے عادی ہیں۔2013ء کے دوران جنسی تشدد کا شکار ہونے والے بچوں کی تعداد تقریباً نو فیصد تھی۔آزاد کشمیر حکومت کی طرف سے بچوں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بہت سے اعلانات ہر سال کئے جاتے ہیں لیکن ان پر عملدرآمد کسی پر بھی نہیں ہوتا۔سروے کے مطابق جبری مشقت کرنے والے معصوم بچوں کی زیادہ تر تعداد باغ، میرپور، کوٹلی، بھمبر اور مظفرآباد میں ہے۔غربت کے مارے والدین بچوں کو تعلیم نہیں دلواسکتے اور انہیں چھوٹے موٹے کاموں پر لگا دیتے ہیں جس سے ان کے گھروں کی دال روٹی چلتی ہے۔ان میں سے اکثر بچوں کو ان کے کام کا معاوضہ کم دیا جاتا ہے اور بعض بچوں کو تو معاوضہ دیا ہی نہیں جاتا۔سروے کے مطابق اگر حکومت آزاد کشمیر نے بچوں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق جلد ہی قانون نہ بنایا تو آزاد کشمیر میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد تیزی سے کم ہوجائے گی جس سے جرائم میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔

(عابد حسین عابدی)

فائرنگ سے بچہ جاں بحق

باجوڑ ایجنسی باجوڑ ایجنسی کی تحصیل اڑنگ بارنگ کے گاؤں نذر منہاس میں فائرنگ سے ایک بچہ جاں بحق ہوگیا۔گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک شخص کھیتوں میں کام کررہا تھا۔اس نے اپنی بندوق سے فائرنگ کی جس کی زد میں آکر ایک بچہ جاں بحق ہوگیا۔انتظامیہ نے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ملزم نے اپنے مذکورہ فعل سے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی دفعہ 3 اور پاکستان کے آئین کی دفعہ 9 کے تحت مذکورہ بچے کو حاصل شدہ زندگی کے حق کی خلاف ورزی کی ہے۔

(ہدایت اللہ)

9 سالہ بچے کے ساتھ زیادتی

میرپور میرپور کے نواحی گاؤں کھاڑک میں ایک نوجوان دکاندار منیب احمد ایک نو سالہ بچے کو بہلا پھسلا کر دوکان کے اندر لے گیا جہاں اس نے بچے کے ساتھ زیادتی کرڈالی۔ بچے کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کردیا گیا۔ بچے کے والدین کی درخواست پر پولیس نے ملزم منیب احمد کو گرفتار کرلیا۔

(عابد حسین عابدی)

بچے کو پولیو کا خدشہ

پیر محل نواحی گاؤں 321 گ ب میں پولیو کا کیس سامنے آگیا۔محکمہ صحت ذرائع کے مطابق مذکورہ گاؤں کے ذبیح الحق کے 9 سالہ بیٹے عون میں پولیو وائرس کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے جس پر محکمہ صحت نے بچے کے خون کے نمونہ جات حاصل کر کے تصدیق کے لئے لیبارٹری بھجوا دیئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل متاثرہ بچے کا بھائی پولیو وائرس کا شکار ہوکر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔

(نامہ نگار)

بھتیجی کو جان سے مار ڈالا

ٹوبہ ٹیک سنگھ گھریلو تنازعہ پر نواحی گاؤں 734 گ ب میں چچا نے شادی شدہ بھتیجی کو فائرنگ کرکے قتل کردیا پیر محل کے نواحی گاؤں 734 گ ب کے رہائشی زوار حسین کی بیٹی ارم بی بی کی شادی ڈیڑھ برس قبل جتی بہادر کے مرتضیٰ سے ہوئی تھی۔ وہ اپنے والدین سے ملنے کیلئے آئی تو رات کے وقت اس کے چچا عابد حسین نے اپنے بیٹے خالد کے ہمراہ بھائی کے گھر میں گھس کر فائرنگ کردی جس کی زد میں آکر ارم بی بی ابدی نیند سوگئی۔اطلاع ملنے پر تھانہ پیر محل پولیس موقع پر پہنچ گئی اور نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے سول ہسپتال منتقل کردیا۔ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

(اعجاز اقبال)

8 سالہ بچی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا

بھمبر آمگاہ ساہنی کے ایک پچاس سالہ شخص محمد حنیف نے ایک غریب محنت کش کی آٹھ سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی۔بچی کے شور مچانے پر لوگ اکٹھے ہوگئے جنہوں نے محمد حنیف کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا۔پولیس رپورٹ کے مطابق حنیف بچی کو ورغلاء کر ایک نرسری لے گیا جہاں اس نے بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے کی کوشش کی لیکن بچی کی چیخ وپکار پر لوگ موقع واردات پر پہنچ گئے۔حنیف نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن لوگوں نے اسے پکڑلیا اور پولیس کو اطلاع کردی۔پولیس نے حنیف کو گرفتار کرکے مقدمہ درج کرلیا۔ایچ آر سی پی کے کارکنوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حنیف کے خلاف سخت کارروائی کی جائے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔

(عابد حسین عابدی)

بچی سے زیادتی

پیر محل 2014/06/07 کو تھانہ اروتی کے گاؤں 752 گ ب کے محنت کش غلام شبیر کی چھ سالہ بیٹی ک ش جو کہ پہلی جماعت کی طالبہ ہے گھر کے سامنے کھیل رہی تھی کہ مذکورہ گاؤں کا نوجوان محمد قیصر ولد محمد اسلم اسے زبردستی اٹھا کر احاطہ مویشیاں میں لے گیا اور بچی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنا ڈالا۔ بچی کی چیخ و پکار پر ملزم اسے بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ کر فرار ہوگیا۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ اروتی میں تعینات ایس ایچ او انسپکٹر چوہدری محمد اکرم نے نفری کے ہمراہ چھاپہ مار کر ملزم کو گاؤں سے فرار ہوتے ہوئے گرفتار کرکے مقدمہ کا اندراج کردیا۔متاثرہ بچی کی والدہ صغراں بی بی جو کہ مقدمہ کی مدعی ہے نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ اس کی بیٹی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنانے والے شخص کو سزا دلوائی جائے۔

(اعجاز اقبال)

صرف سات جیل خانے لیکن قیدیوں کی تعداد 900

میرپور آزاد کشمیر میں اس وقت کل سات جیلیں ہیں جہاں افسروں سمیت عملہ کے 257 ارکان خدمات انجام دیتے ہیں لیکن ان جیلوں میں قیدیوں کی تعداد نو سو سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔ ان سات جیلوں میں دو سنٹرل جیلیں ہیں جو مظفرآباد اور میرپور میں ہیں۔ جبکہ کوٹلی، راولاکوٹ، باغ اور پلندری میں ایک ایک ڈسٹرکٹ جیل کے علاوہ بھمبر میں ایک سب جیل قائم ہیں۔ ایچ آر سی پی کے سروے کے مطابق ان سات جیلوں میں افسروں سمیت ملازمین کی کل تعداد 257 ہے۔ آزاد کشمیر میں قتل وغارت گری، چوریوں اور ڈکیتیوں کی تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر جیلوں اور عملہ کی تعداد بہت کم ہے۔ عملے کی کمی کے علاوہ عملے کے پاس اسلحہ کی بھی کمی ہے۔ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے کوئیک رسپانس فورس کی عدم موجودگی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مزید برآں جیل ملازمین کو نہ ہونے کے برابر مراعات حاصل ہیں۔ قیدیوں کے لئے طبی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ جیلوں کے اندر حالات دگرگوں ہیں جس کے باعث متعدد قیدی دل کے عارضہ میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ہر تیسرا قیدی ڈپریشن کا شکار ہے۔ گردوں کی بیماری جیلوں میں عام ہے۔ جیل سپرنٹنڈوں کے لئے گاڑیاں نہیں ہیں اور وہ موٹر سائیکلوں اور رکشاؤں پر سفر کرنے پر مجبور ہیں۔ ایچ آر سی پی نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد کشمیر کی جیلوں کے حالات اور ان کے عملہ کی فلاح و بہبود کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

(عابد حسین عابدی)

ٹریفک پولیس اہلکاروں کا تشدد

عمرکوٹ 29 مئی کو کاوش اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ عمرکوٹ میں اللہ والا چوک کے پاس سبزی کے ٹھیلے چلا کر روزی کمانے والے دو مزدوروں لچھت کوہلی اور سروپ چند کو ٹریفک پولیس اہلکاروں نے رشوت نہ دینے پر تشدد کا نشانہ بنایا۔ ایچ آر سی پی کے ضلعی کور گروپ نے وقوعے کے متعلق حقائق اکٹھے کیے۔ متاثرہ شخص سروپ چند نے کور گروپ کی ٹیم کو بتایا کہ 28 مئی کو دوپہر کے وقت ٹریفک پولیس کے اہلکار نور محمد نے اسے اور اس کے قریبی رشتے دار لچھت کو بھتہ نہ دینے پر تشدد کا نشانہ بنایا۔ سروپ چند کے جسم پر تشدد کے واضح نشانات موجود تھے۔ سروپ چند نے بتایا کہ مذکورہ ٹریفک پولیس اہلکار گزشتہ تین برسوں سے سبزی فروشوں سے روزانہ 50 سے 100 روپیہ فی کس رشوت لیتا ہے۔

(اوکھومنروپ)

سزائے موت کے قیدیوں کا احتجاج

ٹوبہ ٹیک سنگھ رشوت کی وصولی کیلئے وحشیانہ تشدد اور جیل حکام کے مبینہ ناروا سلوک کے خلاف سزائے موت کے قیدیوں نے احتجاجی بھوک ہڑتال کر دی۔ جیل حکام نے 8 بھوک ہڑتالی قیدیوں کو دیگر جیلوں میں منتقل کر دیا۔ ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حکام نے رشوت کی وصولی کیلئے سزائے موت کے قیدیوں پر جسمانی تشدد معمول بنا رکھا ہے۔ گذشتہ دنوں بھی قیدیوں کو بیرکوں سے باہر نکال کر ہتھکڑیاں لگانے کے بعد بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اس سلسلہ میں جیل حکام کے ناروا سلوک کے خلاف بطور احتجاج سزائے موت کے 100 سے زائد قیدیوں نے 21 مئی کی شام کو بھوک ہڑتال کرتے ہوئے رات کا کھانا لینے سے انکار کر دیا، اسی طرح مذکورہ قیدیوں نے 22 مئی کی صبح کو ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی نہیں وصول کیا، جس پر ایکشن لیتے ہوئے جیل انتظامیہ نے 8 بھوک ہڑتالی قیدیوں کو گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی جیلوں میں منتقل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے جبکہ دیگر قیدیوں سے مذاکرات کئے، تاہم آخری اطلاعات موصول ہونے تک قیدیوں نے اپنی بھوک ہڑتال ختم نہیں کی تھی۔ اسی طرح جیل حکام نے بھتہ خوری کیلئے "اڑدی" کا طریقہ رائج کر رکھا ہے، جسے ختم کرنے کیلئے فی حوالاتی سے 20 ہزار روپے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، جس کے خلاف 3 نوجوان حوالاتیوں نے بطور احتجاج ریزر کٹر سے اپنے جسموں پر کٹ لگا لئے، جس پر اسسٹنٹ جیل سپرنٹنڈنٹ محمد انور کی مدعیت میں تھانہ سٹی پولیس نے احمد پور سیال کے قیصر عباس، گوجرانوالہ کے تنویر حسین اور منڈی شاہ جیونہ کے قیصر شاہ کے خلاف اقدام خودکشی کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(اعجاز اقبال)

پولیس اہلکار سمیت دو افراد قتل

کوئٹہ 13 جون کو پشتون آباد کے علاقے میٹھا چوک کے قریب ایک پارکنگ میں بیٹھے ہوئے افراد پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ہیڈ کانسٹیبل دلاور اور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا نامعلوم شخص موقع پر ہلاک ہو گئے۔ حملہ آور موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر نعشیں تحویل میں لے کر انہیں ہسپتال منتقل کر دیا۔ پولیس کے مطابق ہیڈ کانسٹیبل دلاور تھانہ کچی بیگ میں تعینات تھا۔ پشتون آباد پولیس نے نامعلوم افراد کیخلاف مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی ہے۔

(ہزار خان)

انتہاپسندوں کا چیک پوسٹ پر حملہ

پاراچنار 19 جون کو اپر کرم ایجنسی کے علاقے شلوزان تنگی کے تنگی کوٹو میں رات کے وقت نامعلوم افراد لیوی چیک پوسٹ پر راکٹ سے حملہ کرنے کے فرار ہو گئے جس سے دو لیوی اہلکار زخمی ہو گئے۔ حکام نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ اور حدود ذمہ داری کے تحت متعدد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں اور پاراچنار شہر میں ان کی دکانوں کو سیل کر دیا گیا ہے۔

(محمد حسن)

پولیس تشدد سے دیہاتی جاں بحق

مظفرگڑھ 27 مئی کو پولیس کے مبینہ تشدد سے موضع فاضل کالرو کا 60 سالہ شخص مرید جاں بحق ہو گیا۔ مرید کالرو اور اس کے بھتیجے کے مابین اراضی کا تنازعہ چل رہا تھا اور دونوں فریقین نے ایک دوسرے کے خلاف تھانہ صدر میں اقدام قتل کے مقدمات درج کروا رکھے تھے۔ مقتول کے ورثاء کے مطابق مرید کالرو اپنے مقدمے کے سلسلے میں اپنے وکیل زبیر خان قلندرانی کے چیمبر میں اکیلا بیٹھا تھا کہ اے ایس آئی اصغر سمیت دیگر پولیس اہلکاروں اور اس کے مخالف منیر احمد وغیرہ نے اسے تشدد کا نشانہ بنایا۔ ورثاء کے مطابق مرید کے جسم پر تشدد کے نشانات تھے جبکہ پولیس کا موقف ہے کہ مرید کالرو پر پولیس تشدد کا الزام بے بنیاد ہے۔ مرید کالرو کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی تھی۔ ایس ایچ او نے مرید حسین کی نعش کا پوسٹ مارٹم کرائے بغیر ورثاء پر دباؤ ڈال کر اس کی تدفین کرا دی۔

(آصف ناز)

کاری، کارو کے شکار

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور ''جہدحق'' کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 26 مئی سے 26 جون تک 39 افراد کو کارو کاری کے الزام میں قتل کر دیا گیا۔ جن میں 29 خواتین اور 10 مرد شامل ہیں۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	آلہ واردات	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	واقعہ کی بظاہر کوئی اور وجہ	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
26 مئی	سمیرہ ناریجو	خاتون	16 برس	غیر شادی شدہ	شریف ناریجو	کلہاڑی	بھائی	چنی جی واڈھ، 20 میل، مدیجی، شکار پور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
26 مئی	نصرت چانڈیو	خاتون	40 برس	شادی شدہ	سجاد چانڈیو	بندوق	بیٹا	یار محمد کالونی لاڑکانہ، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
27 مئی	سرور نودھو	مرد	ـ	ـ	آچر، غلام نبی نودھو	بندوق	رشتے دار	گوٹھ سونو نودھو، مورو، نوشہرو فیروز، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
27 مئی	منظوراں نودھو	خاتون	ـ	شادی شدہ	آچر، غلام نبی نودھو	بندوق	خاوند	گوٹھ سونو نودھو، مورو، نوشہرو فیروز، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
27 مئی	قائمہ خاتون خروس	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	حیات خروس	بندوق	باپ	کھیرتھر کینال بچل شاہ سکھر، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
28 مئی	گلشاں شر	خاتون	ـ	شادی شدہ	گلشیر شر	گلا گھونٹ کر	دیور	گوٹھ گودھوشر، میاں صاحب، شکار پور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
28 مئی	نازاں شر	خاتون	20 برس	شادی شدہ	رستم علی شر	بندوق	خاوند	گوٹھ بختیار شر، خانپور، شکار پور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
29 مئی	رجب علی کھوسو	مرد	ـ	ـ	ـ	بندوق	ـ	گوٹھ ولی داد، باہو کھوسو، ٹھل، جیکب آباد	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
29 مئی	رشیدہ شنبانی	خاتون	23 برس	شادی شدہ	قادر بخش	بندوق	خاوند	گوٹھ عبداللہ موری، صالح پٹ، سکھر	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
30 مئی	بشیراں پہوڑ	خاتون	28 برس	بیوہ	سلطان پہوڑ	بندوق	بھائی	گوٹھ نواب پہوڑ، گڑھی خیرو، جیکب آباد، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
30 مئی	شفیع محمد پہوڑ	مرد	30 برس	ـ	سلطان پہوڑ	بندوق	ماموں زاد بیٹا	گوٹھ نواب پہوڑ، گڑھی خیرو، جیکب آباد، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
31 مئی	بادشاہ خاتون دل	خاتون	ـ	شادی شدہ	مولا بخش دل	بندوق	بھائی	نوامروٹ، گڑھی یاسین، شکار پور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
31 مئی	ز	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	بھائی	رضا گوٹھ، پنو عاقل، سکھر، سندھ	ـ	ـ	ـ	روزنامہ کاوش
یکم جون	عائشہ برڑو	خاتون	50 برس	شادی شدہ	ـ	تیز دھار آلہ	ـ	گوتھ رانجھا پور، ٹھل، جیکب آباد، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
04 جون	حیاتاں	خاتون	ـ	شادی شدہ	گاڑھو اور ساتھی	بندوق	خاوند	بڑدی گوٹھ، کندھ کوٹ، کشمور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کوشش
07 جون	زاہدہ مری	خاتون	27 برس	شادی شدہ	ندیم مری اور ساتھی	بندوق	بھائی	ٹنڈو مستی، خیر پور میرس، سندھ	ـ	درج	گرفتار	روزنامہ کوشش
07 جون	رحیماں شر	خاتون	ـ	شادی شدہ	عارف شر	بندوق	خاوند	رانوتی، اوباوڑو، گھوٹکی، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
08 جون	نگینہ جانوری	خاتون	15 برس	ـ	اوشاق علی جانوری	ـ	بھائی	گوٹھ محمد بخش جانوری، ہگورجہ، خیر پور میرس، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کوشش
11 جون	بختاور شر	خاتون	16 برس	ـ	ـ	بندوق	بھائی	سونن شاخ، اوباوڑو، گھوٹکی، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
12 جون	حسینا سبزوئی	خاتون	ـ	شادی شدہ	اللہ رکھیو سبزوئی	بندوق	خاوند	نزد رستم، شکار پور، سندھ	ـ	درج	گرفتار	روزنامہ کوشش
15 جون	نظیراں تنیو	خاتون	25 برس	شادی شدہ	ضمیر حسین تنیو	بندوق	بھائی	قمبر، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
16 جون	وحیدہ شر	خاتون	25 برس	شادی شدہ	دائم شر اور اشرف شر	گلا گھونٹ کر	خاوند	گوٹھ نور محمد کلہوڑو، خانپور، شکار پور، سندھ	ـ	درج	گرفتار	روزنامہ کوشش
16 جون	کزبانو شیخ	خاتون	30 برس	شادی شدہ	عنایت شیخ	بندوق	خاوند	دادن شاہ محلّہ شکار پور، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کوشش
17 جون	نعمت چانڈیو	خاتون	40 برس	شادی شدہ	ـ	بندوق	رشتے دار	شہداد کوٹ، قمبر، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
17 جون	گلزار چانڈیو	خاتون	25 برس	شادی شدہ	ـ	بندوق	رشتے دار	شہداد کوٹ، قمبر، سندھ	ـ	درج	ـ	روزنامہ کاوش

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	آلہ واردات	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	واقعہ کی بظاہر کوئی اور وجہ	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
18 جون	جیئند وخاتوں کھوسو	خاتون	18 برس	غیر شادی شدہ	افضل کھوسو	بندوق	بھائی	گاؤں لعل واہ، گڑھی خیرو، جیکب آباد، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ عوامی آواز
18 جون	ذوالفقار چانڈیو	مرد	۔	شادی شدہ	ایاز چانڈیو اور ساتھی	بندوق	رشتے دار	قمبر، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
18 جون	عائشہ چانڈیو	مرد	۔	شادی شدہ	ایاز چانڈیو اور ساتھی	بندوق	خاوند	مراہ شاہ، کاچھو، قمبر، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
19 جون	ظھیراں مہیسر	خاتون	25 برس	شادی شدہ	فضل الرحمان مہیسر	بندوق	مسیر	گوٹھ گاڑھکو، پنو عاقل، سکھر، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
21 جون	عابدہ چانڈیو	خاتون	27 برس	شادی شدہ	شیرل چانڈیو	بندوق	بھائی	گوٹھ علی مراد چانڈیو، باڈہ، لاڑکانہ، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کوشش
21 جون	نور بانو سبزوئی	خاتون	۔	شادی شدہ	اسحاق سبزوئی	بندوق	دیور	گوٹھ مہر شاہ، کندھ کوٹ، کشمور، اسندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کوشش
22 جون	رضیہ ہگورو	خاتون	۔	شادی شدہ	حسین بخش ہگورو	بندوق	چچا	گوٹھ پیر بخش ہگورو، جھول، سانگھڑ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کوشش
24 جون	سزی چانڈیو	خاتون	۔	شادی شدہ	غلام عباس چانڈیو	کلہاڑی	بھائی	دیہہ باؤخان، پیرونمل، سانگھڑ، سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
24 جون	فضل کریم چانڈیو	مرد	25 برس	۔	غلام عباس چانڈیو	بندوق	کزن	دیہہ باؤخان، پیرونمل، سانگھڑ، سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
24 جون	حمیدہ کھوسو	مرد	۔	شادی شدہ	منظور کھوسو	بندوق	چچا	گوٹھ عبداللہ بروہی، میاں صاحب، شکار پور	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
24 جون	جبل رند	مرد	45 برس	شادی شدہ	عزیز اللہ، نادر	بندوق	کزن	گوٹھ رحیم رند۔ شکار پور، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
25 جون	منٹھار علی مگسی	مرد	22 برس	۔	علی دوست کھوسو	۔	دوستی والا	لاڑکانہ، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کوشش
25 جون	حسینا نہڑو	خاتون	17 برس	غیر شادی شدہ	صالح، غلام رسول	کلہاڑی	بھائی	گوٹھ اداسی، گاڑھی، ٹھٹھہ۔ سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کوشش
26 جون	ظہور احمد میتلو	مرد	25 برس	۔	خدا بخش، سفر، گل محمد میتلو	بندوق	کزن	گوٹھ گمچی، وڈا مہیسر، احمد پور، خیر پور میرس، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کوشش

جنسی تشدد کے واقعات:

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہد حق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 7 مئی سے 24 جون تک 201 افراد کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والوں میں 171 خواتین شامل ہیں۔ 109 واقعات کے مقدمات درج کیے گئے اور 46 واقعات میں ملوث افراد گرفتار ہوئے۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
7 مئی	پ	خاتون	۔	شادی شدہ	مصطفیٰ	اہل علاقہ	قصبہ عاقلی شاہ، شاہ پور	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	۔	بچہ	۔	غیر شادی شدہ	قمر	اہل علاقہ	چک 152/9 ایل، ساہیوال	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
8 مئی	ابوبکر	بچہ	5 برس	غیر شادی شدہ	شہزاد	اہل علاقہ	مراکہ کوارٹر، سندھ	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
8 مئی	ش	بچی	9 برس	غیر شادی شدہ	۔	اہل علاقہ	ڈیرہ اسماعیل خان	درج	۔	روزنامہ نوائے وقت
8 مئی	۔	بچی	13 برس	غیر شادی شدہ	۔	اہل علاقہ	چنیوٹ	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
8 مئی	س	خاتون	۔	غیر شادی شدہ	فیض	اہل علاقہ	400 گ ب، فیصل آباد	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
9 مئی	۔	بچہ	۔	غیر شادی شدہ	گل شیر	اہل علاقہ	شیخوپورہ	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
9 مئی	۔	خاتون	۔	غیر شادی شدہ	اشفاق	اہل علاقہ	132 رب، فیصل آباد	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
9 مئی	۔	خاتون	۔	غیر شادی شدہ	منظور	اہل علاقہ	تاندلیانوالہ، فیصل آباد	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
9 مئی	ر	خاتون	۔	غیرشادی شدہ	عمران	اہل علاقہ	سکھر	درج	۔	روزنامہ کاوش
10 مئی	۔	بچی	7برس	غیرشادی شدہ	لیاقت	اہل علاقہ	بھگت گڑھ، گوجرانوالہ	۔	۔	روزنامہ ایکسپریس
10 مئی	۔	خاتون	۔	غیرشادی شدہ	۔	اہل علاقہ	محمد نگر، وزیرآباد	درج	گرفتار	روزنامہ ایکسپریس
10 مئی	۔	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	۔	اہل علاقہ	گاؤں حسن جان، فیصل آباد	درج	۔	روزنامہ ایکسپریس ٹربیون
10 مئی	نذر محمد	بچہ	10برس	۔	احمد جونو	اہل علاقہ	سرہاڑی، شہدادپور، سانگھڑ	درج	۔	روزنامہ کاوش
11 مئی	ش	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	شکیل	اہل علاقہ	جھنگ	۔	۔	روزنامہ روزنامہ جنگ
11 مئی	ر	خاتون	۔	۔	آصف	اہل علاقہ	چک 124 گ ب، جڑانوالہ	۔	۔	روزنامہ روزنامہ جنگ
11 مئی	۔	خواجہ سرا	۔	۔	۔	اہل علاقہ	کراچی	درج	۔	روزنامہ ایکسپریس ٹربیون
12 مئی	ع	خاتون	۔	۔	پرویز	اہل علاقہ	بلچے، فیروزوالہ	درج	گرفتار	روزنامہ روزنامہ خبریں
12 مئی	الف	خاتون	۔	غیرشادی شدہ	وارث	اہل علاقہ	کھڑریانوالہ، فیصل آباد	۔	۔	روزنامہ روزنامہ خبریں
12 مئی	۔	بچہ	12برس	غیرشادی شدہ	۔	۔	کوٹ لکھپت، لاہور	درج	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	ر	بچی	5برس	غیرشادی شدہ	افضل	اہل علاقہ	مانگٹانوالہ	درج	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	س	خاتون	۔	غیرشادی شدہ	رشید	اہل علاقہ	7ج ب، فیصل آباد	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	ن	خاتون	۔	۔	ایوب	اہل علاقہ	سمن آباد، فیصل آباد	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	ب	خاتون	۔	غیرشادی شدہ	نیاز	اہل علاقہ	۔	۔	۔	سنوائے وقت
12 مئی	ص	خاتون	۔	۔	عرفان	اہل علاقہ	شاہکوٹ	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	۔	بچہ	۔	غیرشادی شدہ	۔	اہل علاقہ	ساہیوال	۔	۔	روزنامہ نوائے وقت
12 مئی	ع	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	شہناز بٹ، عامر گجراتی	اہل علاقہ	مریدکے	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
12 مئی	ارم	بچی	9برس	۔	عالم چنو	اہل علاقہ	لاڑکانہ	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
13 مئی	۔	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	۔	اہل علاقہ	منڈی شاہ جیونہ	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
13 مئی	الف	خاتون	۔	۔	محبوب علی	اہل علاقہ	سٹاپ چنڈ بھروانہ، فیروزوالہ	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
13 مئی	ر	خاتون	۔	۔	شفیق	۔	دوآبہ مظفرگڑھ	درج	۔	روزنامہ جنگ ملتان
13 مئی	ع	خاتون	14برس	غیرشادی شدہ	ثمر مبارک	۔	سورج بیانی، ملتان	درج	۔	روزنامہ جنگ ملتان
13 مئی	ک ب	خاتون	۔	۔	سجاد	۔	جن پور، رحیم یارخان	درج	۔	روزنامہ جنگ ملتان

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
13 مئی	عطیہ	بچی	8 برس	-	رجب	مقامی	گوٹھ داؤ بھلپو، ضلع خیر پور	درج	-	روزنامہ کاوش
13 مئی	اعجاز علی شاہ	مرد	14 برس	-	-	رشتہ دار	چوٹیاریوں، سانگھڑ	درج	-	روزنامہ کاوش
14 مئی	م پ	خاتون	-	-	-	اہل علاقہ	شاہ پور، سرگودھا	درج	-	روزنامہ خبریں
14 مئی	محمد طلال	مرد	-	غیر شادی شدہ	اختر، گوگا	اہل علاقہ	خانیوال	درج	-	خبریں روزنامہ
14 مئی	ص	بچی	8 برس	غیر شادی شدہ	قاری سجاد	معلم	بستی اللہ آباد، کہروڑ پکا	درج	گرفتار	خبریں روزنامہ
14 مئی	ش	خاتون	-	-	حسن میر پٹھان	اہل علاقہ	چک 279 ڈبلیو بی، دنیا پور	درج	-	روزنامہ خبریں
14 مئی	الف	خاتون	-	غیر شادی شدہ	اشفاق	اہل علاقہ	431 ای بی، بورے والا	-	-	روزنامہ خبریں
14 مئی	ش	خاتون	-	-	آصف	اہل علاقہ	گگو منڈی	درج	-	روزنامہ خبریں
14 مئی	عبداللہ	مرد	8 برس	غیر شادی شدہ	کامران	-	گاؤں امڑ، پشاور	درج	-	روزنامہ ایکسپریس
14 مئی	پ	خاتون	-	غیر شادی شدہ	قاری نصیر، فیضان، حسین	-	مانسہرہ	درج	گرفتار	روزنامہ ایکسپریس
15 مئی	ع	خاتون	16 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	گاؤں لوھڑ، کوٹ رادھا کشن	درج	-	روزنامہ دنیا
15 مئی	ن	خاتون	-	شادی شدہ	وقاص، امین، طالب، وقار، افضال	اہل علاقہ	گاؤں بیروالا، صفدر آباد	درج	-	روزنامہ دنیا
15 مئی	ر	خاتون	-	غیر شادی شدہ	غلام نبی، بابو، ریاض	اہل علاقہ	84 ڈی، پاکپتن	-	-	روزنامہ نوائے وقت
15 مئی	-	بچی	10 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	دھاندہ، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
15 مئی	-	مرد	-	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	میانوالی	-	-	روزنامہ نوائے وقت
15 مئی	اشوک میگھواڑ	مرد	14 برس	-	گاجی مل	مقامی	غلام نبی شاہ، ڈھورونا، ضلع عمر کوٹ	درج	-	روزنامہ کاوش
16 مئی	گ	خاتون	-	-	بدر	اہل علاقہ	پھولنگر، قصور	-	-	روزنامہ نوائے وقت
16 مئی	-	بچی	13 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	بورے والا	-	-	روزنامہ نوائے وقت
16 مئی	ن	خاتون	-	-	غلام قادر	-	موچی والا، تھانہ جتوئی، مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
16 مئی	ن	خاتون	-	شادی شدہ	-	-	شکر بیلہ تھانہ شہر سلطان، مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
16 مئی	ر	خاتون	-	-	رشید	-	مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
16 مئی	ش	خاتون	-	-	محمد عمر	-	چک 319 ایچ آر، بہاولنگر	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
17 مئی	ن	بچی	8 برس	غیر شادی شدہ	پپو	اہل علاقہ	موضع گل والا، مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ خبریں
18 مئی	محمد بلال	مرد	-	غیر شادی شدہ	اویس	اہل علاقہ	کھوکھا بازار، ساہیوال	درج	-	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج /نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
19 مئی	س	خاتون	ـ	شادی شدہ	رمضان	دیور	سرائے سدھو، کوٹ اسلام	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
19 مئی	ر	خاتون	14 برس	ـ	بلاول میتولو	مقامی	گوٹھ ربن جونیجو، خیرپور	درج	ـ	روزنامہ کاوش
19 مئی	ر	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
19 مئی	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	اعظم شیخ	اہل علاقہ	شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
19 مئی	تنویر	ـ	ـ	شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	کھاریانوالہ، شیخوپورہ	درج	ـ	روزنامہ خبریں
19 مئی	علی رضا	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	کھاریانوالہ، شیخوپورہ	درج	ـ	روزنامہ خبریں
19 مئی	ع	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	اسحاق	اہل علاقہ	شیرکا بالا، اوکاڑہ	ـ	ـ	روزنامہ نیوز
19 مئی	ن	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	ظفر	اہل علاقہ	گاؤں بھوکاں، اوکاڑہ	درج	ـ	روزنامہ نیوز
19 مئی	الف	ـ	ـ	ـ	صدیق	معلم	نقشبند کالونی، ملتان	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
19 مئی	ب	خاتون	22 برس	ـ	ـ	اہل علاقہ	بستی ملوک، حجرہ شاہ مقیم	درج	ـ	روزنامہ جنگ
19 مئی	س	ـ	ـ	غیرشادی شدہ	رمضان	دیور	نواں کوٹ اسلام، سرائے سدھو	ـ	ـ	روزنامہ جنگ
19 مئی	ـ	ـ	ـ	ـ	مقدر	اہل علاقہ	گاؤں راجووال، حجرہ شاہ مقیم	ـ	ـ	روزنامہ جنگ
19 مئی	ی	خاتون	14 برس	غیرشادی شدہ	عبدالمجید	اہل علاقہ	گاؤں نورپور، قصور	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
19 مئی	اویس	مرد	ـ	غیرشادی شدہ	چاند، فیصل	اہل علاقہ	محلّہ توحیدہ پورہ	درج	ـ	روزنامہ نوائے وقت
21 مئی	ـ	خاتون	ـ	ـ	مرزا یوسف	اہل علاقہ	ڈی ایچ اے، لاہور	درج	ـ	روزنامہ ڈان
21 مئی	ف	بچہ	5 برس	غیرشادی شدہ	رجب حسین	ـ	عمرکوٹ، مٹھن کوٹ	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ ملتان
21 مئی	س	خاتون	18 برس	غیرشادی شدہ	شاہد	ـ	موضع کوٹلہ بدھو، رحیم یارخان	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
21 مئی	س	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	امجد حسین	امجد حسین	موسیٰ کانجو تھانہ، سہجہ	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ ملتان
21 مئی	ل	خاتون	ـ	شادی شدہ	رحیم، صفر چانڈیو	دیور	نوشہروفیروز	ـ	ـ	روزنامہ کاوش
21 مئی	میران بھیل	خاتون	ـ	شادی شدہ	سترام بھیل	مقامی	سامارو، عمرکوٹ	درج	ـ	روزنامہ کاوش
22 مئی	حسنین	بچہ	9 برس	غیرشادی شدہ	ظہور احمد	ـ	چنی گوٹھ روڈ، علی پور	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ ملتان
22 مئی	ف	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	ملتان	درج	ـ	روزنامہ نوائے وقت
23 مئی	ش	خاتون	ـ	شادی شدہ	سعید، عمیر	اہل علاقہ	حافظ آباد	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
23 مئی	ـ	خاتون	15 برس	غیرشادی شدہ	وکی، ساجد، کاشف، ایوب	اہل علاقہ	سعود آباد، فیصل آباد	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
23 مئی	علی اصغر	بچہ	-	غیر شادی شدہ	عمران	اہل علاقہ	تخت محل اوتاڑ، بہاولنگر	-	-	روزنامہ نوائے وقت
23 مئی	-	بچہ	4 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	جلوزئی، نوشہرہ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
24 مئی	-	بچی	4 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	محلّہ شاہد نگر، پاکپتن	درج	-	روزنامہ ڈان
24 مئی	-	خاتون	25 برس	-	-	-	چوہنگ، لاہور	درج	-	روزنامہ نئی بات
24 مئی	ف	خاتون	-	شادی شدہ	عبدالرحمان	اہل علاقہ	کہلن، قصور	درج	-	روزنامہ نوائے وقت
25 مئی	وقار	مرد	-	غیر شادی شدہ	خالد	اہل علاقہ	243 رب، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
25 مئی	مزمل حسین	بچہ	7 برس	غیر شادی شدہ	یاسین	اہل علاقہ	فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
25 مئی	پ	خاتون	-	-	حبیب، محمد ندیم	اہل علاقہ	محلّہ حسن پورہ، پنڈی بھٹیاں	درج	-	روزنامہ خبریں
26 مئی	ثناء	بچی	-	غیر شادی شدہ	عارف	اہل علاقہ	روڈاں بستی، بہاولپور	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
26 مئی	س	خاتون	-	غیر شادی شدہ	بوٹا	اہل علاقہ	اقبال ٹاؤن، فیروزوالہ	درج	-	روزنامہ نوائے وقت
26 مئی	تہمینہ	بچی	12 برس	غیر شادی شدہ	معظم	اہل علاقہ	بدوکی گوسیاں، گکھڑ منڈی	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
28 مئی	-	بچی	13 برس	غیر شادی شدہ	ندیم	اہل علاقہ	ہنجروال، لاہور	درج	گرفتار	روزنامہ نیوز
29 مئی	-	بچی	5 برس	غیر شادی شدہ	نواز	اہل علاقہ	جام پور، خان پور، بہاولپور	درج	گرفتار	ایکسپریس ٹریبون
29 مئی	-	خاتون	15 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	شیرواں، ایبٹ آباد	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
29 مئی	-	خاتون	-	غیر شادی شدہ	باغ علی، سرور	اہل علاقہ	محلّہ فیض آباد، فیصل آباد	درج	-	ایکسپریس ٹریبون
30 مئی	رضیہ بی بی	خاتون	16 برس	غیر شادی شدہ	انیس	اہل علاقہ	سادھوکے	-	-	روزنامہ نوائے وقت
30 مئی	مزمل	مرد	14 برس	غیر شادی شدہ	امجد	اہل علاقہ	شاہکوٹ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
30 مئی	ندا	بچی	6 برس	غیر شادی شدہ	محمد یوسف	اہل علاقہ	شاہ پور	-	-	روزنامہ نوائے وقت
30 مئی	ک	بچی	-	غیر شادی شدہ	ذیشان	اہل علاقہ	پسرور	-	-	روزنامہ نوائے وقت
30 مئی	-	بچہ	8 برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	گوجرہ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
30 مئی	شگفتہ	خاتون	-	غیر شادی شدہ	انوار، افضال، فراز	اہل علاقہ	لاہور	درج	-	روزنامہ دنیا
31 مئی	شہناز	خاتون	-	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	پتوکی	-	-	روزنامہ نوائے وقت
31 مئی	ف	خاتون	18 برس	غیر شادی شدہ	منیر	اہل علاقہ	جڑانوالہ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
31 مئی	ن	خاتون	-	شادی شدہ	افضال	اہل علاقہ	جڑانوالہ	-	-	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج /نہیں	ملزم گرفتار/ نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
31مئی	ع	خاتون	ـ	شادی شدہ	سنی	اہل علاقہ	چک243رب،فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
31مئی	ـ	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	سنی	اہل علاقہ	چک243رب،فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
31مئی	رابعہ	بچی	ـ	غیرشادی شدہ	علی حیدر	اہل علاقہ	دیپالپور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
31مئی	ـ	بچی	12برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	لاہور	درج	گرفتار	روزنامہ نیوز
31مئی	ـ	بچی	3برس	غیرشادی شدہ	سلیمان	اہل علاقہ	راناٹاؤن،ہنجروال،لاہور	درج	گرفتار	روزنامہ نیوز
31مئی	ر	بچی	6برس	غیرشادی شدہ	حیدر	اہل علاقہ	کری والا،اوکاڑہ	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
یکم جون	شہناز بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	انور	اہل علاقہ	جھنڈوالا،قصور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
یکم جون	ص	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	شہزاد	بہنوئی	محلّہ مسلم پارک،نارنگ منڈی	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
2جون	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	ہاؤسنگ کالونی،ایکس بلاک،شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
2جون	ع	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	ورن،شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
2جون	م	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	نین سکھ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
2جون	ـ	بچی	11برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	لاہور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
2جون	نوید	مرد	15برس	غیرشادی شدہ	زاہد	اہل علاقہ	مغل پورہ،لاہور	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
2جون	س	خاتون	ـ	ـ	اسلم	اہل علاقہ	کمال پور،شاہکوٹ	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
2جون	ـ	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	غلام مرتضیٰ	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
2جون	ف	خاتون	ـ	ـ	سرفراز،نصراللہ،رمضان	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
2جون	ن	خاتون	ـ	ـ	عابد،امجد	اہل علاقہ	جھنگ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
2جون	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	کوٹ شاکر	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
2جون	حلیمہ بی بی	خاتون	20برس	غیرشادی شدہ	عاطف خان،قیصر خان	اہل علاقہ	جڑانوالہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3جون	ربیعہ بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	اسلم میر،غلام مرتضیٰ	اہل علاقہ	اقبال ٹاؤن،شیخوپورہ	درج	ـ	روزنامہ خبریں
3جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	اہل علاقہ	ـ	پاکپتن	ـ	ـ	روزنامہ نئی بات
3جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	نورپور،پاکپتن	ـ	ـ	روزنامہ نئی بات
3جون	ـ	بچہ	9برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	مصطفیٰ آباد،قصور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3جون	سندس	خاتون	14برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	محلّہ چاہ بدر،شرقپور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
3جون	ن	خاتون	ـ	شادی شدہ	پیر بخش	اہل علاقہ	کلیانوالہ گڑھ، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3جون	طاہرہ	خاتون	20برس	غیر شادی شدہ	فیاض، نوید	اہل علاقہ	ہارون آباد	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
4جون	آمنہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	تانی چک، شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
4جون	ر	بچی	12برس	غیر شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	گوجرانوالہ	درج	ـ	روزنامہ نوائے وقت
4جون	ـ	خاتون	18برس	غیر شادی شدہ	رمیض، احسن، کامران، عمران	ـ	شالی چھاؤنی، لاہور	درج	ـ	روزنامہ ایکسپریس
4جون	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	سعید الرحمان	دیور	چیچہ وطنی	درج	ـ	روزنامہ ایکسپریس
4جون	ـ	بچی	13برس	غیر شادی شدہ	ـ	استاد	زمان کالونی، فیصل آباد	درج	ـ	ایکسپریس ٹریبون
4جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	پنڈی شیخ موسیٰ، فیصل آباد	درج	ـ	ایکسپریس ٹریبون
4جون	ر	بچی	ـ	غیر شادی شدہ	عبدالواحد، لیاقت	استاد	گلشن حفیظ، شوکت آباد، فیصل آباد	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
4جون	ف	بچی	3برس	غیر شادی شدہ	بابر	اہل علاقہ	شہباز خان روڈ، کچی آباد، قصور	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
6جون	ر	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	لیاقت آباد، لاہور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
6جون	س	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	شاہدرہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
6جون	فیصل	بچہ	6برس	غیر شادی شدہ	عامر ٹو	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
6جون	علی حیدر	بچہ	10برس	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	اسلام آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7جون	س	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	شیخوپورہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7جون	ک	خاتون	ـ	شادی شدہ	زوار حسین	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	عارف والا	درج	ـ	نوائے وقت
7جون	عدیل احمد	بچہ	ـ	غیر شادی شدہ	عمار، انعام، ذیشان	اہل علاقہ	خانیوال	ـ	ـ	نوائے وقت
7جون	ـ	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	ٹنڈو پور، گجرات	درج	گرفتار	ڈان
8جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	ملکوال	درج	ـ	ایکسپریس ٹریبون
9جون	م	خاتون	ـ	ـ	محمد آصف	اہل علاقہ	گاؤں، لوکڑی ملاں، گجرات	درج	ـ	جنگ
9جون	ـ	خاتون	ـ	ـ	شفیق، یوسف	اہل علاقہ	گاؤں سیوک، حافظ آباد	درج	گرفتار	نیوز
9جون	صائمہ	بچی	13برس	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	بندے دا کوٹ، ڈسکہ	درج	ـ	نئی بات

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج /نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
9جون	-	بچی	-	غیر شادی شدہ	-	-	مرادآباد، مظفر گڑھ	درج	گرفتار	پاکستان ٹائمز
10جون	م	خاتون	-	شادی شدہ	-	اہل علاقہ	کوٹ عبدالمالک	درجہ	-	نوائے وقت
10جون	س	خاتون	-	شادی شدہ	-	اہل علاقہ	موضع تلوانہ، جھنگ	-	-	نوائے وقت
10جون	رب	بچی	10برس	غیر شادی شدہ	لیاقت	اہل علاقہ	جھنگ	-	-	نوائے وقت
10جون	ف ش	بچی	8برس	غیر شادی شدہ	وسیم	اہل علاقہ	موضع جلالپور، جھنگ	-	-	نوائے وقت
11جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	رشید	اہل علاقہ	چیچہ وطنی	-	-	ایکسپریس
11جون	ک	خاتون	20برس	-	خلیل، عرفان	اہل علاقہ	فاضل پور	درج	گرفتار	جنگ
12جون	آمنہ	خاتون	-	-	امجد	اہل علاقہ	ایمنز ہائی سکول، پتوکی	درج	-	خبریں
12جون	-	خاتون	17برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	سری کوٹ، ہری پور	-	-	نئی بات
14جون	ع	خاتون	-	-	-	-	تاندلیانوالہ، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
14جون	ر	خاتون	-	-	-	-	فیصل آباد	-	-	جنگ
14جون	س	خاتون	-	-	-	-	محلہ فاروق آباد، فیصل آباد	-	-	جنگ
14جون	پ	خاتون	-	-	-	-	فیصل آباد	-	-	جنگ
14جون	م	خاتون	-	-	-	-	کہکشاں کالونی، فیصل آباد	-	-	جنگ
14جون	مہوش	بچی	10برس	غیر شادی شدہ	شہباز	-	عارف والا	درج	گرفتار	جنگ
15جون	یاسمین	خاتون		غیر شادی شدہ	فیض، اقبال، حافظ کمال	اہل علاقہ	ڈیرہ غازی خان	درج	گرفتار	جنگ
15جون	علی شاہ	بچہ		غیر شادی شدہ	اکمل	اہل علاقہ	ساہیوال	-	-	نوائے وقت
16جون	-	بچی	12برس	غیر شادی شدہ	ارسلان، حسین	اہل علاقہ	فیکٹری ایریا، لاہور	درج	گرفتار	خبریں
16جون	رمشاء	بچی	7برس	غیر شادی شدہ	غوث محمد	اہل علاقہ	حافظ آباد	درج	گرفتار	دنیا
16جون	-	خاتون	-	شادی شدہ	ارشاد	اہل علاقہ	ڈسکہ	-	-	نیوز
18جون	منہاج	بچی	9برس	غیر شادی شدہ	رفیق	کزن	فاروق آباد	درج	گرفتار	دنیا
18جون	ش	خاتون	-	-	الطاف	اہل علاقہ	قصور	درج	-	نوائے وقت
18جون	م	بچی	5برس	غیر شادی شدہ	عدنان	اہل علاقہ	گوجرانوالہ	درج	گرفتار	نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت /مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج /نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
18 جون	ع	خاتون	-	-	عاطف	اہل علاقہ	جڑانوالہ، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
19 جون	طلحہ	بچہ	10 برس	غیر شادی شدہ	عباس	اہل علاقہ	جمال ٹاؤن، کوٹ عبدالمالک	درج	گرفتار	دنیا
19 جون	انعم	بچی	5 برس	غیر شادی شدہ	-	-	مانسہرہ	درج	-	ایکسپریس ٹریبون
19 جون	اللہ دتہ	بچہ	3 برس	غیر شادی شدہ	نعمان	اہل علاقہ	تلونڈی بھنڈراں، قلعہ کالروالہ	درج	-	خبریں
19 جون	ث	خاتون	-	غیر شادی شدہ	شہزاد، یاسین، ندیم، ہاشم	اہل علاقہ	سانگلہ ہل	-	-	نوائے وقت
19 جون	حارث	مرد	14 برس	غیر شادی شدہ	یاسین	اہل علاقہ	سرسید ٹاؤن، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
19 جون	د	خاتون	-	-	اویس	اہل علاقہ	غلام محمد، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
19 جون	ک	خاتون	-	-	اعظم	اہل علاقہ	چک 35 گ ب، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
19 جون	ف	خاتون	-	-	مشتاق، خالد	اہل علاقہ	ڈنگہ	-	-	نوائے وقت
20 جون	-	بچہ	7 برس	غیر شادی شدہ	اسرار، مہر	رشتہ دار	محلّہ مسلم پارک، نارنگ منڈی	درج	-	دنیا
20 جون	-	خاتون	-	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	حافظ آباد	درج	-	پاکستان ٹائمز
21 جون	ن	خاتون	-	شادی شدہ	ساجد، غلام مصطفیٰ	اہل علامہ	ساہوکا	-	-	نوائے وقت
21 جون	-	بچی	5 برس	غیر شادی ہشدہ	-	کزن	بہاولپور	درج	-	ڈان
22 جون	ع	بچی	10 برس	غیر شادی شدہ	شعیب	اہل علاقہ	احسن ٹاؤن، گوجرانوالہ	درج	گرفتار	نوائے وقت
22 جون	-	خاتون	15 برس	غیر شادی شدہ	-	کزن	چیچہ وطنی	-	-	نوائے وقت
22 جون	ک	خاتون	-	غیر شادی شدہ	دین محمد	اہل علاقہ	محلّہ دیندار، گوجرانوالہ	-	-	نوائے وقت
23 جون	الف	خاتون	16 برس	غیر شادی شدہ	اکبر علی	اہل علاقہ	فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
23 جون	ف	خاتون	-	غیر شادی شدہ	اعجاز	اہل علاقہ	چک 437 گ ب، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
23 جون	س	خاتون	-	غیر شادی شدہ	اکمل	اہل علاقہ	ملک پور، نشاط آباد، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
23 جون	ث	خاتون	-	غیر شادی شدہ	اکمل	اہل علاقہ	ملک پور، نشاط آباد، فیصل آباد	-	-	نوائے وقت
23 جون	ج	خاتون	-	غیر شادی شدہ	نصیر	اہل علاقہ	گاؤں ہرڑ، سیالکوٹ	-	-	نوائے وقت
23 جون	نسرین بیگم	خاتون	22 برس	شادی شدہ	میاں ساجد	سابقہ شوہر	پاکپتن	درج	گرفتار	نئی بات
24 جون	-	خاتون	-	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	چک 96 ج ب، فیصل آباد	درج	-	ایکسپریس ٹریبون

عورتیں

ٹیلی فون کرنے پر بہن کو قتل کر دیا

خیر پور ٹامیوالی بہاولپور کی تحصیل ٹامیوالی کے قصبہ اسرانی میں ایک شخص اللہ دتہ نے اپنی بہن کو صرف اس ''جرم'' پر گولی مار کر قتل کر دیا کہ اس کی بہن شازیہ موبائل فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔ شازیہ کی عمر تین برس تھی۔ تھانہ خیر پور ٹامیوالی میں قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا اور عدالت میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو چکی ہے۔

(خواجہ اسداللہ)

حوا کی بیٹی کا ایسا حال کس نے کیا؟

بھمبر نواحی گاؤں کس چناتر میں پندرہ افراد نے خاندانی مخالفت کی بناء پر صابر اور محمد رزاق کے گھر پر حملہ کر دیا اور خاندان کی ایک خاتون شائلہ کوثر کو درخت سے باندھ کر اس پر وحشیانہ تشدد کیا۔ اس پر نہ صرف ڈنڈے برسائے گئے بلکہ اس کی آنکھوں، کانوں اور ناک میں پسی ہوئی مرچیں بھی ڈالیں۔ اس کے علاوہ گھر کے دوسرے افراد پر بھی تشدد کیا گیا جس سے صابر اور محمد رزاق بھی شدید زخمی ہوئے۔ منشاء اور غضنفر کی قیادت میں آنے والے حملہ آوروں نے شائلہ کوثر کی زمین پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس واقعہ کے خلاف علاقے کے سینکڑوں خواتین اور مردوں نے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے سامنے شدید احتجاج کیا اور واقعہ میں ملوث ڈی سی آفس کے ملازمین اور پولیس اہلکاروں کے خلاف نعرے بازی کی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے مظاہرین کی ڈی سی کے ساتھ ملاقات کروائی جس میں ڈی سی نے مظاہرین کو یقین دہانی کرائی کہ حملہ آوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

(عابد حسین عابدی)

شوہر نے بیوی کی جان لے لی

13 جون کو تحصیل کنزی کے علاقے نبی سر روڈ پر گوٹھ گل حسن میمن میں ایک شخص چندر کوہلی نے اپنی 45 سالہ بیوی شریمتی میراں کوہلی کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور گلہ دبا کر قتل کر دیا۔ پولیس نے مقتولہ کے بھائی رتنو کوہلی کی درخواست پر مقدمہ کر لیا ہے۔ بعد ازاں پولیس نے ملزم چندر کوہلی کو گرفتار کر لیا۔ ملزم نے پولیس کے سامنے اعتراف جرم کرتے ہوئے کہ میاں بیوی کے مابین لڑائی جھگڑا رہتا تھا، جس سے مشتعل ہو کر اس نے اپنی بیوی کو تشدد کا نشانہ بنایا اور گلہ دبا کر قتل کر دیا۔

(اوکھو منروپ)

گلا دبا کر بیوی کو مار دیا

حاصل پور بہاولپور کی تحصیل حاصل پور کے نواحی قصبہ قائم پور کے رہائشی اسلم نے اپنی بیوی کو گلا دبا کر قتل کر دیا۔ ملزم فرار ہو گیا۔ مقتولہ کی دو بیٹیاں تھیں جنہیں ملزم ساتھ لے گیا۔ مقتولہ کی بہن نے بتایا کہ اسلم نے اس کو فون پر بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش گھر کے اندر پڑی ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع واردات پر پہنچی تو گھر کو تالا لگا ہوا تھا۔ پولیس تالا توڑ کر اندر داخل ہوئی تو مقتولہ کی لاش چارپائی پر پڑی تھی۔ پولیس نے پوسٹ مارٹم کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی۔ تھانہ قائم پور نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

(خواجہ اسداللہ)

بہن اور اس کے دوست کو ہلاک کر دیا

چنیوٹ چنیوٹ کی تحصیل لالیاں کے محلّہ اسلام آباد کے ایک نوجوان مزمل نے ناجائز تعلقات کے شبہ میں اپنی بہن آمنہ بی بی اور نوجوان ہاشم کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ واقعات کے مطابق آمنہ اور ہاشم آپس میں ملاقاتیں کرتے تھے۔ وقوعہ کی شام ملزم مزمل نے گھر آنے پر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اس کی بہن نے تاخیر سے دروازہ کھولا۔ بہن کے ساتھ ہاشم کو دیکھ کر مزمل طیش میں آ گیا اور فائرنگ کر کے بہن آمنہ اور ہاشم کو ہلاک کر دیا۔ ملزم مزمل مقتول ہاشم کو گھر آنے سے منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آیا۔ ملزم نے خود کو لالیاں پولیس کے حوالے کر دیا جس نے مقدمہ درج کر کے اس کو گرفتار کر لیا۔

(سیف علی)

پسند کی شادی پر تشدد کا سامنا

ٹوبہ ٹیک سنگھ نواحی گاوں 325 ج ب دلم کے رہائشی محمد نعیم نے اپنے ہی گاوں کی لڑکی صبا پروین سے پسند کی شادی کی۔ تو لڑکی کے ورثا نے 31/05/2014 محمد نعیم کے گھر پر حملہ کر دیا۔ اور گھر میں موجود خواتین اور بچوں کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ اسی دوران صبا پروین کی دیورانی صباء کو بچانے کیلئے آگے بڑھی تو ملزمان نے اسے بھی تشدد کا نشانہ بنایا مسلح ملزمان خواتین کو تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد صبا پروین کو زبردستی اٹھا کر لے گئے۔ محمد نعیم کی دراخواست پر تھانہ سٹی پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے متاثرہ لڑکی کو ایک مکان سے برآمد کر کے عدالت میں پیش کر دیا۔ مقامی عدالت نے لڑکی کا میڈیکل کروانے کے بعد ملزمان کیخلاف کاروائی کا حکم دیا ہے۔ متاثرہ لڑکی کو لڑکے کے ساتھ بھیج دیا گیا۔ پسند کے شادی کرنے والے جوڑے نے اعلی حکام سے ملزمان کی گرفتاری اور انصاف کی اپیل کی ہے۔

(اعجاز اقبال)

کلہاڑی کے وار کر کے بیوی کو موت کے گھاٹ اتار دیا

مظفر گڑھ 26 مئی کو کوثر مائی اپنی بیٹی ساحرہ بی بی کے پاس اس کے گھر ملنے آئی تو اس کے داماد اقرار حسین نے اپنی ساس سے پیسے مانگے' انکار پر اس نے کلہاڑی کے وار کر کے اسے شدید زخمی کر دیا۔ ساحرہ بی بی اپنی ماں کو چھڑانے کے لئے آئی تو ملزم نے اسے کلہاڑی کے وار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مقتولہ تین سالہ بچی کی ماں تھی۔ تھانہ شورکوٹ پولیس نے ملزم کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر لیا اور نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی۔ زخمی خاتون کو طبی امداد کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ملزم نے الزام لگایا کہ اس کی بیوی کا چال چلن ٹھیک نہیں تھا جس کی بناء پر اس نے اسے قتل کیا جبکہ ساس کوثر مائی کا کہنا ہے کہ ملزم جواری ہے اس نے پیسے نہ دینے کی بناء پر اس کی بیٹی کو قتل اور اسے زخمی کیا۔ تھانہ شورکوٹ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(نامہ نگار)

شک کی بنا پر بہن کو قتل کر دیا

چنیوٹ چنیوٹ کے نواحی گاؤں کانوال والا میں دو بھائیوں نے بدچلنی کے شبہ میں اپنی بہن خاتون بی بی کو قتل کر دیا۔ لالیاں پولیس نے دونوں بھائیوں ثقلین اور احسن کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

(سیف علی)

سیاہ کاری کا الزام لگا کر بیوی کو قتل کر دیا

شکارپور 11 جون کو ضلع شکار پور کے تھانہ رستم کے گاؤں انب جتوئی میں ایک شخص اللہ رکھیو سبزوئی نے اپنی 22 سالہ بیوی حسینہ سبزوئی پر سیاہ کاری کا الزام لگاتے ہوئے اسے قتل کر دیا اور خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے تعلقہ ہسپتال لکھی غلام شاہ سے لاش کا پوسٹ مارٹم کروا کر لاش مقتولہ کے والد طریل سبزوئی کے حوالے کردی۔ مقتولہ کے ورثاء کی طرف سے مدعی نہ بننے پر رستم تھانے کے ایس ایچ او عبدالستار مگسی کی مدعیت میں دفعہ 302 کے تحت اللہ رکھیو سبزوئی کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ دریں اثناء پولیس نے مزید دو افراد کو گرفتار کرلیا۔ ملزم اللہ رکھیو سبزوئی کا تعلق دیوبند مسلک سے بتایا جاتا ہے۔
(شاکر جمالی)

دوسری شادی کی اجازت نہ دینے پر بیوی کی جان لے لی

خیرپور 28 مئی کو روہڑی کینال سے ایک عورت کی نعش برآمد ہوئی جس کی شناخت سعدیہ میمن کے نام سے ہوئی تھی۔ مذکورہ خاتون کے بھائی نیاز علی میمن نے بتایا کہ اس کی بہن سعدیہ کی شادی چار ماہ قبل شفیق احمد میمن سے ہوئی تھی۔ وقوعہ والے دن وہ اپنی بہن کے گھر گیا اور بہن کو اپنے ساتھ کراچی لے جانا چاہا مگر اس کے خاوند نے سعدیہ کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دی۔ اگلے دن صبح کے وقت انہیں اطلاع دی گئی کہ سعدیہ گھر سے نکل گئی ہے۔ انہوں نے لڑکی کی کافی تلاش کی مگر وہ انہیں نہ ملی۔ اگلے دن اخبار میں خبر چھپی کہ سعدیہ نہر میں ڈوب کر ہلاک ہوگئی ہے۔ نیاز علی کا کہنا تھا کہ اس کا شوہر اس پر تشدد کرتا تھا۔ ان کے ایک محلّہ دار نے بتایا کہ شفیق نے سعدیہ سے پسند کی شادی کی تھی۔ اس سے شادی کرنے سے قبل بھی شفیق شادی شدہ تھا اور دو بچیوں کا باپ تھا، تاہم پہلی بیوی کو چھوڑ کر اس نے سعدیہ میمن سے پسند کی شادی کر لی۔ اب وہ تیسری شادی کرنے کا خواہش مند بھی تھا۔ جس پر سعدیہ نے مزاحمت کی اور شفیق پر زور دیا کہ وہ تیسری شادی نہ کرے۔ شفیق نے اسی وجہ سے سعدیہ کو گھر سے لے جا کر کسی جگہ پر اسے قتل کر دیا اور اس کی نعش نہر میں پھینک دی۔ نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر تسلیم مسعود نے اس امر کی تصدیق کی کہ لڑکی کی موت گلا دبانے سے واقع ہوئی تھی۔ مقتولہ کے بھائی کی درخواست پر اس کے شوہر شفیق احمد، اس کے بھائی رفیق احمد اور ان کے باپ منظور علی کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولیس نے عورت کے سسر کو گرفتار کرلیا، جس نے پولیس کو بیان دیا کہ وقوعہ والے دن شفیق احمد لڑکی کو کراچی لے جا کر وہاں سے کپڑے اور سامان خرید کر دینے کا کہہ کر گھر سے باہر لے گیا، جس کے بعد سے لڑکی کا انہیں کوئی اتا پتہ معلوم نہیں تھا، اور وہ غائب تھی۔
(عبدالمنیم ابڑو)

نوجوان لڑکی کو قتل کر کے لاش نہر میں پھینک دی

گوجرانوالہ گوجرانوالہ کی نوجوان لڑکی صبا مقصود کو اس کے والد، چچا اور بھائی قتل کر کے نہر میں پھینک گئے لیکن لوگوں نے اس کی جان بچالی۔ واقعات کے مطابق گوجرانوالہ شہر کی رہائشی صبا مقصود نے چار ماہ قبل گوجرانوالہ ہی کے ایک نوجوان قیصر کے ساتھ پسند کی شادی کی۔ لڑکی کے والدین نے چند روز قبل اپنے رشتہ داروں کے ذریعے صبا کو گھر واپس لے آئے۔ دو ہفتے قبل صباء کو اس کے والد، چچا اور بھائی حافظ آباد سے دو کلومیٹر دور گوجرانوالہ روڈ پر لائے اور غیر آباد علاقے علاقے میں اسے گولیاں ماردیں۔ اسے مردہ سمجھتے ہوئے باپ، چچا اور بھائی نے اسے نہر میں پھینک دیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہاں سے گزرنے والے کچھ لوگوں نے اس کی لاش دیکھی تو اسے نہر سے نکال لیا۔ نہر سے نکالنے کے بعد لوگوں نے محسوس کی کہ صباء کی سانسیں چل رہی تھیں۔ اسے فوری طور پر ہسپتال لایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اس کی زندگی بچالی۔ پولیس نے صباء کے بیان پر ایف آئی آر درج کی۔ صباء کو 16 جون کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا جہاں سے پولیس بیان دلوانے کے لئے اسے عدالت میں لے گئی۔ صباء مقصود نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس نے چار سال قبل قیصر کے ساتھ پسند کی شادی کی تھی۔ دو ہفتے پہلے اس کے والدین نے رشتہ داروں کے ذریعے اس سے صلح کر لی اور اسے گھر لے گئے لیکن دو روز بعد ہی والد، چچا اور بھائی بہانے سے اسے حافظ آباد لے گئے۔ حافظ آباد سے دو کلومیٹر پہلے ہی گوجرانوالہ روڈ پر اسے تینوں نے گولیاں ماریں اور مردہ سمجھ کر اسے نہر میں پھینک کر فرار ہوگئے۔ پولیس نے صباء کے بیان پر اس کے والد اور چچا کو گرفتار کرلیا تاہم اس کا بھائی تاحال مفرور ہے۔
(نامہ نگار)

تعلیم

سینکڑوں اسکولوں کو بند کر دیا گیا ہے

سکھر 2009ء میں سندھ حکومت کی مالی امداد سے سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (سیف) کی نگرانی میں انٹیگریٹڈ ایجوکیشن لرننگ پروگرام کے چلنے والے 1300 سکول اور پروموٹنگ پرائیویٹ سکولز آف رورل ایریاز پروگرام کے تحت چلنے والے 346۔ سکول گزشتہ دو برسوں کے دوران بروقت فنڈز نہ ملنے کے باعث بندش کا شکار نظر آتے ہیں۔ اس وقت ان اداروں میں دو لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں جبکہ پانچ ہزار اساتذہ اور دیگر عملے کے ارکان کی ملازمتیں خطرے کا شکار ہوگئی ہیں۔ سابق وزیر تعلیم پیر مظہر الحق کے دور سے ان سکولوں کے بند ہونے کا عمل شروع ہوا اور اب تک تین سو سکول بند ہو چکے ہیں اور مزید ڈیڑھ سو سکول بند ہونے کو جا رہے ہیں۔ سکول اونرز ایسوسی ایشن سندھ کے کوآرڈینیٹر واجد لغاری نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ انتظامیہ نے مشکلات پیدا کی ہیں، وہ دور دراز کے سکول بند کرانا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان سکولوں کو گزشتہ ایک برس سے فنڈز نہیں دیئے جا رہے۔ فنڈز نہ ملنے کے باوجود اساتذہ نے بچوں کو تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ تنخواہیں نہ ملنے کے باعث اساتذہ متبادل ملازمتوں کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ واجد لغاری نے اعلان کیا کہ وہ یہ سکول بند نہیں ہونے دیں گے۔ اس بندش کے خلاف احتجاجاً پریس کلبوں کے باہر بچوں کو پڑھائیں گے۔ ادھر سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر عزیز کابانی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ حکومت سندھ نے آئی ایل پی کی مد میں سیف سکولز کے لئے ایک ارب روپے کی رقم دی تھی لیکن اس سال صرف 25 کروڑ روپے کی رقم ادا کی گئی۔ تاہم ایک ہفتہ قبل پچیس کروڑ روپے کی مزید رقم جاری کردی گئی جو تاحال سکولوں کو ادا نہیں کی گئی۔ تاہم یہ رقم جلد ہی ان سکولوں کے لئے جاری کردی جائے گی۔ دوسری طرف سندھ کے وزیر تعلیم نثار کھوڑو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن براہ راست وزیر اعلیٰ سندھ کے ماتحت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فنڈز کی کمی کا مسئلہ ہے۔ ہم سیف سکولوں کی کارکردگی کا جائزہ لے رہے ہیں اور حکومت کی کوشش ہوگی کہ تعلیم سے متعلق مسائل کو بروقت حل کیا جائے۔
(شاکر جمالی)

مسافر گاڑی کو دھماکہ خیز مواد کا نشانہ بنایا گیا

کرم ایجنسی کرم ایجنسی خوم بدامہ کے مقام پر ایک مسافر پک اپ کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا جس کے باعث آٹھ افراد جاں بحق اور پانچ زخمی ہو گئے۔ دھماکے کے بعد سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ پارہ چنار سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر تیتے تنگی پاڑہ چمکنی وسطی کرم سے پارہ چنار آنے والی مسافر پک اپ کو نامعلوم تخریب کاروں کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار پاڑہ چمکنی قبائل کے چار افراد جاں بحق اور پانچ زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال پارہ چنار پہنچایا گیا۔ یہاں پر انہیں طبی امداد دی گئی اور چنار بلڈ بینک اور حیدری بلڈ بینک نے خون عطیہ کیا۔ تاہم شدید زخمیوں میں سے چار افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔ اس طرح ہلاک شدگان کی تعداد آٹھ ہو گئی۔ سیکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور اجتماعی ذمہ داری قانون کے تحت کئی افراد کی گرفتاریاں عمل میں لائیں۔ دوسری طرف کرم ایجنسی کے قبائلی مشیران، انسانی حقوق کی تنظیموں اور امن کمیٹیوں کے ممبران نے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ علاقے میں بدامنی پھیلانے والے تخریب کاروں کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

(عظمت علی زئی)

ایچ آر سی پی اسپیشل ٹاسک فورس تربت مکران کا ماہانہ اجلاس

تربت پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق اسپیشل ٹاسک فورس تربت مکران کے جون کا ماہانہ اجلاس 22 تاریخ کو تربت میں ایچ آر سی پی اسپیشل ٹاسک فورس تربت مکران کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں مرد و خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ خصوصی موضوع پر بحث کے علاوہ اجلاس میں مختلف عمومی رپورٹیں بھی پیش کی گئیں اور تربت شہر کی صفائی و اسپرے کے لیئے متعلقہ حکام سے ملاقات کا فیصلہ کیا گیا۔ اور آخر میں تین قراردادیں پیش کی گئیں جنہیں شرکاء نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس کے بعد خواتین ٹیم کی کوآرڈینیٹر شہناز شبیر نے ایک مظلوم خاتون کی روداد پر مبنی رپورٹ پیش کی جبکہ ضلع کیچ میں امن و امان کی صورتحال پر اسد اللہ، محمد کریم گچکی اور دیگر نے اظہار خیال کیا۔ اجلاس میں منتخب کردہ خصوصی موضوع ’’تربت شہر اور گردونواح میں صفائی ستھرائی اور اسپرے‘‘ پر بحث کرتے ہوئے پروفیسر غنی پرواز، خان محمد جان گچکی، اعجاز ایڈووکیٹ، اسد اللہ، رؤف راز و دیگر نے کہا کہ کسی بھی ملک، شہر اور سماج میں صفائی ستھرائی کا معاملہ بہت اہم ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ اور باشعور معاشروں میں صفائی کی صورتحال پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے برعکس ہمارا معاشرہ گندگی اور کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ہے۔ تربت میں بالخصوص کئی سالوں سے صفائی اور اسپرے نہیں کیا گیا اس معاملے میں ڈی ایچ او کیچ اور ٹی ایم او تربت سے ایک وفد کی صورت میں ملاقات کر کے شہر میں صفائی اور اسپرے کروانے کے لیے زور دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایچ آر سی پی کے کارکنان پر مشتمل یہ وفد بہت جلد ان حکام سے ملاقات کرے گا۔ عمومی بحث میں تربت میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور ٹریفک سمیت مین شاہراہ کو تعمیر کے نام پر توڑ پھوڑ کے بعد تعمیر کا کام زیر التوا چھوڑ کر ٹریفک کا سنگین مسئلہ پیدا کرنے کی مذمت کی گئی۔ وقفے وقفے سے بجلی کی بندش کے ساتھ ساتھ کم وولٹیج کی فراہمی ایک سنگین مسلہ بن چکا ہے اس معاملے میں کمشنر مکران، ڈی سی کیچ، ایکسئین کیسکو اور ایس ڈی او گریڈ سے کہا گیا کہ وہ نوٹس لے کر عوام کو بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور وولٹیج کی کمی سے نجات دلائیں جبکہ شہر کی مرکزی شاہرہ کی توڑ پھوڑ کے بعد ٹریفک کی روانی میں پیدا ہونے والی خلل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکام پر زور دیا گیا کہ تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مزکورہ سڑک پر تعمیراتی کام کے آثار دکھائی نہیں دیتے ہیں اس پر جلد از جلد کام کا آغاز کیا جائے۔ اجلاس کے آخر میں تین قراردادیں منظور کی گئیں جن میں شہر کی صفائی ستھرائی اور اسپرے کے معاملے کا ڈی ایچ او کیچ اور ٹی ایم او تربت سے فوری ایکشن لینے کا مطالبہ کیا گیا، تربت میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور کم وولٹیج کے مسئلہ کو ختم کرنے اور تیسری قرارداد میں شہر کے اندر سڑکوں کی فوری تعمیر اور مرکزی شاہرہ پر پارکنگ بنانے کی مذمت کرتے ہوئے ٹریفک بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(اسد اللہ بلوچ)

زندگی کا حق چھین لیا

تربت 17 جون 2014 کو نعیم ولد کریم بخش ساکن سورومند ضلع کیچ دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے مردہ حالت میں اپنی گاڑی کے اندر دریائے نہنگ پل کے اوپر پائے گئے۔ تادم تحریر نہ تو ان کی پُراسرار قتل کی وجہ معلوم ہو سکی ہے اور نہ ہی قاتلوں کا سُراغ مل سکا ہے۔

(غنی پرواز)

مسافر بس سے 9 افغان اغواء

تربت 12 جون کو کراچی سے تمپ آنے والی مسافر بس کو تمپ کے علاقے آسیا آباد اور رودبن کے درمیان نامعلوم مسلح افراد نے مقامی ٹرانسپورٹ کے ایک مسافر بس کو روک 9 افغان [illegible] کو باہر نکال لیا اور اغواء کر کے انہیں اپنے ساتھ نامعلوم مقام پر لے گئے۔ اس رپورٹ کے ارسال ہونے تک معویان کو بازیاب نہیں کروایا جا سکا اور نہ ہی اغوا کاروں کی نشاندہی کی جا سکی تھی۔

(جمال پیر محمد)

مسخ شدہ لاش برآمد

کوئٹہ کوئٹہ میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے غوث آباد سے پولیس کے عملے نے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد کر لی جسے شناخت کے لیے سول ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقتول کی عمر 50 سال تھی جسے چہرے پر گولیاں مار کر قتل کیا گیا۔ پولیس نے مزید کارروائی شروع کر دی ہے۔

(ہزار خان)

مسلح افراد کی فائرنگ سے ایڈووکیٹ قتل

کوئٹہ 20 جون کو نامعلوم مسلح افراد نے بلوچستان انوائرمنٹل ٹریبونل کے سربراہ سخی سلطان ایڈووکیٹ کو کوئٹہ میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق سخی سلطان ایڈووکیٹ پر موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد نے ان کے دفتر واقع جناح ٹاؤن میں زبردستی گھس کر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ واقعہ کے بعد پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو ہسپتال منتقل کر دیا۔ وکلاء تنظیموں نے سخی سلطان ایڈووکیٹ کے قتل پر تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ قتل کی ذمہ داری میڈیا کے مطابق کالعدم تنظیم بی ایل اے نے قبول کی ہے۔

(ہزار خان)

دو بھائیوں کی جان لے لی

تربت 16 جون 2014 کو چھسر، تربت کے رہائشیوں دو بھائیوں عمران اور نور احمد کو کسی نے پُراسرار طور پر فون کر کے پیدارک ضلع کیچ کے قریب مرگاپ میں بلایا گیا۔ اور جب یہ دونوں بھائی اپنی گاڑی پر وہاں پہنچے، تو بلانے والے نے فائرنگ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ اور ان کی لاشیں وہیں پھینک دیں۔ اب تک نہ تو قاتل کا پتہ چل سکا ہے اور نہ ہی قتل کی وجہ معلوم ہو سکی ہے۔

(غنی پرواز)

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط

آلودہ پانی سے گیسٹرو کی وبا پھیل گئی

حیدر آباد حیدر آباد شہر میں شدید گرمی میں آلودہ پانی کی فراہمی کے باعث گیسٹرو اور ڈائریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔ محکمہ صحت کے ذرائع کے مطابق گزشتہ ماہ کے دوران ضلع حیدر آباد کے 9 چھوٹے اور بڑے سرکاری ہسپتالوں اور 2 نجی ہسپتالوں میں مجموعی طور پر ڈائریا اور گیسٹرو میں مبتلا 5 ہزار سے زائد مریض لائے گئے۔ جن میں سے 600 مریضوں کو ہسپتالوں میں داخل کر کے طبی امداد دی گئی۔ تاہم خوش قسمتی سے اس مرض میں کوئی موت نہیں ہوئی، جبکہ اب تک درجنوں مریضوں کو روزانہ ہسپتال لایا جا رہا ہے۔ مریضوں کی تعداد بڑھنے کے بعد محکمہ صحت حیدر آباد نے گیسٹرو اور ڈائریا کے حوالے سے باقاعدہ مانیٹرنگ سیل قائم کر دیا ہے۔ جس کے تحت روزانہ کی بنیاد پر سول ہسپتال سمیت 9 سرکاری ہسپتالوں اور 2 بڑے نجی ہسپتالوں میں ڈائریا اور گیسٹرو کے مرض میں مبتلا مریضوں کے اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب ذرائع کے مطابق محکمہ صحت حیدر آباد نے ضلعی انتظامیہ اور واسا حیدر آباد کو باضابطہ ہدایات جاری کی ہیں کہ فوری طور پر شہریوں کو فراہم کیا جانے والا پانی کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔ (لالہ عبدالحلیم)

پانی کی عدم فراہمی کا مسئلہ

باجوڑ ایجنسی باجوڑ ایجنسی کا علاقہ عنایت کلے بائی پاس کی آبادی ہزاروں افراد پر مشتمل ہے مگر وہاں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا کوئی بندوبست موجود نہیں جس کی وجہ سے شہری پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں اور گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ علاقے کے مکینوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے اور اس حوالے سے جلد از جلد ضروری اقدامات کیے جائیں۔ (شاہد حبیب)

نقل مکینوں کی افغانستان سے پاکستان منتقلی

پارا چنار وزیرستان سے افغانستان جانے والے نقل مکینوں کی دوبارہ پاکستان میں آمد شروع ہوگئی ہے۔ 18 جون کو پہلے روز 333 افراد پر مشتمل 33 خاندان کرم ایجنسی کے راستے پاکستان پہنچے۔ وزیرستان کے سرحدی علاقوں بویا، سید گئے اور غلام خان سے تقریباً 300 خاندان نقل مکانی کر کے افغانستان چلے گئے تھے جو واپس لوٹ آئے ہیں۔ ان کے لیے لوئر کرم کے علاقہ علی زئی میں عارضی رجسٹریشن کیمپ قائم کیا گیا ہے جہاں انہیں رجسٹرڈ کیا گیا۔ 33 خاندانوں کا یہ قافلہ 333 افراد پر مشتمل تھا جن میں 138 بچے اور 128 خواتین شامل ہیں۔ شمالی وزیرستان سے تعلق رکھنے والے لائق رحمان اور سید زاہد شاہ نے کہا کہ ان کا تعلق وزیر داوڑ سید گئے قبیلے سے ہے اور وہ شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں کرفیو کے نفاذ کی وجہ سے افغانستان منتقل ہوگئے تھے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ چونکہ وہ پاکستانی ہیں اس لیے وہ پاکستان میں ہی رہنے کو ترجیح دیں گے اور کیمپوں میں رہائش اختیار کرنے کی بجائے ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک اور پشاور میں اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں رہائش اختیار کریں گے۔ ان خاندانوں کو سیکیورٹی فورسز کی نگرانی میں مذکورہ اضلاع کی طرف روانہ کیا گیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ رجسٹریشن کا عمل کئی روز تک جاری رہے گا۔ (عظمت علی زئی)

صحافی پر تشدد کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

حیدر آباد 14 جون کو حیدر آباد یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے میٹرو ٹی وی کے رپورٹر پر تشدد کے خلاف پریس کلب حیدر آباد کے سامنے صحافیوں کی کثیر تعداد نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر صحافیوں نے میٹرو ٹی وی کے رپورٹر پر فیصل آباد میں ہونے والے تشدد کی مذمت کی۔ مظاہرین نے آزاد صحافت کے حق میں احتجاجی بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ مذکورہ صحافی پر تشدد میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور صحافیوں کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں۔ احتجاجی مظاہرے میں فرحان آفندی، آفتاب زئی، مرزا خان، ارشد انصاری، فہیم صدیقی اور دیگر شامل تھے۔

(لالہ عبدالحلیم)

ڈاکخانوں کی بندش کا مسئلہ

کمالیہ کمالیہ کے نواحی دیہات میں واقع پانچ ڈاک خانوں کو بند کر دیا گیا۔ ہزاروں نفوس پر مشتمل آبادی کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کمالیہ کے نواحی دیہات اڈا بھسی، اڈا واہگی، اڈا کلیرہ کلاں، موضع مل قتیانہ چک نمبر 330 گ ب میں وفاقی حکومت کی جانب سے ڈاک خانے قائم کئے گئے تھے۔ ان دیہات کی آبادی ہزاروں افراد پر مشتمل ہے۔ کچھ عرصہ قبل ان ڈاک خانوں کو بند کر دیا گیا، جس کی وجہ سے متاثرہ علاقوں کے مکین کئی کلومیٹر کا سفر طے کر کے دور دراز کے ڈاک خانوں میں جانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں کے مکینوں نے احتجاج کرتے ہوئے ارباب اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ بند ہونے والے ڈاکخانے فوری کھولے جائیں۔

(اعجاز اقبال)

بجلی کی بندش کا مسئلہ

باجوڑ ایجنسی باجوڑ ایجنسی میں بجلی کی غیر اعلانیہ طویل لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ بجلی کی طویل بندش سے شہری شدید مشکلات کا شکار ہیں اور زندگی کے تمام شعبے اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ عوامی، سماجی اور کاروباری حلقوں کا مطالبہ ہے کہ اس مسئلے کا نوٹس لیا جائے اور بجلی کی بندش کا دورانیہ کم کیا جائے۔

(شاہد حبیب)

تعلیم صحت کے بجٹ میں اضافے کا مطالبہ

حیدر آباد 2 جون کو عوامی ورکرز پارٹی نے بجٹ 2014ء میں تعلیم اور صحت کے شعبہ کے لیے فنڈز بڑھانے کے لیے اولڈ کیمپس سے پریس کلب تک ریلی نکالی جس کے شرکاء نے کلب کے سامنے مظاہرہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ 2014ء کی تیاریاں کی جا رہی ہیں، حکمرانوں سے قوی امید ہے کہ وہ مہنگائی کے بوجھ تلے دبے عوام کو اس بجٹ میں مہنگائی میں کمی لاکر ریلیف فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ کا نصف سے زائد حصہ عالمی مالیاتی اداروں کو قسطوں کی ادائیگی اور دفاعی اداروں پر خرچ کر دیا جاتا ہے اور باقی حصہ کرپٹ بیوروکریسی لے اڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں تعلیم اور صحت کے شعبہ کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں کیونکہ اس وقت دونوں شعبوں کی حالت انتہائی خراب ہے جسے بہتر بنانے کے لیے اقدامات کے ساتھ ترجیحی بنیادوں پر فیصلے کئے جائیں۔

(لالہ عبدالحلیم)

8-7 جون : علی آباد

12-11 جون : نگر

14-13 جون : غذر

17-16 جون : دیامر

24-23 جون : زیارت

”تکثیری اقدار کے فروغ کیلئے انسانی حقوق کی تعلیم“

کے عنوان پر غذر، نگر، دیامر، علی آباد اور زیارت میں دوروزہ تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا

سالانہ رپورٹ انگریزی / اردو میں دستیاب ہے

رپورٹ HRCP کی ویب سائٹ پر بھی دیکھی جا سکتی ہے

www.hrcp-web.org

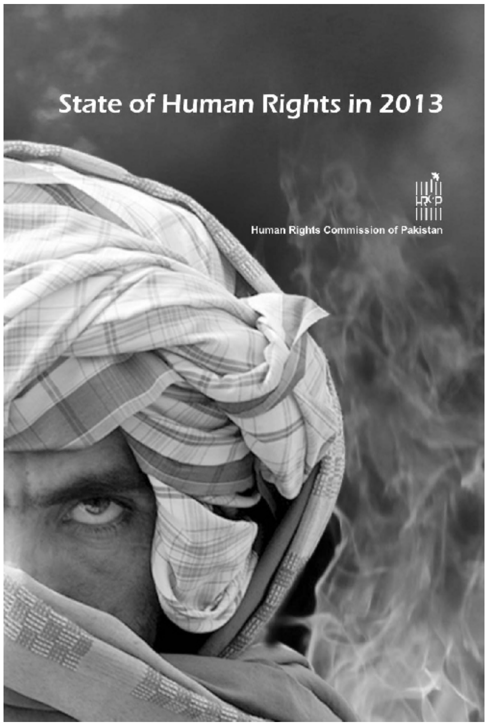

قیمت علاوہ ڈاک خرچ -/500 روپے (اندرون ملک)

(English Edition)

9 ڈالرز۔ 6 پاؤنڈ (بیرون ملک)

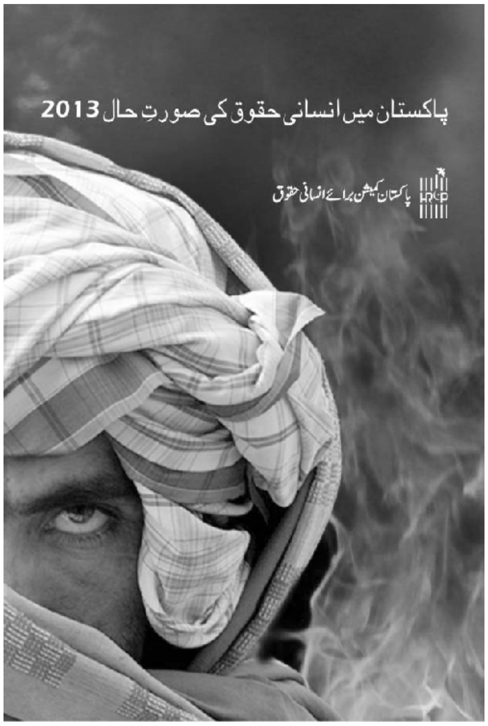

قیمت علاوہ ڈاک خرچ -/400 روپے (اندرون ملک)

(اردو)

10 ڈالرز۔ 5 پاؤنڈ (بیرون ملک)

انگریزی/اردو میں رپورٹ حاصل کرنے کے لیے اپنے آرڈر بک کروایئے

Human Rights Commission of Pakistan

Aiwan-i-Jamhoor, 107-Tipu Block, New Garden Town, Lahore-54600

Tel: (042) 35864994, 35838341, 35865969 Fax: (042) 35883582

Complaint cell: (042) 35845969 (0333) 2006800

E-mail: hrcp@hrcp-web.org

پبلشر: ندیم فاضل: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

"ایوان جمہور" 107۔ ٹیپو بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور

فون: 35864994-35838341 فیکس: 35883582

ای میل hrcp@hrcp-web.org ویب سائٹ: www.hrcp-web.org

پرنٹر: مکتبہ جدید پریس، 14 ایمپرس، لاہور Registered No. LRL-15